www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ

شرح صحیح بخاری

۱۳-۱۴-۱۵

حافظ محمد اسمٰعیل الخطیب

حافظ محمد اسمٰعیل اسد حفظہ اللہ

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ ...

... اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

شرح صحیح بخاری

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد حفظہ اللہ

بحسن اہتمام
عبد اللطیف ربانی مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۳

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی

بحسن اہتمام
عبد اللطیف ربانی مدیر

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور
042-37321823
0301-4227379

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2441
اب و ف

نام کتاب

فیض الباری ترجمہ فتح الباری

جلد پنجم

مصنف	علامہ ابوالحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ
دوسرا ایڈیشن	اگست 2009ء
ناشر	مکتبہ اصحاب الحدیث
قیمت کامل سیٹ	10000
کمپوزنگ وڈیزائننگ	حافظ عبدالوھاب 0321-416-22-60

www.KitaboSunnat.com

18717

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ، پہلی منزل دوکان نمبر:12، مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔
042-7321823, 0301-4227379

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

کتاب ہے بیان میں ابتدا پیدا ہونے مخلوق کے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ قَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَّالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ.

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ آئی ہے بیچ تفسیر اس آیت کے اور اللہ وہ ہے جو سرے سے پیدا کرتا ہے خلقت کو پھر دوبارہ پیدا کرتا ہے اس کو اور پھر پیدا کرنا آسان تر ہے اوپر اس کے پہلی بار پیدا کرنے سے اور کہا ربیع بن خثیم اور حسن نے کہ سب کام اس پر آسان ہے یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور دوسری بار پیدا کرنا یعنی حمل کیا ہے ان دونوں نے اھون کو غیر تفصیل پر اور یہ کہ مراد ساتھ اس کے صفت سے ہے۔

فائدہ: بہر حال اثر ربیع کا پس موصول کیا ہے اس کو طبری نے اور لیکن اثر حسن کا تو اس کو بھی طبری نے روایت کیا ہے لیکن اس کا لفظ یہ ہے کہ دہرانا اس کا اھون ہے اوپر اس کے سرے سے پیدا کرنے اس کے سے اور ہر کام اللہ پر آسان ہے اور ظاہر اس کا باقی رکھنا صیغہ تفضیل کا ہے اپنے باب پر اور اس طرح کہا ہے مجاہد نے جیسا کہ ابو حاتم وغیرہ نے روایت کی ہے زجاج نے کہا کہ مخاطب کیے گئے بندے ساتھ اس چیز کے کہ سمجھتے تھے اس واسطے کہ ان کے نزدیک دہرانا اھون ہے ابتدا پیدا کرنے سے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی تفسیر میں آیا ہے کہ وہ آسان تر ہے اوپر اس کے یعنی بیچ قادر ہونے کے اوپر اس کے نہ یہ کہ کوئی چیز اللہ پر مشکل ہے اس واسطے کہ اللہ کہتا ہے واسطے اس چیز کے کہ نہ ہو، ہو جا پس اس کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے۔

هَيْنٌ وَّهَيِّنٌ مِّثْلُ لَيْنٍ وَّلَيِّنٍ وَّمَيْتٍ وَّمَيِّتٍ وَّضَيْقٍ وَّضَيِّقٍ ﴿اَفَعَيِيْنَا﴾ اَفَاَعْيَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَكُمْ لُغُوْبٌ النَّصَبُ.

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ کلمہ میں تشدید ''ی'' کے ساتھ بھی آیا ہے اور جزم ''ی'' کے ساتھ بھی مانند لین اور میت اور ضیق کے کہ یہ کلمے بھی ساتھ تشدید اور جزم ''ی'' کے آئے ہیں اور اَفَعَيِيْنَا کہ آیت اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَوَّلِ میں واقع ہے ساتھ معنی اَفَاَعْیَا عَلَیْنَا کے یعنی یہ استفہام انکاری ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ نہیں عاجز کیا ہم کو پہلی بار پیدا کرنے نے جبکہ ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں التفات ہے تکلم سے طرف غیب کی۔ لُغُوْبٌ اَللُّغُوْبُ اَلنَّصَبُ یعنی لفظ لغوب کا کہ آیت مَامَسَّنَا مِن لُّغُوْبٍ میں واقع ہے ساتھ معنی نصب کے ہے یعنی اس کے معنی ماندگی ہیں۔

فائدہ: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہود گمان کرتے تھے کہ اللہ نے پیدائش سے ساتویں دن آرام پایا تو اللہ تعالیٰ نے ہم کو جھٹلایا کہ ہم کو کوئی ماندگی نہیں پہنچی۔

﴿أَطْوَارًا﴾ طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ.

یعنی لفظ اطوار کے معنی جو آیت وقد خلقکم اطوارا میں واقع ہے یعنی پیدا کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے طرح طرح سے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ معنی اطوار کے ہونا اس کا ہے ایک بار نطفہ اور ایک بار علقہ الخ اور نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مراد مختلف ہونا حالات انسان کے ہیں صحت اور بیماری سے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ پیدا کیا تم کو مختلف رنگوں سے اور زبانوں سے عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ یعنی اسی جگہ طور کے معنی قدر اور رتبے کے ہیں۔

۲۹۵۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ أَبْشِرُوْا قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ فَجَآءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۹۵۲۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم بنی تمیم کے چند لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی تمیم خوش ہو جاؤ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بشارت دی پس ہم کو کچھ مال دیجئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا پھر یمن کے لوگ آئے تو فرمایا کہ اے یمن والو قبول کرو بشارت کو جب کہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے قبول کی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء پیدا ہونے خلقت اور عرش کا حال بیان کرنا شروع کیا سو ایک مرد آیا تو اس نے کہا کہ اے عمران تیری سواری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ.

چھوٹ گئی کاش کہ نہ اٹھتا میں یعنی کاش کہ میں سواری کے پیچھے نہ جاتا تا کہ تمام حدیث کو سنتا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کا چہرہ متغیر ہوا تو یہ واسطے حسرت کے ہے اوپر ان کے کہ کس طرح انہوں نے دنیا کو اختیار کیا اور یا اس واسطے کہ اس وقت کوئی چیز حاضر نہ تھی کہ ان کو دیں اور یہ جو کہا کہ قبول کرو خوشخبری تو مراد یہ ہے کہ قبول کرو مجھ سے وہ چیز کہ تقاضا کرے یہ کہ بشارت دیے جاؤ تم ساتھ بہشت کے جبکہ لو تم اس کو مانند سمجھ حاصل کرنے کے دین میں اور عمل کرنے کے ساتھ اس کے۔

فائدہ: اور شاید انہوں نے سوال کیا تھا احوال اس عالم کے سے اور یہی ظاہر ہے اور احتمال ہے کہ سوال کیا ہو اول جنس مخلوقات کے سے پس بنا بر پہلے احتمال کے تقاضا کرتا ہے سیاق کہ خبر دی حضرت ﷺ نے کہ جو چیز کہ پہلے پیدا ہوئی اس میں سے آسمان اور زمین ہیں اور بنا بر ثانی احتمال کے تقاضا کرتا ہے کہ عرش اور پانی مقدم ہو چکا ہے پیدا ہونا ان کا پہلے اس کے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ اول کیا چیز پیدا ہوئی۔ (فتح)

۲۹۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالُوا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ

۲۹۵۳۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ پر داخل ہوا اور میں نے اپنی اونٹنی دروازے پر باندھی سو قوم بنی تمیم کے چند لوگ حضرت ﷺ کے پاس آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قبول کرو بشارت کو تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ہم کو بشارت دی پس ہم کو کچھ مال دیجیے یہ بات انہوں نے دو بار کہی پھر یمن کے چند لوگ حضرت ﷺ کے پاس آئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قبول کرو بشارت اے یمن کے رہنے والو اگر نہیں قبول کیا اس کو بنی تمیم نے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم نے بشارت قبول کی انہوں نے کہا کہ ہم آپ ﷺ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ ﷺ کو اس سے پوچھیں یعنی اس عالم کے حالات سے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ہی تھا اور اس کے سواء اور کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اللہ تعالیٰ نے لکھا لوح محفوظ میں ہر چیز کو پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا سو کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَیْءٍ وَّخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَنَادٰی مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ تَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا.

پکارنے والے نے پکارا کہ اے حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چھوٹ گئی تو میں چلا ناگہاں میرے اور اس کے دیکھنے کے درمیان سراب حائل ہوتا تھا پس قسم اللہ کی البتہ میں نے اس کی تمنا کی کہ اونٹنی کو چھوڑ دیا ہوتا اور حضرت ﷺ کے اس بیان سے محروم نہ رہتا۔

فائدہ: اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نہ تھی نہ پانی تھا اور نہ عرش اور نہ ان سوا اور کوئی چیز اس واسطے کہ یہ سب اللہ کے سوا ہیں اور حضرت ﷺ کا قول کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پانی کو پیدا کیا پھر پانی پر عرش کو پیدا کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا قلم کو پس فرمایا کہ لکھ جو کچھ ہونے والا ہے پھر پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان میں ہے پس اس میں تصریح ہے ساتھ ترتیب مخلوقات کے بعد پانی اور عرش کے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا خلقت کی تقدیروں کو تو آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے آگے جو کچھ اللہ تعالیٰ کو پیدا کرنا منظور تھا اول اس کو لوح محفوظ میں لکھا پھر اس کے موافق عالم بنایا اور یہ جو کہا کہ اس کا عرش پانی پر تھا تو طیبی نے کہا کہ یہ فصل مستقل ہے اس واسطے کہ قدیم وہ ہے کہ کوئی چیز اس سے پہلے نہ ہو اور نہ معارضہ کرے اس کو اول ہونے میں لیکن اشارہ کیا حضرت ﷺ نے ساتھ قول اپنے کے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا طرف اس کے کہ پانی اور عرش تھے دونوں مبداء اس عالم کے اس واسطے کہ وہ آسمانوں اور زمین سے پہلے پیدا ہوئے اور نہ تھا اس وقت تلے عرش کے مگر پانی اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ تحقیق مطلق قول اس کا کہ تھا عرش اس کا پانی پر مقید ہے ساتھ قول آپ ﷺ کے کہ اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اور مراد ساتھ کَانَ کے اول میں ازلیت ہے اور دوسرے میں حُدُوْثٌ بَعْدَ الْعَدُوْمِ یعنی پس معلوم ہوا کہ ازل میں اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اور ایک روایت میں ہے کہ پیدا کیا اللہ نے پانی کو پہلے عرش سے اور ایک روایت میں ہے کہ پانی سے پہلے کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی یعنی بلکہ سب مخلوقات اس کے بعد پیدا ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے پہلے قلم کو پیدا کیا تو لکھا اس نے جو کچھ کہ قیامت تک ہونے والا تھا اور تطبیق درمیان اس کے اور درمیان پہلی روایت کے یہ ہے کہ اول پیدا ہونا قلم کا بہ نسبت ماسوائے پانی اور عرش کے ہے یا بہ نسبت اس چیز کے کہ اس سے صادر ہوئی ہے کتابت سے یعنی کہا گیا واسطے اس کے کہ لکھ جو پہلے پیدا ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے عقل کو پیدا کیا لیکن یہ حدیث ثابت نہیں ہوئی اور برتقدیر ثبوت یہی اخیر تاویل اس کی ہے اور علماء کو اختلاف ہے اس میں کہ پہلے کون پیدا ہوا عرش یا قلم اکثر اس پر ہیں کہ پہلے عرش پیدا ہوا اور ابن جریر وغیرہ نے ثانی قول کو اختیار کیا ہے یعنی پہلے قلم پیدا ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے لوح محفوظ کو پانچ سو برس کی راہ چوڑی پیدا کیا پھر فرمایا قلم کو پہلے اس سے کہ پیدا کرے خلق کو کہ لکھ اور اللہ تعالیٰ عرش پر تھا قلم نے کہا کہ میں کیا لکھوں فرمایا علم میرا بیچ حق خلقت میری کے قیامت تک اور نہیں ہے اس میں پہلے پیدا ہونا قلم کا عرش پر بلکہ اس میں ہے کہ عرش اس سے پہلے تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے قلم کو پیدا کیا تو اس نے لکھا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اور مجاہد سے روایت ہے کہ ابتداء پیدائش کی عرش اور پانی اور ہوا ہے اور پیدا ہوئی زمین پانی سے اور تطبیق ان اثروں میں ظاہر ہے اور اس حدیث میں جواز سوال کا ہے مبداء چیزوں سے اور بحث اس سے اور جواز جواب عالم کا ساتھ اس چیز کے کہ یاد ہو اس کو اس سے اور لازم آتا ہے اس پر باز رہنا اگر خوف کرے کہ سائل کے اعتقاد میں خلل پیدا ہوگا اور یہ کہ جنس زمانے کی اور اس کی نوع حادث ہے یعنی قدیم نہیں اور یہ کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس مخلوقات کو جو بعد اس کے کہ پیدا نہ تھی نہ واسطے عاجز ہونے کے اس سے بلکہ ساتھ قدرت کے اور استباط کیا ہے بعضوں نے سوال کرنے اشعریوں کے سے اس قصے سے یہ کلام کرنا اصول دین میں اور حدوث عالم میں بدستور جاری رہے ان کی اولاد میں یہاں تک کہ ظاہر ہوا یہ ان سے بیچ ابی الحسن اشعری کے اور سراب اس کو کہتے ہیں جو دن کو بیابان میں پانی کی طرح نظر آتا ہے۔ (فتح)

وَرَوٰی عِیْسٰی عَنْ رَّقَبَةَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ.

اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے سو خبر دی ہم کو ابتداء پیدا ہونے مخلوقات کے سے یہاں تک کہ بہشتی اپنی جگہوں میں داخل ہوئے اور دوزخی اپنی جگہوں میں داخل ہوئے سو یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اس کو جو بھول گیا یعنی بعضوں کو یہ حدیث پوری یاد رہی اور بعضوں کو نہ رہی۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ جو کہا کہ یہاں تک کہ داخل ہوئے الخ تو یہ غایت ہے اس کی قول اَخْبَرَنَا کے یعنی خبر دی ہم کو ابتداء پیدائش عالم کے سے ایک چیز بعد دوسری کے یہاں تک کہ منتہی ہوا یہ خبر دینا حال قرار پکڑنے کے سے بہشت میں اور دوزخ میں اور دلالت کی اس نے اس پر کہ خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں ساتھ تمام احوال مخلوقات کے جب سے کہ پیدا ہوئی یہاں تک کہ فنا ہو کر دوسری بار زندہ ہوگی پس شامل ہے یہ اخبار مبداء اور معاش اور معاد سے اور ان سب حالات کو ایک مجلس میں آسان طور سے بیان کرنا خوارق عادت سے ہے اور مثل اس کے دوسرے طریق سے وہ حدیث ہے جو ترمذی نے عمرو بن عاص سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دو کاغذ تھے سو فرمایا واسطے اس خط کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ میں تھا کہ یہ نوشتہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العالمین کی طرف سے جس میں کہ نام ہیں کل بہشتیوں کے اور نام باپوں ان کے کے اور قبیلوں ان کے پھر ان کے اخیر میں سب کو مجمل بیان کیا یعنی کل اتنے ہیں کہ نہ کبھی ان میں کوئی بڑھایا جائے گا اور نہ کبھی ان سے گھٹایا جائے گا پھر فرمایا واسطے اس کاغذ کے جو آپ ﷺ کے بائیں ہاتھ میں تھا مانند اس کے بیچ حق دوزخیوں کے اور حدیث کے اخیر میں کہا کہ پھر حضرت ﷺ نے ان کو پھینک دیا پھر فرمایا کہ فارغ ہوا رب تمہارا بندوں سے ایک گروہ بہشت میں ہے اور ایک دوزخ میں اور یہ جو کہا کہ پھر ان کو پھینک دیا تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں کاغذ لوگوں کو نظر آتے تھے۔ (فتح)

٢٩٥٤۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ أَبِيْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَشْتِمُنِيْ ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَّشْتِمَنِيْ وَيُكَذِّبُنِيْ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِيْ وَلَدًا وَّأَمَّا تَكْذِيْبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيْدُنِيْ كَمَا بَدَأَنِيْ.

۲۹۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھ کو گالی دی اور اس کو یہ لائق نہ تھا کہ مجھ کو گالی دے اور مجھ کو جھٹلایا اور اس کو یہ لائق نہ تھا اپر اس کا مجھ کو گالی دینا سو اس کے اس قول میں ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ کے واسطے اولاد ہے اور اپر جھٹلانا اس کا مجھ کو سو اس کے قول میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو کبھی دوسری بار نہ بنائے گا جیسے کہ اس نے مجھ کو اول بار بنایا۔

فائدہ: اور گالی دینا وہ ایک وصف ہے ساتھ اس چیز کے کہ تقاضا کرے نقص کو اور نہیں شک ہے کہ دعوی اولاد کا واسطے اللہ کے مستلزم ہے امکان کو جو مستدعی ہے واسطے حدوث کے اور یہ نہایت نقص ہے بیچ حق باری کے جو پاک اور بلند ہے اور مراد حدیث سے اس جگہ یہ قول اس کا ہے کہ اللہ مجھ کو کبھی دوسری بار نہیں بنائے گا جیسے کہ اس نے مجھ کو پہلی بار بنایا اور یہ قول ان لوگوں کا ہے جو مرنے کے بعد جی اٹھنے کے منکر ہیں بت پرستوں سے۔ (فتح)

٢٩٥٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ.

۲۹۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا تو عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑھے گی میرے غصے پر یعنی غصے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ معنی فوق کے یہاں تلے کے ہیں یعنی عرش سے تلے اور باعث اس تاویل کا یہ ہے کہ بعید ہے کہ ہو کوئی چیز مخلوقات سے اوپر عرش کے اور نہیں ہے کوئی ڈر بیچ جاری کرنے اس کے اوپر ظاہر اپنے کے اس واسطے کہ عرش بھی ایک مخلوق ہے مخلوقات سے اور احتمال ہے کہ مراد عندہ سے یہ ہو کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے پس نہ ہوگی عندیت مکانیہ بلکہ یہ اشارہ ہے کہ وہ خلق سے کمال پوشیدہ ہے اور دور ہے ان کے ادراک اور سمجھ سے اور مراد غضب سے لازم اس کا ہے اور وہ ارادہ پہنچانے عذاب کا ہے طرف اس شخص کے کہ واقع ہوا اس پر غضب اس واسطے کہ سبق اور غلبہ باعتبار تعلق کے ہے یعنی تعلق رحمت کے غالب ہے سابق ہے اوپر تعلق غضب کے اس واسطے کہ رحمت مقتضی ذات پاک اس کی کا ہے اور اپر غضب پس وہ موقوف ہے اوپر سابق ہونے عمل کے بندے حادث سے اور ساتھ اس تقریر کے دفع ہوگا اعتراض اس شخص کا جو وارد کرتا ہے واقع ہونے عذاب کے کو پہلے رحمت کے بعض جگہوں میں مانند اس کے جو داخل ہوگا آگ میں موحدین سے پھر نکلے گا اس سے ساتھ ساتھ شفاعت وغیرہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی غلبے کے کثرت اور شمول ہیں یعنی اکثر افعال اس کے اور یہ سب تقریر بنا بر اس کے ہے کہ رحمت اور غضب ذات کی صفتوں سے ہیں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ رحمت اور غضب فعل کی صفتوں سے ہیں ذات کی صفتوں سے نہیں اور نہیں ہے مانع ہونے مقدوم ہونے بعض فعلوں کے سے اوپر بعض کے پس ہوگا اشارہ ساتھ رحمت کی طرف بسانے آدم کے بہشت میں جب کہ پہلے پہل پیدا ہوئے مثلا اور مقابل اس کے وہ چیز ہے جو واقع ہوئی ہے نکالنے اس کے سے بہشت سے اور بدستور رہا اس پر حال تمام امتوں کا ساتھ مقدم کرنے رحمت کے بیچ پیدائش ان کی کے ساتھ فراخی کرنے کے اوپر ان کے رزق وغیرہ سے پھر واقع ہوتا تھا اوپر ان کے عذاب بسبب کفر ان کے کے اور جو بعض موحدین کے عذاب کا اعتراض ہوتا ہے تو ان کے حق میں رحمت سابق ہے اور اگر اس کا وجود نہ ہوتا تو ہمیشہ اسی میں رہتے اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بیچ سابق ہونے رحمت کے اشارہ ہے طرف اس کے کہ حصہ خلقت کا رحمت سے اکثر ہے حصے ان کے سے عذاب ہے اور یہ کہ پہنچتے ہیں اس کو آدمی بغیر استحقاق کے اور تحقیق غضب نہیں پہنچتے اس کو مگر ساتھ استحقاق کے پس رحمت شامل ہے آدمی کو جنین ہونے کی حالت میں اور شیر خوارگی کی حالت میں اور دودھ چھوڑنے کی حالت میں پہلے اس سے کہ صادر ہو اس سے کوئی چیز بندگی سے اور نہیں لاحق ہوتا اس کو غضب مگر بعد اس کے کہ صادر ہو اس سے گناہ جو مستحق ہے ساتھ اس کے غضب کو۔ (فتح)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ یعنی بیان ہے اس چیز کا کہ وارد ہوئی ہے بیچ باب سات زمینوں کے

فائدہ: یعنی بیچ بیان وضع ان کی کے یعنی آپس میں برابر ہیں یا تلے اوپر۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں کہ اللہ وہ ہے جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾. نے بنائے سات آسمان اور زمین بھی اتنی۔

فائدہ: اور داؤدی نے کہا کہ زمینیں ایک دوسری کے اوپر نیچے ہیں مانند آسمانوں کے اور بعض متکلمین سے منقول ہے کہ مثلیت خاص عدد میں ہے یعنی جتنے آسمان ہیں اتنی ہی زمینیں ہیں اور ساتوں آسمان متجاور ہیں یعنی برابر ہیں نیچے اوپر نہیں اور ابن تین نے بعضوں سے حکایت کیا ہے کہ زمین صرف ایک ہی ہے اور یہ قول مردود ہے ساتھ سنت اور قرآن کے اور دلالت کرتی ہے واسطے قول ظاہر کے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے ومن الارض مثلھن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہر زمین پر مثل ابراہیم کے ہے اور مانند اس کے کہ زمین پر ہے خلق سے اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ مثل ان کی یعنی ساتھ زمینیں ہیں ہر زمین میں آدم علیہ السلام ہے مانند آدم تمہارے کے اور نوح ہے مانند نوح تمہارے کے اور ابراہیم ہے مانند ابراہیم تمہارے کے اور عیسیٰ مانند عیسیٰ تمہارے کے اور نبی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانند محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے کے بیہقی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے لیکن شاذ ہے ساتھ مرہ راوی کے اور ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر میں تم کو اس آیت کی تفسیر بیان کروں تو البتہ تم کفر کرو اور کفر تمہارا یہ ہے کہ اس آیت کو جھٹلاؤ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں اور ظاہر اس آیت کا وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ اہل ہیئت کو بھی رد کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے مسافت اور دوری درمیان ایک زمین کے اور دوسری زمین کے اگرچہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں اور یہ کہ ساخت میں زمین سخت ہے اور اس کا پیٹ نہیں اور اس کے وسط میں مرکز ہے اور وہ ایک نقطہ ہے فرض کیا ہوا متوہم وغیرہ اقوال ان کے جن پر کوئی دلیل نہیں اور ترمذی وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ہر ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے اور ہر ایک آسمان کی موٹائی بھی اسی طرح ہے یعنی پانچ سو برس کی راہ ہے اور ایک روایت مرفوع میں ہے کہ ہر ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان اکہتر یا بہتر سال کی راہ ہے اور تطبیق دونوں حدیثوں میں اس طور سے دی گئی ہے کہ اختلاف مسافت کا درمیان دونوں کے باعتبار آہستہ چلنے اور تیز چلنے کے ہے۔

﴿وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ﴾ اَلسَّمَآءُ اور اَلسَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ السَّمَآءُ یعنی سقف مرفوع کہ قرآن میں واقع ہے اس کے معنی آسمان ہیں۔

فائدہ: اور ربیع سے روایت ہے کہ سقف مرفوع سے مراد عرش ہے اور پہلے معنی اکثر ہیں اور یہ تقاضا کرتا ہے رد کو اس شخص پر جو کہتا ہے کہ آسمان گول ہے اس واسطے کہ سقف عربی زبان میں گول نہیں ہوتا۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿سَمْكَهَا﴾ بِنَاءَهَا اَلْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا ﴿وَأَذِنَتْ﴾ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ ﴿وَأَلْقَتْ﴾ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ الْمَوْتٰى وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ ﴿طَحَاهَا﴾ دَحَاهَا ﴿بِالسَّاهِرَةِ﴾ وَجْهُ الْأَرْضِ كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ.

اور سَمْكَهَا جو آیت رَفَعَ سَمْكَهَا میں واقع ہوا ہے کے معنی بنا کے ہیں یعنی بلند کیا عمارت اس کی کو اور مراد حُبُك سے کہ آیت وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ میں واقع ہے برابری اس کے اور خوبی اس کے ہیں اور لفظ اَذِنَت کا کہ آیت وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ میں واقع ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کا حکم سن لے اور اس کا کہا مان لے اور قبول کرے اس چیز کو کہ اس سے ارادہ کی گئی اور وَاَلْقَتْ کے معنی جو آیت وَاَلْقَتْ مَافِيْهَا وَتَخَلَّتْ میں واقع ہے یہ ہیں کہ نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے مردوں سے اور خالی ہو جائے ان سے اور لفظ طَحٰهَا کے معنی جو آیت وَالْاَرْضِ وَ مَا طَحٰهَا میں واقع ہے دَحَاهَا ہیں یعنی اس کو صاف بچھایا یعنی ہر طرف سے دائیں اور بائیں اور بِالسَّاهِرَةِ کے معنی کہ آیت فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ میں واقع میں روئے زمین ہیں کہ اس میں جاندار چیزیں ہوں ان کا سونا اور جاگنا اس میں ہو۔

٢٩٥٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ.

٢٩٥٦۔ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ اس کے اور چند لوگوں کے درمیان ایک زمین میں جھگڑا تھا تو ابوسلمہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے یہ جھگڑا ذکر کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے ابوسلمہ بچ زمین سے پس تحقیق حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو اس کے گلے میں ساتھ طبق زمین کا طوق ڈالا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث کی شرح مظالم میں گزر چکی ہے۔

۲۹۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِيْنَ.

۲۹۵۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ زمین ناحق لے گا وہ زمین میں ساتوں طبق تک دھنسایا جائے گا۔

۲۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ.

۲۹۵۸۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گا جیسا کہ اس دن تھا جب کہ اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان بنائے تھے ایک برس بارہ مہینے کا ہے ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو تو برابر لگے ہوئے ہیں یعنی ایک دوسرے کے پے درپے آتے ہیں سو ذیقعدہ اور ذی حجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادیٰ اور شعبان کے بیچ میں ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اکثر علم میں گزر چکی ہے اور کچھ آئندہ آئے گی۔

۲۹۵۹۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوٰى فِيْ حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ

۲۹۵۹۔ سعید بن زید سے روایت ہے کہ جھگڑا کیا اس سے اروی نے پاس مروان کے کہ اس وقت حاکم تھا بیچ ایک زمین کے کہ گمان کیا اروی نے کہ اس نے اس کا حق کم کر دیا ہے یعنی اس کی کچھ زمین چھین لی ہے تو سعید نے کہا کہ میں اس کے حق سے کچھ زمین کم کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو کوئی ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو قیامت کے دن اس کے گلے میں ساتھ طبق زمین کا طوق ڈالا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرَضِيْنَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: اس حدیث کی پوری بحث کتاب مظالم میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِي النُّجُوْمِ وَقَالَ قَتَادَةُ ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ﴾ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ.

باب ہے بیان میں ستاروں کے اور کہا قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہ کہ ہم نے رونق دی ورلے آسمان کو چراغوں سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین چیز کے واسطے پیدا کیا ایک یہ کہ اس سے آسمان کو رونق دی دوسرے یہ کہ ان کو شیطانوں کی پھینک مار ٹھہرایا تیسرے یہ کہ ان کو نشانیاں ٹھہرایا کہ ان کے ساتھ راہ پائی جائے سو جو تاویل کرے اس میں بغیر تین چیزوں کے تو ان سے خطا کی اور اپنا حصہ ضائع کیا اور تکلف کیا بیچ سمجھنے اس چیز کے کہ اس کا اس کو علم نہیں۔

فائدہ: موصول کیا ہے اس کو عبد بن حمید نے شیبان کے طریق سے اور اس کے آخر میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ بعض جاہلوں نے ان ستاروں میں کہانت پیدا کی ہے کہ جو فلانے ستارے کے ساتھ درخت لگائے تو ایسا ہوتا ہے اور جو فلانے ستارے کے ساتھ سفر کرے تو اس کے واسطے ایسا ہوتا ہے اور قسم ہے میری عمر کی کہ ستاروں سے کوئی ستارہ نہیں مگر یہ کہ پیدا ہوتا ہے ساتھ اس کے دراز قد اور پست قد اور سرخ رنگ اور سفید اور خوبصورت اور بدصورت اور نہیں علم ان ستاروں کا اور اس چوپائے کا اور اس جانور کا کچھ چیز اس غیب سے اور ساتھ اس زیادت سے ظاہر ہو گی مناسبت وارد کرنے مصنف کی اس چیز کو کہ وارد کیا ہے اس کو تغیر چیزوں کے سے جو ذکر کیا ان کو قرآن سے اگرچہ بعض کا ذکر استطر اداً واقع ہوا ہے داؤدی نے کہا کہ قول قتادہ کا حسن ہے لیکن قول اس کا اخطاء واضاع نصیبہ پس تحقیق کوتاہی کی اس میں قتادہ نے بلکہ جو یہ بات کہے وہ کافر ہے اور نہیں متعین ہے کفر اس کے قائل کے حق میں اور اس واسطے اس کے نہیں کہ کافر ہوتا ہے جو منسوب کرے طرف ان کے اختراع کو اور اپیر جو ٹھہرائے ان کو علامت اوپر حدوث کسی امر کے بیچ زمین کے تو نہیں اور اس کی تقریر باب الاستسقاء میں گزر چکی ہے اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ستارے سب معلق ہیں یعنی لٹکے ہوئے ہیں ورلے آسمان میں مانند لٹکانے قندیلوں کے مسجد میں۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿هَشِيْمًا﴾ مُتَغَيِّرًا وَّالْأَبُّ مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ هَشِيْمًا کے معنی جو آیت فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا میں واقع ہے متغیر ہیں یعنی چورا ہوا ہو اور أَبٌّ کے معنی جو آیت اَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ میں واقع ہے وہ چیز ہے جس کو مویشی کھائیں۔

فائدہ: اور بعض کہتے ہیں کہ اب کے معنی گھاس ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اب ہر چیز ہے کہ روئے زمین پر اگے۔

وَالْأَنَامُ الْخَلْقُ ﴿بَرْزَخٌ﴾ حَاجِبٌ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿أَلْفَافًا﴾ مُلْتَفَّةً وَّالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ ﴿فِرَاشًا﴾ مِهَادًا كَقَوْلِهِ ﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ﴾ ﴿نَكِدًا﴾ قَلِيْلًا.

اور اَنَام کے معنی جو آیت وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ میں واقع ہوا ہے خلقت ہیں اور بَرْزَخ کے معنی جو آیت بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ میں واقع ہوا ہے حاجب ہیں یعنی پردہ اور آڑ اور مجاہد نے کہا کہ اَلْفَافًا کے معنی جو آیت وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا میں واقع ہوا ہے آپس میں لپٹے ہوئے ہیں اور غُلْبًا کے معنی بھی آپس میں لپٹے ہوئے ہیں جو آیت وَحَدَآئِقَ غُلْبًا میں واقع ہوا ہے اور فِرَاشًا کے معنی بچھونا ہے مانند اس آیت کے کہ واسطے تمہارے زمین میں ٹھکانا ہے اور ٹھہرنا اور نَكِدًا کے معنی جو آیت وَلَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا میں واقع ہے تھوڑی چیز ہیں جو فائدہ نہیں دیتی۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ مثال جو بیان کی گئی ہے واسطے کافروں کے مانند زمین شور کے کہ اس سے برکت نہیں نکلتی۔

بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ﴿بِحُسْبَانٍ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى.

باب ہے بیان تفسیر اس آیت کے کہ سورج اور چاند حساب معین کے ساتھ چلتے ہیں اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ سورج اور چاند پھرتے ہیں ساتھ حساب مقرر کے مانند پھرنے چکی کے کہ ایک چال سے پھرتی ہے۔

فائدہ: اور مراد مجاہد کی یہ ہے کہ وہ جاری ہیں اوپر حسب حرکت رحویہ دور یہ کہ یعنی گول حرکت اور اوپر وضع اس کی کے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ غَيْرُهُ بِحِسَابٍ وَّمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِّثْلِ شِهَابٍ وَّشُهْبَانٍ ﴿ضُحَاهَا﴾ ضَوْئُهَا ﴿أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ﴾ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذٰلِكَ ﴿سَابِقُ النَّهَارِ﴾ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَيْنِ ﴿نَسْلَخُ﴾ نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَنُجْرِيْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ﴿وَاهِيَةٌ﴾ وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا ﴿أَرْجَآئِهَا﴾ مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهُمْ عَلٰى حَافَتَيْهَا كَقَوْلِكَ عَلٰى أَرْجَآءِ الْبِئْرِ ﴿أَغْطَشَ﴾ وَ ﴿جَنَّ﴾ أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ ﴿كُوِّرَتْ﴾ تُكَوَّرُ حَتّٰى يَذْهَبَ ضَوْئُهَا ﴿وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ﴾ جَمَعَ مِنْ دَآبَّةٍ ﴿اتَّسَقَ﴾ اسْتَوٰى ﴿بُرُوْجًا﴾ مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

اور مجاہد کے غیر نے کہا کہ دونوں چلتے ہیں ساتھ حساب اور منازل کے نہیں تجاوز کرتے اس سے اور حُسْبَانٌ جمع ہے حساب کے مثل شہاب کے اور شہبان کے اور ضُحٰهَا کے معنی جو آیت وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا میں واقع ہے روشنی اس کی ہے یعنی آیت اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ کے معنی یہ ہیں کہ ایک روشنی دوسری کی روشنی کو نہیں ڈھانکتی اور نہ ان کو یہ بات لائق ہے اور آیت وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ کے معنی یہ ہیں کہ دن اور رات ایک دوسرے کو طلب کرتے ہیں ساتھ جلدی کے یعنی چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر غالب آئیں لیکن غالب نہیں آسکتے بلکہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہیں اور نَسْلَخُ کے معنی یہ ہیں کہ نکالتے ہم ایک کو دوسرے سے اور چلتا ہے ہر ایک دونوں سے بدستور آسمان میں بدستور اور وَاهِيَةٌ کے معنی جو آیت فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ میں واقع ہے پھٹ جانا اس کا ہے اور آیت وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَآئِهَا کے معنی یہ ہیں کہ فرشتے اس کے کناروں پر ہوں جب تک کہ نہ پھٹے گا ان سے پس وہ اس کے کناروں پر ہوں گے مانند قول تیرے کے کہ کنوئیں کے کنارے پر اور اَغْطَشَ اور جَنَّ کے معنی اظلم ہیں یعنی سیاہ ہوئی رات اور حسن نے کہا کہ کُوِّرَتْ کے معنی جو آیت اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ میں واقع ہوا یہ ہیں کہ لپیٹا جائے سورج یہاں تک کہ اس کی روشنی دور ہو جائے اور کہا جاتا ہے اس آیت کی تفسیر میں یعنی قسم ہے رات کی اور جو جمع کیا اس نے چوپایوں سے اور اِتَّسَقَ کے معنی استوی کے ہیں یعنی سیدھا اور برابر ہوا اور بروج سورج اور چاند کی منزلیں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور مجاہد سے روایت ہے کہ بروج ستارے ہیں اور ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بڑے بڑے ستارے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ محل ہیں آسمانوں میں اور قتادہ سے روایت ہے کہ محل ہیں آسمان کے دروازوں پر ان میں چوکیدار رہتے ہیں اہل ہیئت کے نزدیک بروج منازل کے غیر ہیں پس ان کے نزدیک برج بارہ ہیں اور منازل اٹھائیس ہیں اور ہر برج عبارت ہے دو منزلوں سے اور ثلث منزل سے۔ (فتح)

﴿الْحَرُوْرُ﴾ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ — حرور وہ ہے جو دن کو سورج کے ساتھ ہو یعنی گرمی آفتاب کی

فائدہ: اور فراء نے کہا کہ حرور گرمی دائم کو کہتے ہیں خواہ دن کو ہو یا رات کو اور سموم خاص دن کو ہوتی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّرُؤْبَةُ الْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ — ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حرور وہ گرمی ہے جو رات کو ہو سموم وہ گرمی ہے جو دن کو ہو

فائدہ: اور سدی نے کہا کہ مراد ساتھ ظل اور حرور کے آیت میں بہشت اور دوزخ ہے۔

يُقَالُ ﴿يُوْلِجُ﴾ يُكَوِّرُ — اور کہا جاتا ہے کہ يُوْلِجُ کے معنی يُكَوِّرُ ہیں یعنی لپیٹا ہے

فائدہ: اور ابو عبیدہ نے کہا کہ یولج کے معنی یہ ہیں کہ کمی ہوتی ہے رات سے پس زیادتی ہوتی ہے دن میں اور اسی طرح دن اور مجاہد سے روایت ہے کہ جو چیز ایک سے کم ہو وہ دوسرے میں داخل ہوتی ہے اور قتادہ سے روایت ہے کہ موسم گرمی کے رات اس کی دن میں داخل ہوتی ہے اور موسم سردی کا دن اس کی رات میں داخل ہوتا ہے۔ (فتح)

﴿وَلِيْجَةً﴾ كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِيْ شَيْءٍ. — اور وَلِيْجَة وہ چیز ہے کہ داخل کرے تو اس کو کسی چیز میں

فائدہ: یہ قول ابو عبیدہ کا ہے یعنی قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المؤمنين وليجة﴾ یعنی ہر وہ چیز کہ داخل کرے تو اس کو کسی چیز میں کہ وہ اس سے نہ ہو وہ ولیجہ ہے اور معنی یہ ہیں کہ نہ پکڑو دوست اس کو جو مسلمانوں میں سے نہیں۔ (فتح)

٢٩٦٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ ذَرٍّ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِيْ أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ

۲۹۶۰۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جبکہ سورج غروب ہوا کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے یعنی بعد غروب ہونے کے سو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کر کے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اس کو اجازت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ﴾.

ملتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا اور اس کا سجدہ قبول نہ گا اور اجازت مانگے گا دورہ کرنے کی تو اس کو اجازت نہ ملے گی پھر اس کو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہے تو چڑھے گا پچھم کی طرف سے تو یہی مطلب ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہے اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے عزت والے دانا کا۔

فائدہ: اس آیت کی پوری شرح تفسیر سورۂ یٰسں میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ بیان سیر آفتاب کا ہے ہر دن اور رات میں اور اس کا ظاہر مخالف ہے واسطے قول اہل ہیئت کے کہ سورج آسمان میں گڑا ہوا ہے پس اہل ہیئت کا قول تقاضا کرتا ہے کہ آسمان گھومتا ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط آفتاب ہی چلتا پھرتا ہے آسمان نہیں چلتا اور مثل اس کی ہے قول اللہ تعالیٰ کا دوسری آیت میں ﴿كل فى فلك يسجون﴾ یعنی ہر ایک ایک سورج چاند اور ستاروں سے آسمان میں گھومتے ہیں اور ابن عربی نے کہا کہ ایک قوم نے اس کے سجدے سے انکار کیا ہے اور اس کا سجدہ صحیح اور ممکن ہے اور تاویل کیا ہے اس کو ایک قوم نے اوپر اس چیز کے کہ وہ اس پر ہے تسخیر دائمی سے اور نہیں مانع ہے کہ اپنے مجرے سے نکل کر سجدہ کرے پھر رجوع کرے اپنے مجرے میں میں کہتا ہوں کہ اگر مراد ساتھ نکلنے کے وقوف ہے یعنی کھڑا ہونا تو واضح ہے نہیں تو نہیں ہے کوئی دلیل اوپر نکلنے کے مجرے سے اور احتمال ہے کہ ہو مراد سجدہ سے سجدہ ان فرشتوں کا کہ اس کے ساتھ موکل ہیں یعنی جو اس پر تعین ہے یا سجدہ کرتا ہے ساتھ صورت حال کے پس ہوگی مراد زیادتی کے فرمانبرداری اور خضوع میں اس وقت میں۔ (فتح)

٢٩٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۹۶۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جائے گی قیامت کے دن یعنی بے نور ہو جائے گی۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آگ میں ڈالے جائیں گے خطابی نے کہا کہ نہیں مراد ساتھ ڈالنے کے آگ میں عذاب کرنا ان کا ساتھ اس کی اور لیکن وہ اولا ہونا ہے واسطے ان لوگوں کے جو دنیا میں ان کو پوجتے تھے تا کہ جان لیں کہ ان کا پوجنا باطل تھا اور بعض کہتے ہیں کہ سورج اور چاند آگ سے پیدا ہوئے ہیں تو اسی میں پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالیں جائیں گے اور اسماعیلی نے کہا کہ آگ میں ڈالنے سے ان کا عذاب کرنا لازم نہیں آتا پس تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے آگ میں فرشتے ہیں اور پتھر وغیرہ تا کہ ہو واسطے دوزخیوں کے عذاب اور ایک ہتھیار عذاب کے ہتھیاروں سے اور جو چاہے اللہ اس سے پس نہ ہوں گے وہ عذاب کیے گئے۔ (فتح)

۲۹۶۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا.

۲۹۶۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے جینے سے گہن نہیں پڑتا لیکن وہ دونشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے سو جب تم گہن کو دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو یعنی یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے۔

۲۹۶۳ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ.

۲۹۶۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند دونشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا سو جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ کو یاد کیا کرو۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الکسوف میں گزر چکی۔

۲۹٦٤ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ

۲۹۶۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جس دن میں سورج میں گہن پڑا پس اللہ اکبر کہا اور قرات پڑھی دراز پھر رکوع کیا دراز پھر رکوع سے سر اٹھایا پس کہا سمع اللہ لمن حمدہ اور بدستور کھڑے رہے پھر قرات پڑھی دراز اور وہ پہلی قرات سے کم تر تھی پھر رکوع کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَرَأَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَائَةً طَوِيْلَةً وَّهِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَائَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهِيَ أَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ.

دراز اور وہ پہلے رکوع سے کمتر تھا پھر سجدہ کیا دراز پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا پھر سلام پھیری اور حالانکہ روشن ہو گیا تھا آفتاب پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا پس فرمایا بیچ حق گہن آفتاب اور چاند کے کہ وہ دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پس جب تم گہن دیکھا کرو پس متوجہ ہوؤ طرف نماز کے۔

۲۹۶۵ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا.

۲۹۶۵ ـ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے اور جینے سے گہن نہیں پڑتا لیکن وہ دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے سو جب تم اس کو دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو۔

فائدہ: ان سب حدیثوں کی شرح کسوف میں گزر چکی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿وَهُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ الرِّيَاحَ نُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ﴾

باب ہے بیان میں اس چیز کے کہ آئی ہے بیچ مضمون اس آیت کے کہ اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو واسطے خوشخبری دینے کے آگے اپنی رحمت کے یعنی مینہ کے۔

فائدہ: اس کی تفسیر آئندہ آئے گی۔

﴿قَاصِفًا﴾ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ.
﴿لَوَاقِحَ﴾ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً

مراد اس سے تفسیر کرنی اس آیت کی ہے فیرسل علیکم قاصفا من الریح یعنی پس بھیجتا ہے تم پر سخت ہوا ابوعبید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا کہ قاصف ہوا ہے جو ہر چیز کو پیس ڈالے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ﴾ یعنی چلا دیں ہم نے ہوائیں رس بھری اور یہ کہ اصل لواقح کا ملاقح ہے اور اس کا واحد ملقحہ یعنی حاملہ کرنے والی ہے۔

فائدہ: اور یہ قول ابوعبیدہ کا ہے اور ابن اسحاق کا اور ان کے سوا اور لوگ اس سے انکار کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ لواقح وہ ہیں جو خود حاملہ ہوں اور طبری نے کہا کہ صواب یہ ہے کہ ہوا ایک وجہ سے حاملہ ہے اور ایک وجہ سے حاملہ کرنے والی ہے اس واسطے کہ لقح اٹھانا اس کا ہے پانی کو القاح اس کا عمل کرنا اس کا بادل میں پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ بھیجتا ہے اللہ ہواؤں کو سو اٹھاتی ہیں پانی کو پس حاملہ کرتی ہیں بادل کو اور اس کو لیجاتی ہیں پھر اس کو برساتی ہیں۔ (فتح)

﴿إِعْصَارٌ﴾ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَآءِ كَعَمُوْدٍ فِيهِ نَارٌ ﴿صِرٌّ﴾ بَرْدٌ.

مراد ساتھ اس کے تفسیر اس آیت کی ہے فاصابها اعصار یعنی اعصار سخت ہوا کو کہتے ہیں جو زمین سے آسمان کو چلتی ہے مانند ستون کے کہ اس میں آگ ہو صر برد یعنی صر کے معنی سردی ہے۔

فائدہ: مراد اس سے اس آیت کی تفسیر ہے ریح فیها صر۔

﴿نُشُرًا﴾ مُتَفَرِّقَةً

ابوعبیدہ نے کہا کہ صر سخت سردی ہے نشرا متفرقة یعنی نشر کے معنی جدا جدا ہیں یعنی ہر طرف سے اور ہر کنارے سے چلتی ہے۔

٢٩٦٦ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ.

۲۹۶۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئے عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے طرف آیت کی بیچ قصے احزاب کے ﴿فارسلنا عليهم ريحا وجنودا لم تروها﴾ اور بعض کہتے ہیں کہ صبا وہ ہوا ہے جس نے یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو یعقوب علیہ السلام کو پہنچائی تھی پہلے اس سے کہ وہ ان کے پاس پہنچیں ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث میں تفصیل ہے بعض مخلوقات کی بعض پر اور اس میں خبر دینا آدمی کا ہے نفس اپنے سے ساتھ اس چیز کے کہ فضیلت دی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے بطور بیان کرنے نعمت کے نہ بطور فخر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی پہلی امتوں سے اور ہلاک ہونے ان کی سے۔ (فتح)

٢٩٦٧ ـ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأٰى مَخِيْلَةً فِي السَّمَآءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَآءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِيْ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ﴾ الْأٰيَةَ.

٢٩٦٧۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آسمان میں بادل دیکھتے تھے تو خوف سے کبھی آگے بڑھتے کبھی پیچھے ہٹتے اور کبھی داخل ہوتے اور کبھی باہر آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا پھر جب مینہ برستا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حالت دور ہو جاتی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سبب پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ شاید کہ یہ بادل ایسا ہو جیسا کہ عاد کی قوم نے کہا پھر جب دیکھا انہوں نے اس کو ابر سامنے آیا ان کے نالوں کے بولے یہ ابر ہے ہم پر پانی برسانے والا آخر آیت تک۔

فائدہ: اور اس حدیث میں یاد دلانا ہے اس چیز کا کہ غافل ہوتا ہے اس سے آدمی اس قسم سے کہ واقع ہوئی ہے واسطے پہلی امتوں کے اور ڈرانا ہے ان کی راہ میں چلنے سے واسطے خوف واقع ہونے اس چیز کے کہ ان کو پہنچی اور اس میں شفقت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر اور رحمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے ان کے جیسا کہ تعریف کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ نے اور اگر کوئی کہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح خوف کیا معذب ہونے اس قوم کے سے جس میں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے اللہ کہ ان کو عذاب کرے اور حالانکہ تو ان کے بیچ موجود ہو اور جواب یہ ہے کہ یہ آیت اس قصے کے بعد اتری ہے اور متعین ہوتا ہے حمل اوپر اس کے اس واسطے کہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر کرامت کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلند ہونے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہ خیال کیا جائے گا کم ہونا درجے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کا ہرگز اور اعتراض کیا جاتا ہے اوپر اس کے کہ آیت انفال کی بیچ حق مشرکین اہل بدر کے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اشارہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ یہی دستور تھا اور اولیٰ جواب میں یہ ہے کہ کہا جائے کہ انفال کی آیت تخصیص کا احتمال رکھتی ہے کہ آیت مذکورین کے ساتھ خاص ہو یا ایک وقت معین کے ساتھ خاص ہو یا مقام خوف کا تقاضا کرتا ہے اللہ کے مکر سے عدم امن کے غلبے کا اور اولیٰ تمام وجہوں سے یہ ہے کہ کہا جائے کہ خوف کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوں گے یہ کہ واقع ہو ساتھ ان کے عذاب اوپر ایماندار پس واسطے شفقت کے اوپر اس کے اور اوپر کافر پس واسطے امید سلام اس کے۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ

باب۔ ہے بیان میں فرشتوں کے

فائدہ: ملائکہ جمع مَلَک کی ہے ساتھ فتح لام کے پس بعض کہتے ہیں کہ وہ مخفف ہے مالک سے اور بعض کہتے ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتق ہے لوکت سے اور یہ قول سیبویہ اور جمہور کا ہے اور لوکت کے معنی رسالت کے ہیں یعنی پیغمبری اور کہا جمہور اہل کلام نے مسلمانوں سے کہ فرشتے اجسام لطیفہ ہیں قدرت دی ہے ان کو اللہ نے اوپر متشکل ہونے کے ساتھ اشکال مختلفہ کے یعنی اپنی شکلوں کو کئی طرح سے بدل سکتے ہیں کبھی آدمی کی شکل بن جاتے ہیں اور کبھی کسی اور جاندار کی ان کے رہنے کی جگہ آسمان ہیں اور بہت باطل ہے قول اس کا جو کہتا ہے کہ وہ ستارے ہیں یا وہ عمدہ نفوس ہیں جو اپنے بدنوں سے جدا ہوئے ہیں اور سوائے اس کے اور اقوال کہ ادلہ سمعیہ میں کوئی چیز ان سے پائی نہیں جاتی اور فرشتوں کی صفت اور کثرت میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے جو مسلم نے روایت کی ہے کہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور ان میں سے ایک حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی ہے جو طبرانی نے روایت کی ہے کہ نہیں ہے ساتوں آسمانوں میں جگہ قدم رکھنے کی اور نہ بالشت بھر اور نہ ہتھیلی کے برابر مگر کہ اس میں فرشتہ کھڑا ہے یا رکوع کرنے والا ہے یا سجدہ کرنے والا ہے اور ان میں سے ایک حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی ہے جو ترمذی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ آسمانوں میں چار انگلی کے برابر جگہ نہیں مگر کہ اس پر فرشتہ سجدہ کرنے والا ہے اور سعید بن میسّب سے روایت ہے کہ فرشتے نہ مرد ہیں اور نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ آپس میں نکاح کرتے ہیں نہ اولاد جنتے ہیں میں کہتا ہوں کہ بیچ قصے فرشتوں کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے اور سارہ کے وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ وہ کھاتے نہیں اور ایک قصے میں آیا ہے کہ فرشتے ایک درخت سے کھاتے ہیں جو ہمیشگی کا درخت ہے لیکن یہ حدیث ثابت نہیں اور بیچ ان حدیثوں کے اور جو وارد ہوا ہے قرآن میں فرشتوں کے ذکر سے رد ہے ان ملحدوں پر جو فرشتوں کے وجود کے منکر ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ نے مقدم کیا ہے ذکر فرشتوں کا اوپر پیغمبروں کے یعنی پہلے فرشتوں کو ذکر کیا ہے پھر پیغمبروں کو نہ اس واسطے کہ فرشتے اس کے نزدیک افضل ہیں بلکہ واسطے مقدم ہونے ان کے پیدائش میں اور واسطے سابق ہونے ذکر ان کے قرآن میں کئی آیتوں میں مانند اس آیت کے: ﴿کل امن باللّٰہ وملائکۃ وکتبہ ورسلہ﴾ اور مانند اس آیت کے: ﴿ومن یکفر باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ﴾ اور مانند اس آیت کی ہے: ﴿ولکن البر من امن باللّٰہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتب والنبین﴾ اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو حج کے باب میں آئی ہے وارد ہوا ہے کہ شروع کر اس چیز سے کہ شروع کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ نے اور نیز اس واسطے کہ وہ وسائط ہیں درمیان اللہ کے اور درمیان پیغمبروں کے بیچ تبلیغ وحی کے اور شرائع کے پس مناسب ہوا کہ پہلے ان کو ذکر کیا جائے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہوں اور میں نے تفضیل ملائکہ کا مسئلہ کتاب التوحید میں ذکر کیا ہے اور فرشتوں کی کثرت کی دلیلوں سے ایک یہ حدیث ہے جو معراج کے بیان میں آئے گی کہ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر دوسری بار اس میں داخل نہیں ہوتے (فتح)

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اور کہا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

نے حضرت ﷺ سے کہا کہ جبرئیل دشمن ہے یہود کا فرشتوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث پوری ہجرت میں آئے گی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ﴾ الْمَلَائِكَةُ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس آیت کی تفسیر میں لنحن الصافون یعنی ہم قطار باندھے ہیں یعنی مراد فرشتے ہیں۔

فائدہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا کہ نہیں آسمان میں جگہ قدم رکھنے کی مگر کہ اس پر فرشتہ کھڑا ہے یا سجدہ کرنے والا پس یہی مراد ہے اس آیت سے ﴿وانا لنحن الصافون﴾ پھر ذکر کیں امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں حدیثیں چونتیس سے زیادہ ہیں اور یہ امر اس کتاب کی نادر باتوں سے ہے یعنی بہت حدیثوں کا وارد کرنا پس تحقیق عادت امام بخاری رحمہ اللہ کی اکثر یہ ہے کہ جدا کرتا ہے حدیثوں کو ساتھ تراجم کے اور یہاں ان سے یہ کام نہیں کیا اور تحقیق شامل ہیں حدیثیں باب کی اوپر بعض مشہور فرشتوں کے مانند جبرائیل کے اور واقع ہوا ہے ذکر اس کا باب کی اکثر حدیثوں میں اور مانند میکائیل کے اور وہ فقط سمرہ کی حدیث میں ہے اور مانند اس فرشتے کے جو آدمی کی صورت کے بنانے پر تعین ہے اور مانند مالک کے جو دوزخ کا داروغہ ہے اور مانند فرشتے پہاڑوں کے اور ان فرشتوں کے جو ہر آسمان میں ہیں اور ان فرشتوں کے جو ابر میں اترتے ہیں اور ان فرشتوں کے جو بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں اور ان فرشتوں کے جو جمعہ کے دن لوگوں کو لکھتے ہیں اور بہشت کے چوکیداروں کے اور ان فرشتوں کے جو آگے پیچھے آتے جاتے ہیں اور واقع ہوا ہے ذکر فرشتوں کا علی العموم بیچ ہونے ان کے کہ نہیں داخل ہوتے وہ جس گھر میں تصویریں ہوں اور یہ کہ وہ آمین کہتے ہیں اوپر قراءۃ نماز کے اور کہتے ہیں ربنا ولك الحمد اور دعا کرتے ہیں واسطے اس کے جو نماز کی انتظار کرے اور لعنت کرتے ہیں اس عورت کو جو اپنے خاوند کے بچھونے سے جدا رہے اور اوپر جبرائیل پس تحقیق وصف کیا ہے اس کو اللہ نے ساتھ روح اپنے کے اور روح القدس وغیرہ کے اور تفسیر میں آئے گا کہ جبرائیل کے معنی عبداللہ ہیں اور یہ لفظ سریانی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عربی ہے اور یہ بعید ہے واسطے اتفاق کے اوپر غیر منصرف ہونے اس کے اور طبرانی میں ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ جبرائیل کروبیوں سے ہے اور وہ سردار فرشتے ہیں اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا کہ تو کس چیز پر متعین ہے تو جبرائیل نے کہا کہ ہواؤں اور فوجوں پر حضرت ﷺ نے فرمایا اور میکائیل کس چیز پر متعین ہے کہا کہ چیزوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اُگانے پر اور بارش کے برسانے پر پھر حضرت ﷺ نے فرمایا اور ملک الموت کس چیز پر متعین ہے روحوں کے قبض کرنے پر اور اس حدیث کی اسناد میں محمد بن عبدالرحمن ہے اور وہ ضعیف کہا گیا ہے واسطے سوء حفظ کے اور حدیث کہ روایت کی ہے طبرانی نے بیچ کیفیت پیدائش عالم کے وہ دلالت کرتی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کی پیدائش آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہے اور یہی مقتضی ہے اس آیت کا کہ جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کر اور طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے جبرائیل سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں نے کبھی میکائیل کو ہنستے نہیں دیکھا اس نے کہا کہ جب سے آگ پیدا ہوئی تب سے وہ نہیں ہنسا اور ترمذی وغیرہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں کس طرح خوش ہوں اور حالانکہ قرناء والے نے منہ میں قرناء لے لیا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ اس کو اجازت ملے اور تحقیق مشتمل ہے کتاب عظمت واسطے ابی شیخ کے ذکر فرشتوں کے سے اوپر احادیث اور آثار کثیرہ کے جو چاہے اس کو تلاش کر کے مطالعہ کرے اور اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا انہوں نے فرشتوں کو پس کہا کہ بعض ان میں سے امین ہیں اوپر پیغام اور وحی اس کے کہ اور نگہبان واسطے بندوں اس کے اور دربان واسطے بہشت اس کے کے اور ثابت ہیں نیچی کی زمین میں قدم ان کے اور اونچی ہیں ساتویں آسمان سے گردنیں ان کی باہر نکلنے والی ہیں جہان کے کناروں سے مونڈھے ان کے ملے ہوئے ہیں عرش کے پایوں سے اکناف اُن کے۔ (فتح)

٢٩٦٨ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح و قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ يَعْنِيْ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُلِءَ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِءَ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا وَّأُتِيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ

۲۹۶۸۔ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں خانے کعبے کے پاس لیٹا تھا نہ سوتا تھا نہ جاگتا اور ذکر کیا مرد کو کہ درمیان دو مردوں کے تھا پھر میرے آگے سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو چیرا گیا بدن میرا سینے سے پیٹ تک پھر دھویا گیا پیٹ زمزم کے پانی سے پھر بھرا گیا حکمت اور ایمان سے پھر میرے آگے ایک سفید جانور لایا گیا یعنی براق جو خچر سے نیچے اور گدھے سے اونچا تھا تو میں جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم پہلے آسمان کے پاس پہنچے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد ﷺ ہیں کہا کیا لایا گیا جبرائیل نے کہا کہ ہاں کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبُرَاقِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ حَتّٰى أَتَيْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ قِيْلَمَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى عِيْسٰى وَيَحْيٰى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الثَّالِثَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيْلَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِدْرِيْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْنَا عَلٰى هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ

خوب ہے آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا یعنی اور اس نے سلام کا جواب دیا پھر کہا کہ کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر ہم دوسرے آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں کہا خوب ہے آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو میں عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو دونوں نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم تیسرے آسمان کے پاس آئے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا گیا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں کہا کہ اس کو خوشی ہو اور کیا اچھی آمد آیا سو میں یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کو سلام کیا تو اس نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم چوتھے آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل نے کہا کہ ہاں کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو میں ادریس علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کو سلام کیا تو نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم پانچویں آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِيْ فَأَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوْا لَمْ يَعُوْدُوْا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهٗ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهٗ آذَانُ الْفُيُوْلِ فِيْ أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ

کہ ہاں کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھا آنا آیا سو ہم ہارون علیہ السلام کے پاس آئے تو میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور پیغمبر پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کو سلام کیا تو اس نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بھائی اور پیغمبر پھر جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام روئے تو کسی نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام تیرے رونے کا کیا سبب ہے کہا کہ اے میرے رب یہ لڑکا جو میرے بعد پیغمبر ہوا اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے پھر ہم ساتویں آسمان کے پاس پہنچے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا کہ تیرے ساتھ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں کہا خوب ہے آیا اور کیا اچھی آمد آیا سو میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کو سلام کیا تو اس نے کہا کہ خوشی ہو تجھ کو اے بیٹے اور پیغمبر پھر میرے آگے بیت المعمور لایا گیا تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ بیت المعمور ہے کہ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب اس سے نکلتے ہیں تو پھر نہیں آتے یعنی پھر ان کو کبھی نوبت نہیں آتی یہ حال آخر اس چیز تک ہے کہ واجب ہے اوپر ان کے یعنی فرشتوں کا ہمیشہ یہی دستور رہے گا پھر مجھ کو وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پلے سرے کی بیری کا درخت نمود ہوا تو ناگہاں اس کے بیر جیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالنَّاسِ مِنكَ عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ.

ہجر کے مٹکے اور اس کے پتے جیسے ہاتھیوں کے کان اور اس کی جڑ میں چار نہریں تھیں دو نہریں چھپی اور دو کھلی تو میں جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا ہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اپر چھپی ہوئی نہریں سو بہشت کی نہریں ہیں اور اپر کھلی نہریں سو نیل اور فرات ہیں پھر میرے اوپر فرض ہوئیں پچاس نمازیں ہر دن میں پھر میں وہاں سے پلٹ آیا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو نے کیا کیا میں نے کہا کہ مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں لوگوں کا حال تجھ سے زیادہ جانتا ہوں میں علاج کر چکا ہوں بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے یعنی نہایت تک آزما چکا ہوں پس تحقیق تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز ادا نہ ہو سکے گی سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس سو اس سے آسانی مانگ سو میں پھرا اور اپنے رب سے آسانی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازوں کو چالیس ٹھہرایا پھر اسی طرح گفتگو ہوئی پھر اللہ نے تیس نمازیں ٹھہرائیں پھر اسی طرح گفتگو ہوئی پھر اللہ تعالیٰ نے بیس نمازیں ٹھہرائیں پھر اسی طرح گفتگو ہوئی پھر اللہ نے دس نمازیں ٹھہرائیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا پس کہا اس نے مانند اس کے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ نمازیں ٹھہرایا پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے کہا تو نے کیا کیا میں نے کہا کہ اللہ نے ان کو پانچ نمازیں گردانا تو کہا اس نے مانند اس کے میں نے کہا کہ میں نے اب پانچ نمازیں مان لیں تو کسی پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے جاری کیا اور مضبوط کیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اتار ڈالا اپنے بندوں سے اور میں ایک نیکی کے بدلے دس گنا ثواب دیتا ہوں۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے یہاں وہ چیز مراد ہے جو متعلق ہے ساتھ فرشتوں کے اور طبری نے روایت کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیت المعمور مسجد ہے آسمان میں برابر خانے کعبے کے اگر گرے تو خانے کعبے پر گرے ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جب نکلتے ہیں تو پھر نہیں آتے اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیت المعمور ایک گھر ہے آسمان میں برابر خانے کعبے کے حرمت اور تعظیم اس کی آسمان میں مانند تعظیم کعبے کی زمین میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر نہیں آتے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آسمان میں ایک نہر ہے اس کو نہر الحیوان کہا جاتا ہے جبرائیل علیہ السلام ہر روز اس میں غوطہ لگاتے ہیں پھر اس سے نکل کر بدن جھاڑتے ہیں تو ان کے بدن سے ستر ہزار قطرے گرتے ہیں اور اللہ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے یہی فرشتے ہیں جو ہر روز اس میں نماز پڑھتے ہیں اور اس کی سند ضعیف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بیت المعمور یہی خانہ کعبہ ہے اور پہلی بات اکثر ہے اور مشہور روایت یہ ہے کہ وہ ساتویں آسمان میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چوتھے آسمان میں ہے اور ساتھ اس کے جزم کیا ہے ہمارے شیخ نے قاموس میں اور بعض کہتے ہیں کہ چھٹے آسمان میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عرش کے نیچے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بنایا تھا اس کو آدم علیہ السلام نے جبکہ اتارے گئے زمین میں پھر طوفان نوح علیہ السلام کے وقت اٹھایا گیا۔ (فتح)

٢٩٦٩ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَّيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ

٢٩٦٩۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ہر ایک آدمی کی پیدائش کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ لکھ عمل اس کا کہ کیا کیا کرے گا اور روزی اس کی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور عمر اس کی کہ کتنا زندہ رہے گا اور بد بخت ہوگا یا نیک بخت پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے سو بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کرتا ہے یہاں تک اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے اور کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان سوائے ایک ہاتھ کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِ الْجَنَّةِ.

ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے یعنی پھر بہشت میں جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب القدر میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ پھر اللہ فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے پس تحقیق اس میں ہے کہ فرشتہ تعین ہے ساتھ اس چیز کے کہ مذکور ہوئی نزدیک ایک صورت بنائے آدمی کے اور مراد صادق سے یہ ہے کہ بات سچ کہتے ہیں اور مراد مصدوق سے یعنی اس چیز میں کہ وعدہ کیا ہے آپ سے ساتھ اس کے آپ کے رب نے۔ (فتح)

۲۹۷۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِيْ أَهْلِ السَّمَآءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ.

۲۹۷۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہے اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہے جبرائیل علیہ السلام کو اور یہ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اس کو دوست رکھ تو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہے جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں میں یعنی فرشتوں میں کہ بیشک اللہ نے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اس کو دوست رکھو تو آسمان والے بھی اس سے محبت رکھتے ہیں پھر اس محبوب بندے کی زمین میں قبولیت اتاری جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اس کو مقبول جانتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ جب کسی بندے سے دشمنی رکھتا ہے تو مثل اس کی تو اس کی شرح کتاب الادب میں آئے گی۔

۲۹۷۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ

۲۹۷۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہیں بدلے میں پھر آپس میں بات چیت کرتے ہیں اس کام کی جس کا آسمان میں اللہ کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان وہاں جا کر چپکے سن آتے ہیں پھر اس کو کاہنوں یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہیں ان کے دل میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ.

ڈال دیتے ہیں سو وہ اپنے دل سے سو جھوٹی باتیں اس کے ساتھ جوڑ کے کہتے ہیں۔

فائدہ: اس کی پوری شرح طب میں آئے گی۔

۲۹۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ.

۲۹۷۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازوں پر فرشتے ہوتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ فلانا شخص آیا پھر اس کے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھتا ہے تو لپیٹ ڈالتے ہیں ان کاغذوں کو جن میں لوگوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور مسجد میں آتے ہیں اللہ کے ذکر سننے کو۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جمعہ میں گزر چکی۔

۲۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَجِبْ عَنِّيْ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ.

۲۹۷۳۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد میں گزرے اور حالانکہ احسان رضی اللہ عنہ شعر پڑھتے تھے یعنی اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جھڑکا تو حسان نے کہا کہ میں اس میں شعر پڑھا کرتا تھا اور حالانکہ اس میں وہ شخص تھا جو تجھ سے بہتر ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر مڑ کر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو احسان نے کہا کہ میں تجھ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ احسان جواب دے میری طرف سے الٰہی اس کو جبرائیل علیہ السلام سے مدد کر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور غرض اس سے ذکر روح قدس کا ہے اور اس کی شرح کتاب الصلوۃ میں گزر چکی ہے۔

۲۹۷۴ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

۲۹۷۴ ۔ براء سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حسان سے کہا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرائیل علیہ السلام تیرا مددگار ہے۔

فائدہ: اور غرض اس سے اشارہ ہے طرف اس کے کہ مراد ساتھ روح القدس کے پہلی حدیث میں جبرائیل علیہ السلام ہے اور اس کی شرح کتاب الادب میں آئے گی۔

۲۹۷۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِيْ سِكَّةِ بَنِيْ غَنْمٍ زَادَ مُوْسٰى مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ.

۲۹۷۵ ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا کہ میں دیکھتا ہوں گرد کو کہ بلند ہونے والی ہے بنی غنم کے کوچے میں زیادہ کیا موسیٰ نے لشکر جبرائیل علیہ السلام کا یعنی فرشتوں کے لشکر سے گرد اٹھتی ہے۔

۲۹۷۶ ۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَأْتِيْنِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ.

۲۹۷۶ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کو وحی کس طرح سے آتی ہے حضرت ﷺ نے کہا کہ ہر طرح سے آتی ہے کبھی وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار پھر موقوف ہوتی ہے مجھ سے جب کہ میں یاد کر چکتا ہوں اور وہ مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہے سو مجھ سے کلام کرتا ہے پھر میں یاد کر لیتا ہوں جو کہ مجھ سے کہتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب کے اول میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۷۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

۲۹۷۷۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا دے گا بلائیں گے اس کو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں سے کہیں گے آؤ میاں فلانے ادھر آؤ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کسی طرح خسارہ نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مجھ کو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں ہے جن کو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلائیں گے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اول جہاد میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے بہشت کے چوکیدار ہیں۔(فتح)

۲۹۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا أَرٰى تُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۹۷۸۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تجھ کو سلام کہتے ہیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا وعلیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنی جبرائیل علیہ السلام کو بھی سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مناقب میں آئے گی۔

۲۹۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ ح حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ أَلَا تَزُوْرُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا﴾ الْآيَةَ.

۲۹۷۹۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ نہیں ملاقات کرتا تو ہم سے اکثر اس سے کہ ہماری ملاقات کرتا ہے یعنی تم اکثر کیوں نہیں آتے تو یہ آیت اتری اور ہم نہیں اترتے مگر حکم تیرے رب کے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے آخر آیت تک۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

۲۹۸۰ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهٗ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

۲۹۸۰ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھایا مجھ کو جبرائیل علیہ السلام نے قرآن ایک حرف میں یعنی ایک قراءت میں یا ایک بولی میں سو ہمیشہ رہا میں اس سے زیادتی طلب کرتا یہ کہ طلب کرتے اللہ سے زیادتی کو ایک حرف پر یعنی واسطے آسانی کے اپنی امت پر اور جب تک اللہ تعالیٰ سے زیادتی چاہتے رہے یہاں تک کہ پہنچا سات حرفوں تک۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فضائل قرآن میں آئے گی۔

۲۹۸۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَرَوٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ.

۲۹۸۱ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سخی لوگوں میں اور تھے بہت سخاوت کرنے والے رمضان میں جبکہ ملاقات کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام اور تھے جبرائیل علیہ السلام ملاقات کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں سو دور کرتے تھے آپ سے قرآن کا سو البتہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ملتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام بہت بخشش کرنے والے ساتھ خیر کے ہوا چلنے والی سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الصیام میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۸۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى أَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ. قَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۲۹۸۲ ـ ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کی تو عروہ نے اس سے کہا کہ خبردار ہو تحقیق جبرائیل علیہ السلام اترا تو اس نے حضرت ﷺ کو نماز پڑھائی تو عمر نے کہا کہ اے عروہ سمجھ کر کہہ جو کہتا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا کہتا تھا کہ میں نے ابومسعود سے سنا کہتا تھا کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام اترا سو اس نے میری امامت کی تو میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی اپنی انگلیوں کے ساتھ پانچ نمازیں شمار کرتے تھے۔

فائدہ: اس کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی۔

۲۹۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ.

۲۹۸۳ ـ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ جو تیری امت سے اس طرح پر مرگیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہوگا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا یا یوں فرمایا کہ دوزخ میں نہ جائے گا ابوذر نے کہا کہ اگرچہ اس نے حرام کاری اور چوری کی ہو فرمایا کہ اگرچہ اس نے حرام کاری اور چوری کی ہو۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الاستئذان میں آئے گی۔

۲۹۸٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ

۲۹۸۴ ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہیں فرشتے ایک رات اور دن میں اور جمع ہوتے ہیں عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں ۔ پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ.

درمیان رہے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ وہ تمہارا حال ان سے زیادہ تر جانتا ہے کہ کس حال میں تم نے میرے بندوں کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم ان کو چھوڑ آئے ہیں نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا ہم نے ان کو نماز پڑھتے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ ہر شب وروز میں اخبار نویس فرشتوں کے دو بار بدلی ہوتی ہے اور اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابٌ.

یہ باب ہے۔

فائدہ: بعض نسخوں میں ہے اور بعض میں نہیں اور صواب یہ ہے کہ یہاں باب نہیں اس واسطے اسماعیلی کی روایت میں باب کا لفظ یہاں نہیں بلکہ جب وہ حدیث یتعاقبون سے فارغ ہوا تو کہا کہ ساتھ اسی اسناد کے ہے اذ قال احدکم الخ پس بیان کیا اس کو ساتھ دو طریقوں کے ابی زناد سے اسی طرح اور ظاہر ہوا ساتھ اس تقریر کے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں اس کے پیچھے ہیں ذکر ترجمہ ملائکہ کا بقیہ ہیں واللہ اعلم۔

بَابٌ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَآءِ آمِيْنَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی آمین کہے یعنی بعد فاتحہ کے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں پھر موافق پڑ جائے ایک آمین دوسری سے تو اس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲۹۸۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَآءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهٗ فَقُلْتُ

۲۹۸۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تکیہ بھرا جس میں تصویریں تھیں گویا کہ وہ تکیہ نقشدار تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دروازہ پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا تو میں کہا کہ کیا ہے واسطے ہمارے یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ سبب ناخوشی کا ہے فرمایا کیا حال ہے اس تکیے کا میں نے کہا کہ یہ تکیہ ہے کہ میں نے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بنایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر لیٹیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوْرَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ.

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتی کہ فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں تصویر ہو اور یہ کہ جو تصویریں بنائے اس کو قیامت کے دن عذاب ہوگا سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ زندہ کرو جو تم نے پیدا کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

۲۹۸۶ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ.

۲۹۸۶ ۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ رحمت کے فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں کتا اور جاندار کی تصویر ہو۔

۲۹۸۷ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ

۲۹۸۷ ۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے رحمت کے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں جاندار کی تصویر ہو بسر راوی نے کہا سو زید بن خالد بیمار ہوئے اور ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے تو ناگہاں ہم نے ان کے گھر میں ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا کیا نہیں بیان کی اس نے ہم سے حدیث تصویروں کے بیان میں تو خولانی نے کہا کہ اس نے کہا ہے کہ مگر وہ نقش کہ کپڑے میں ہو یعنی اس نے کپڑے کے نقش کو مستثنیٰ کیا ہے کیا تو نے اس کو نہیں سنا میں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ کیوں نہیں بلکہ اس نے کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمٌ فِيْ ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

۲۹۸۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ.

۲۹۸۸ ـ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کا وعدہ کیا پس کہا کہ ہم نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں تصویر ہو یا کتا۔

۲۹۸۹ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۹۸۹ ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کہے امام سمع اللّٰه لمن حمده تو تم کہو ربنا لك الحمد اس واسطے کہ جس کا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲۹۹۰ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُحْدِثْ.

۲۹۹۰ ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک تمہارا نماز میں ہے جب تک کہ اس کو نماز روکے اور فرشتے اس کے واسطے دعا کرتے ہیں کہ الٰہی اس کو بخش دے الٰہی اس پر رحم کرے جب کہ نماز سے کھڑا نہ ہو یا وضو نہ ٹوٹے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ان دونوں حدیثوں کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۲۹۹۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾ قَالَ سُفْيَانُ فِي قِرَآءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ.

۲۹۹۱ ۔حضرت یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے کہ دوزخی پکاریں گے کہ اے مالک کہ دوزخ کا داروغہ ہے کہ چاہیے کہ تیرا اللہ ہم کو موت دے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

۲۹۹۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلٰى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ

۲۹۹۲ ۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گزرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک میں نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے ان سے اٹھائی گھاٹی کے دن جس دن کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن عبد یالیل (رئیس اہل طائف) کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اس نے میرا کہنا نہ مانا یعنی اسلام کو نہ قبول کیا تو میں نے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اس مکان میں میرے حواس درست ہوئے جس کا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو نگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اس نے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا کہ اس میں جبرائیل علیہ السلام ہے سو اس نے مجھ کو پکارا اور کہا کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ اللہ نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا ہے تاکہ تو اس فرشتے کو حکم کرے جو تیرا ان کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجھ کو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھ کو سلام کیا پھر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک اللہ نے سنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھ کو اللہ نے تیرے پاس بھیجا ہے تا کہ تو مجھ کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دبا دوں ان دونوں پہاڑوں کو جن کے درمیان مکہ ہے یعنی جبل ابوقبیس اور جبل قعیقعان تو حضرت ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کافروں کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ ٹھہرائیں۔

فائدہ: اور اس حدیث میں بیان ہے حضرت ﷺ کی شفقت کا اوپر قوم اپنی کے اور زیادہ ہونا صبر آپ ﷺ کے کا اور حلم آپ ﷺ کے کا اور یہ موافق ہے واسطے آیت کے ﴿وما ارسلناك الا رحمة للعالمين﴾ یعنی نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت کے واسطے عالموں کے۔

٢٩٩٣ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى ﴾ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأٰى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.

۲۹۹۳۔ ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ ''پس رہ گیا فرق دو کمانوں کے برابر یا اس بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا'' اس نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مسعود نے کہ حضرت ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ اس کے واسطے چھ سو پر تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

٢٩٩٤ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ﴿لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ رَأٰى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ السَّمَآءِ.

۲۹۹۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ بیشک دیکھیں اس نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں کہا اس نے کہا دیکھا حضرت ﷺ نے رفرف سبز کو کہ آسمان کا کنارہ ڈھانکا ہوا تھا۔

٢٩٩٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۹۹۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ حضرت ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو داخل ہو وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَّا بَيْنَ الْأُفُقِ.

بڑے امر میں لیکن دیکھا حضرت مَثَلِ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جبرائیل علیہ السلام کو اس کو اصلی صورت میں اور پیدائش میں اس حال میں کہ آسمان کے کنارے کو بند کیے ہوئے تھے۔

٢٩٩٦ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الْأَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَيْنَ قَوْلُهُ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾ قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ.

۲۹۹۶۔ مسروق سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ پس کہاں ہے آیت کہ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہ گیا فرق دو کمانوں کے برابر یا اس بھی نزدیک یعنی یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے نہایت قریب ہو گئے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ یعنی دنی کا فاعل جبرائیل علیہ السلام ہے کہ مرد کی شکل میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے اور تحقیق آیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بار اپنی اصلی صورت میں تحقیق بند کیا ہوا تھا کنارہ آسمان کا۔

فائدہ: اس کی تفسیر بھی سورۂ نجم میں آئے گی۔

٢٩٩٧ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ.

۲۹۹۷۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا کہ میرے پاس آئے تو دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے وہ مالک علیہ السلام دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبرائیل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل علیہ السلام ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث پوری جنائز میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے ذکر مالک علیہ السلام اور جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا ہے۔

٢٩٩٨ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ

۲۹۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی بی بی کو اپنے بچھونے پر اور اس نے آنے سے انکار کیا سو خاوند رات بھر غصے میں رہا تو اس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ صبح کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَأَبُوْ حَمْزَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی۔

۲۹۹۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ قِبَلَ السَّمَآءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿يَاۤأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ - إِلٰى قَوْلِهٖ - وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَالرِّجْزُ الْأَوْثَانُ.

۲۹۹۹ ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہ پھر بہت مدت تک میرے پاس وحی نہ آئی سو جس حالت میں کہ میں چلا جاتا تھا کہ اچانک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی تو میں نے اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھائی تو ناگہاں وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو میں اس سے کانپا خوف کے مارے یہاں تک کہ میں زمین پر گرا پھر میں پلٹ کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ مجھ کو کمبل اوڑھاؤ کمبل اوڑھاؤ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ اے کمبل اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر۔

فائدہ: اس کی شرح بدء الوحی میں گزر چکی ہے۔

۳۰۰۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَ قَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۳۰۰۰ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا مرد گندم گوں دراز قد گھنگرالے بال والا جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا مرد میانہ قد میانہ بدن مائل سرخی وسفیدی سیدھے بال والا اور دیکھا میں نے مالک علیہ السلام دوزخ کے داروغہ کو اور دجال کو بیچ نشانیوں کے کہ اللہ نے آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْئَةَ وَرَأَيْتُ عِيسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ ﴿فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ﴾ قَالَ أَنَسٌ وَّأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ.

دیکھا میں پس نہ ہو شک میں اس کے ملنے سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الانبیاء میں آئے گی قال انس و ابو بکرۃ الخ یعنی کہا انس رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نگہبانی کریں گے فرشتے مدینہ کی دجال سے یعنی دجال کو مدینے میں داخل ہونے سے روکیں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ

باب ہے بیان میں ان حدیثوں کے کہ بہشت کی صفت میں وارد ہوئیں اور یہ کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے

فائدہ: یعنی اب موجود ہے اور اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ اس کے طرف رد کی اس شخص پر جو گمان کرتا ہے معتزلوں کہ بہشت ابھی پیدا نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے دن پیدا ہو گی اور تحقیق ذکر کی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں بہت سی حدیثیں جو دلالت کرتی ہیں ترجمہ باب پر سو بعض ان میں سے وہ ہیں جو متعلق ہیں ساتھ ان کے کہ بہشت اب موجود ہے اور بعض ان میں سے متعلق ہیں ساتھ صفت اس کی کے اور زیادہ تر صریح اس چیز سے کہ ذکر کی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ حدیث ہے جو احمد اور ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ جا اور اس کو دیکھ آخر حدیث تک۔

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ ﴿مُطَهَّرَةٌ﴾ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ ﴿كُلَّمَا رُزِقُوا﴾ أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ ﴿قَالُوْا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ﴾ أُتِيْنَا مِنْ قَبْلُ ﴿وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا﴾ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَّيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُمِ.

کہا ابو العالیہ نے آیت ازواج مطہرۃ کی تفسیر میں کہ پاک ہیں وہ حیض سے اور پیشاب سے اور تھوک سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پاک ہیں منی سے اور اولاد سے اور گندگی سے اور گناہ سے اور آیت کلما رزقو الخ کے معنی یہ ہیں کہ جس بار ملے گا ان کو بہشت کا کوئی میوہ پھر ملے گا اور میوہ تو کہیں گے کہ یہ وہی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہم کو پہلے ملا تھا یعنی رُزِقُوْا اور رَزَقْنَا کے معنی ملنے کے ہیں اور لایا جائے پاس ان کے وہ میوہ مانند ایک دوسرے کے یعنی شکل میں ایک دوسرے سے ملتا ہوگا اور مزے میں جدا جدا ہوگا۔

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ غلمان بہشتیوں کے پاس میوہ لائیں گے تو بہشتی لوگ ان کو کھائیں گے پھر اسی طرح کے اور میوے لائیں گے تو بہشتی کہیں گے کہ یہ تو وہی میوے ہیں جو تم ابھی ہمارے پاس لائے تھے تو غلمان کہیں گے کہ کھاؤ پس تحقیق رنگ ایک ہے اور مزہ جدا جدا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ قبلیت کے اس جگہ وہ ہے جو دنیا میں تھا یعنی بہشت کے میوے دنیا کے میووں سے رنگ اور صورت میں ملتے ہوں گے۔ (فتح)

﴿قُطُوْفُهَا﴾ يَقْطِفُوْنَ كَيْفَ شَآءُوْا ﴿دَانِيَةٌ﴾ قَرِيْبَةٌ الْأَرَآئِكُ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوْهِ وَالسُّرُوْرُ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿سَلْسَبِيْلًا﴾ حَدِيْدَةُ الْجِرْيَةِ ﴿غَوْلٌ﴾ وَجَعُ الْبَطْنِ ﴿يُنْزَفُوْنَ﴾ لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿دِهَاقًا﴾ مُمْتَلِئًا ﴿كَوَاعِبَ﴾ نَوَاهِدَ الرَّحِيْقُ الْخَمْرُ التَّسْنِيْمُ يَعْلُوْ شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ﴿خِتَامُهُ﴾ طِيْنُهُ ﴿مِسْكٌ﴾ ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُوْنَةٌ مَنْسُوْجَةٌ مِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ مَا لَا أُذْنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ وَالْأَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرُبُ ﴿عُرُبًا﴾ مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلُ صَبُوْرٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيْهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

قطوفها کے معنی یہ ہیں کہ لیں گے گچھے انگور کے جس طرح سے چاہیں یعنی خواہ کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے دانية کے معنی قریب ہیں الارائك کے معنی تخت ہیں کہا حسن بصری علیہ السلام نے آیت نضرة وسرورًا کی تفسیر میں کہ تازگی چہرے میں ہوتی ہے اور خوشی دل میں اور کہا مجاہد نے کہ بہشت میں ایک نہر ہے بہت تیز بہنے والی اور کہا مجاہد نے بیچ تفسیر آیت لافیھا غول ولا ھم عنھا غول کے معنی درد پیٹ کے ہیں لایذھب عقولھم کے معنی یہ ہیں کہ ان کی عقلیں دور نہ ہوں گی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کاسا دھاقا کی تفسیر میں کہ دھاقا کے معنی ہیں بھرے ہوئے کواعب کے معنی نوجوان عورتیں جن کے پستان پیدا ہوئے ہوں، رحیق کے معنی کہ آیت رحیق مختوم میں واقع ہوا ہے شراب ہیں تسنیم کے معنی کہ آیت ومزاجه من تسنیم میں واقع ہے ایک چشمہ ہے جو بہشتیوں کے پانی سے اوپر ہے یعنی جو نزدیک والوں کو خالص ملتا ہے اور نیچے والوں کی اس کی ملونی ملتی ہے اور ختامہ کے معنی جو آیت ختامه

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوْحٌ جَنَّةٌ وَّرَخَاءٌ وَّالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُوْدُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ حَمْلًا وَّيُقَالُ أَيْضًا لَّا شَوْكَ لَهٗ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلٰى أَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوْبٌ جَارٍ ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ.

مسلک میں واقع ہے مٹی اس کی ہیں جس سے کہ مہر کی جاتی ہے اور نضاختان کے معنی ہیں دو چشمے جوش مارنے والے اور موضونة کے معنی جو آیت علی سرر موضونة میں واقع ہے بنے ہوئے ہیں اور اسی قبیل سے ہے وضین الناقة یعنی جھول اونٹنی کے اور کوب اس کوزے کو کہتے ہیں جس کے واسطے نہ کان ہوں نہ دستاویز یعنی آنجورہ اور اباریق وہ کوزے ہیں جو گوشدار اور دستہ دار ہوں اور لفظ عربا کی را پر پیش ہے اور یہ لفظ جمع کا ہے اس کا واحد عروب ہے مانند صبورا اور صبر کے اور معنی اس کے عورت ہم عمر خاص اپنے کے اس کو اہل مکہ عربہ کہتے ہیں اور مدینہ والے غنجہ کہتے اور عراق والے شکلہ کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا بیچ تفسیر آیت فروح وریحان کے کہ روح کے معنی بہشت اور فراخی ہیں اور ریحان کے معنی روزی ہیں، منضود کے معنی کیلا ہیں اور مخضود کے معنی ہیں بوجھ دار حمل سے یعنی پھل سے او نیز مخضود اس بیری کو کہتے ہیں جس پر کوئی کانٹا نہ ہو اور کہا مجاہد نے کہ عرب وہ عورتیں ہیں جو اپنے خاوندوں کو بہت پیاری ہوں کہا جاتا ہے کہ مسکوب کے معنی پانی جاری ہیں، فرش مرفوعه کے معنی ہیں بچھونے اونچے بچھے ہوئے بعض بعضوں پر۔

فائدہ: ابو سعید خدری کی روایت میں ہے کہ ان کی بلندی پانچ سو برس کی راہ ہوگی۔

﴿لَغْوًا﴾ بَاطِلًا ﴿تَأْثِيْمًا﴾ كَذِبًا أَفْنَانٌ أَغْصَانٌ ﴿وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾ مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

لغو کے معنی باطل ہیں تاثیما کے معنی جھوٹ ہیں افنان کے معنی ٹہنیاں ہیں وجنا الجنتین دان مایجتبی قریب یعنی میوہ ان باغوں کا جھک رہا ہے یعنی جو نزدیک سے لیا جائے مدھامتان باغ سبز مائل بسیاہی شدت تازگی سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: چونکہ سب آیتیں اور الفاظ بہشت کی صفت میں واقع ہوئے ہیں اس مناسبت کی وجہ سے امام بخاری علیہ السلام نے ان کو یہاں وارد کر کے ان کے معنے بیان کیے۔

۳۰۰۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

۳۰۰۱ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کا اصل مکان صبح وشام اس کے سامنے کیا جاتا ہے یعنی بہشت یا دوزخ سو اگر وہ بہشتی ہے یعنی تقدیر میں تو بہشتیوں سے ہوتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو دوزخیوں سے ہوتا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے اور یہ سب دلیلوں سے واضح تر ہے اوپر مقصود ترجمہ کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہاں تک کہ اٹھائے اس کو اللہ دن قیامت کے۔

۳۰۰۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَآءَ.

۳۰۰۲ ۔ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بہشت میں جھانکا تو میں نے اس کے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس کے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الرقاق میں آئے گی اور غرض اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ میں نے بہشت میں جھانکا اس واسطے کہ یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ بہشت موجود ہے وقت جھانکنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے مقصود ترجمہ کا۔

۳۰۰۳ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ

۳۰۰۳ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا میں نے اپنے آپ کو بہشت کے اندر دیکھا تو یکا یک وہاں ایک عورت ہے کہ ایک محل کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

طرف وضو کرتی ہے تو میں نے کہا کہ یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا محل ہے سو مجھ کو عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت یاد پڑی سو میں پلٹ آیا پیٹھ دے کر یعنی مرد کو اس کی عورت کے پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے اور کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھ کو غیرت آتی یہ بات مجھ سے ممکن نہ تھی۔

فائدہ: اس کی شرح مناقب میں آئے گی اور غرض اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا اور یہ اگرچہ خواب ہے لیکن پیغمبروں کا خواب حق ہوتا ہے اور اس واسطے عمل کیا گیا حکم غیرت عمر کا یہاں تک کہ اس کے محل میں ہونے سے باز رہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بہشتیوں سے ہے اور یہ اس واسطے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خواب اور بیداری میں دیکھتے تھے برابر تھا اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں بہشت میں تھا کہ یکایک میں نے وہاں ایک عورت دیکھی تو میں نے کہا کہ یہ کس کی عورت ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہے۔ (فتح)

٣٠٠٤ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَآءِ ثَلَاثُوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَّا يَرَاهُمُ الْآخَرُوْنَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ سِتُّوْنَ مِيْلًا.

٣٠٠٤۔ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک خیمہ ہے مجوف موتی کا اس کی لمبائی آسمان میں تیس میل ہے اس کے ہر کونے میں ایماندار کی بیبیاں ہوں گی کہ دوسرے ان کو نہ دیکھیں گے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی درازی ساٹھ کوس کی ہوگی۔

٣٠٠٥ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

٣٠٠٥۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تیار کر رکھا ہے نیک بندوں کے لیے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گزرا یعنی بہشت میں نیکوں کے واسطے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ ان کے مانند دنیا میں کوئی چیز نہں جس کو مثال دیجیے اور پڑھو تم اگر چاہو سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا رکھا گیا ہے اور ان کے واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھوں کی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

٣٠٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ آنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ يُّسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا.

٣٠٠٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہو گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گی نہ تھوکیں گے اور نہ سینڈہ ڈالیں اور نہ پائخانے جائیں گے ان کے برتن اس میں سونے کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی سے ہوں گی اور ان کی انگھٹیوں کی خوشبو عود سے ہو گی یعنی اگر سے اور ان کے پسینے کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہو گی ہر ایک مرد کے واسطے ان میں سے دو دو بیبیاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے یعنی ان کی پنڈلیاں مثل بلور کے شفاف ہیں اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے نہ اختلاف ہو گا درمیان ان کے اور نہ بغض اور نہ عداوت ان کے دل ایک دل ہو گا تسبیح کہیں گے اللہ کی صبح اور شام کو۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ نہ تھوکیں گے الخ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ بیمار ہوں گے اور تحقیق شامل ہے یہ حدیث اوپر نفی جمیع صفات نقص کے ان سے اور نسائی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ اہل کتاب سے ایک مرد آیا تو اس نے کہا اے ابا القاسم تو کہتا ہے کہ بہشتی کھائیں گے اور پئیں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں البتہ ہر ایک مرد ان میں سے دیا جائے گا قوت سو آدمی کی بیچ کھانے اور پینے اور اجماع کرنے کے تو اس نے کہا جو کھاتا پیتا ہے اس کو حاجت ہوتی ہے اور بہشت میں ایذا نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی حاجت پسینہ ہو گی کہ ان کے بدنوں سے بہے گا ابن جوزی نے کہا کہ چونکہ بہشتیوں کی غذا نہایت لطیف اور معتدل ہو گی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو گی اس میں ایذا اور نہ فضلہ کہ اس سے کراہت ہو بلکہ پیدا ہو گی ان غذاؤں سے خوشبو پاک اور یہ جو کہا کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے تو ایک روایت میں یہ ہے کہ ادنے بہشتی کا یہ درجہ ہوگا کہ اس کے سر پر دس خادم کھڑے ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے ایک سونے سے اور ایک چاندی سے اور یہ جو کہا کہ ان کی انگھٹیوں میں اگر ہو گا تو کبھی کہا جاتا ہے کہ اگر کی خوشبو تو اسی وقت آتی ہے جبکہ اس کو آگ میں رکھا جائے اور بہشت میں آگ نہیں ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ بغیر آگ کے روشن ہو بلکہ ساتھ قول اللہ کے کن اور سوا اس کے نہیں کہ نام رکھا گیا اس کا انگیٹھی باعتبار اس چیز کے کہ اصل میں تھی اور احتمال ہے کہ روشن ہو ساتھ آگ کے کہ نہ اس میں ضرر ہو اور نہ جلانا یا خوشبو دے بغیر جلانے کے اور مانند اس کے جو ترمذی میں روایت ہے کہ بہشتی مرد البتہ خواہش کرے گا جانور کی تو وہ کرے گا آگے اس کے اس حالت میں کہ بھونا ہوا ہو گا اور اس میں بھی احتمالات مذکور جاری ہیں اور ابن قیم نے حادی الارواح میں کہا کہ بہشت سے باہر بھونا جائے گا یا ساتھ اور اسبابوں کے کہ مقدر کیے گئے ہیں واسطے بھوننے کے اور نہیں متعین ہے آگ اور قریب اس کے ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿هم وازواجهم فی ظلال﴾، ﴿اكلها دائم وظلها﴾ اور حالانکہ اس میں سورج نہیں کہ سایہ کی حاجت ہو اور قرطبی نے کہا کہ کبھی کہا جاتا ہے کیا حاجت ہے بہشتیوں کی طرف کنگھی کے اور حالانکہ وہ بے ریش ہوں اور ان کے بالوں میں میل نہیں پڑے گی اور کیا حاجت ہے ان کو خوشبو کی اور ان کو خود اپنی بو پاک ہو گی مشک سے کہا اس نے اور جواب دیا جاتا ہے بایں طور کہ بہشتیوں کی نعمتیں یعنی کھانے پینے پوشاک خوشبو سے نہیں درد بھوک یا پیاس یا ننگا ہونے یا بدبو کے سبب سے اور اس واسطے اس کے نہیں کہ وہ لذتیں ہیں پے در پے اور نعمتیں ہیں پے در پے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ وہ نعمت دیے جائیں گے اس قسم سے کہ دنیا میں دیے جاتے تھے نووی نے کہا کہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ نعمتیں بہشتیوں کی اوپر ہیئت نعمتوں اہل دنیا کے ہیں مگر وہ چیز کے ان کے درمیان ہے کمی بیشی سے لذت میں اور دلالت کی ہے قرآن اور حدیث نے اس پر کہ بہشتیوں کی نعمتوں کے واسطے انقطاع نہیں یعنی کبھی تمام نہیں ہوں گی اور یہ جو کہا کہ واسطے ہر ایک کے دو بیبیاں ہوں گی تو مراد دنیا کی عورتوں سے ہے پس تحقیق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ادنے بہشتی کو بہتر حوریں ملیں گی سوائے بیبیوں اس کی دنیا سے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو بہتر حوریں اور دو بیبیاں دنیا کی عورتوں سے ملیں گی اور روایت کی یہ حدیث ابو یعلی نے اور ترمذی نے روایت کی ادنے بہشتی کے واسطے اسی ہزار خادم ہو گا اور بہتر حوریں ہوں گی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو دنیا کی عورتیں بھی بہتر ملیں گی اور اس کی سند ضعیف ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص کو پانچ سو حور ملے گی یا چار ہزار کنواری اور آٹھ ہزار شوہر دیدہ اور اس میں ایک راوی ہے اس کا نام معلوم نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بہشتی البتہ جماع کرے گا سو کنواری عورت سے ابن قیم نے کہا کہ نہیں حدیثوں صحیحہ میں زیادتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر دو بیبیوں کے سوا اس چیز کے کہ ابو موسیٰ کی حدیث میں ہے جو کہ ابھی گزری میں کہتا ہوں کہ اخیر حدیث کو ضیاء نے بھی صحیح کہا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ اقل درجہ اس چیز کا ہے کہ واسطے ہر ایک کے ان میں سے ہے دو بیبیاں ہیں اور استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر کہ بہشت میں عورتیں مردوں سے بہت ہوں گی جیسے کہ روایت کی ہے اس سے مسلم نے اور یہ واضح ہے لیکن معارض ہے اس کو وہ حدیث جو کسوف میں پہلے گزر چکی ہے کہ میں نے دوزخ میں اکثر عورتیں دیکھیں اور جواب دیا جاتا ہے ساتھ اس کے کہ ان کی دوزخ میں اکثر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بہشت میں اکثر نہ ہوں لیکن مشکل ہے اس پر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میں نے بہشت میں جھانکا تو میں نے اس کی رہنے والی کمتر عورتیں دیکھیں اور احتمال ہے کہ روایت کیا ہو اس کو راوی نے ساتھ معنی کے یعنی اس نے یہ سمجھا ہو کہ دوزخ میں ان کے اکثر ہونے سے لازم آتا ہے کہ بہشت میں بہت نہ ہوں اور یہ بات لازم نہیں واسطے اس چیز کے کہ میں نے پہلے بیان کی اور احتمال ہے کہ ہو یہ بیچ اول امر کے پہلے نکلنے گنہگاروں کے آگ سے ساتھ شفاعت کے اور یہ جو کہا کہ نظر آتا ہے گودا پنڈلیوں ان کی کا پیچھے گوشت کے سے تو مراد ساتھ اس کے وصف کرنی اس کی ہے ساتھ نہایت صفائی کے اور یہ کہ جو ہڈی کے اندر ہے وہ نہیں چھپا رہے گا ساتھ ہڈی کے اور گوشت کے اور کھال کے اور ترمذی میں ہے کہ دیکھی جائے گی سفیدی ان کی پنڈلیوں کی ستر حلوں کے پیچھے سے یہاں تک کہ اس کا گودا نظر آئے گا اور یہ جو کہا کہ ان کا دل ایک ہوگا تو تفسیر کیا ہے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قول اپنے کے کہ نہ ان کے درمیان حسد ہوگا اور نہ اختلاف یعنی ان کے دل پاک ہوں گے اور اخلاق مذمومہ سے اور یہ جو کہا کہ صبح شام اللہ کی تسبیح کہیں گے تو مراد مقدار صبح و شام کی ہے قرطبی نے کہا کہ یہ تسبیح نہیں ہے تکلیف اور الزام کی اور تحقیق تفسیر کیا ہے اس کو جابر نے اپنی حدیث میں جو مسلم میں ہے کہ ان کو الہام ہوا کرے گا تسبیح اور تکبیر جیسا ان کو سانس الہام ہوتا ہے اور وجہ تشبیہ کی یہ ہے کہ آدمی کو سانس لینے میں کچھ تکلیف نہیں اور اس کو اس سے کچھ چارہ بھی نہیں پس گردانا گیا سانس لینا ان کا تسبیح اور اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے دل روشن ہیں ساتھ معرفت حق سبحانہ کے اور پُر ہیں ساتھ محبت اس کی کے اور جو کسی چیز کو درست رکھے اس کا ذکر اکثر ہوتا ہے اور ایک حدیث ضعیف میں واقع ہوا ہے کہ عرش کے تلے ایک ستارہ ہے لٹکا ہوا سو جب وہ کھولا جاتا ہے تو فجر کی علامت ہوتی ہے اور جب لپیٹا جاتا ہے تو عشاء کی علامت ہوتی ہے۔ (فتح)

۳۰۰۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ

۳۰۰۷ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول گرو جو بہشت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی اور جو ان کے پیچھے ہوں گے ان کی صورت نہایت روشن ستارے کی طرح ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَّا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْصُقُوْنَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُوْدَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ أُرَاهُ تَغْرُبَ.

گی ان کے دل ایک مرد کے دل پر ہوں گے یعنی نہ ان کے درمیان اختلاف ہوگا اور نہ بغض واسطے ہر ایک مرد کے ان میں سے دو بیبیاں ہوں گی کہ ہر ایک کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے صفائی حسن سے تسبیح کہیں گے اللہ کی صبح وشام نہ بیمار ہوں گے اور نہ سینڈہ ڈالیں گے اور نہ تھوکیں گے ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگوٹھیوں کا ایندھن اگر ہوگا یعنی عود اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا اور مجاہد نے کہا کہ ابکار کے معنی اول فجر میں اور عشی ڈھلنا آفتاب کا ہے یہاں تک کہ اس کا غروب ہو جائے۔

٣٠٠٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

٣٠٠٨۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار یا سات لاکھ نہ داخل ہوگا پہلا ان کا یہاں تک کہ داخل ہو گا پچھلا ان کا ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

فائدہ: اس کی شرح رقاق میں آئے گی۔

٣٠٠٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ـ

٣٠٠٩۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کو ایک جبہ ریشمی تحفہ بھیجا اور حضرت ﷺ ریشم کے پہننے سے منع کرتے تھے لوگوں نے اس کی خوبی سے تعجب کیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُهْدِیَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَّكَانَ یَنْهٰی عَنِ الْحَرِیْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا.

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کا رومال اس سے عمدہ اور افضل ہیں۔

۳۰۱۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَجَعَلُوْا یَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهٖ وَلِیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا.

۳۰۱۰ ۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا تو لوگ اس کی عمدگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے افضل ہیں۔

فائدہ: اور غرض اس سے رومال سعد بن معاذ کے ہیں بہشت میں۔

۳۰۱۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.

۳۰۱۱ ۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بہشت میں کوڑا رکھنے کا مقام بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے۔

فائدہ: اس کی شرح جہاد کے اول میں گزر چکی ہے۔

۳۰۱۲ ۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَّسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا

۳۰۱۲ ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بہشت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو برس چلے اس کو تمام نہ کر سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

٣٠١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَّاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ.

۳۰۱۳۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو برس چلے اور پڑا ہو اگر چاہو اور سائے دراز میں اور البتہ بقدر کمان ایک تمہاری کے بہشت میں بہتر ہے اس چیز سے کہ اس پر سورج چڑھے اور غروب ہو یعنی تمام دینا سے۔

٣٠١٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ إِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ لِكُلِّ امْرِءٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَآءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ.

۳۰۱۴۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا اور جو گروہ اس سے پیچھے داخل ہوگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا ان کے دل ایک مرد کے دل کے برابر ہوں گے نہ ان کے درمیان بغض ہوگا اور نہ حسد اور واسطے ہر ایک کے لیے دو دو بیبیاں ہوں گی حور عین سے جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے نظر آتا ہے۔

٣٠١٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ

۳۰۱۵۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا فوت ہوگیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اس کے واسطے دودھ پلانے والی ہے بہشت میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

۳۰۱۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ.

۳۰۱۶۔ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بہشتی لوگ دیکھتے ہیں اونچے محل والوں کو اپنے اوپر سے جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق ان میں زیادتی مراتب کے سبب سے ہے اصحاب نے عرض کیا کہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں کے ہی ہوں گے ان کے سوا کوئی وہاں نہ پہنچ سکے گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ ان مکانوں میں وہ مرد پہنچیں گے جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور سچا جانا پیغمبروں کو۔

فائدہ: یعنی حق سچا جاننے ان کے کا نہیں تو جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کو سچا جانے وہ اس درجے میں پہنچے اور حالانکہ اس طرح نہیں اور احتمال ہے کہ تنکیر رجال کی اشارہ کرتی ہو طرف خاص لوگوں کے جو موصوف ہیں ساتھ صفت مذکور کے اور نہیں لازم آتا یہ کہ ہو ہر شخص کہ صفت کیا جائے ساتھ اس کے اسی طرح واسطے اس احتمال کے کہ ہو واسطے اس شخص کے کہ پہنچا اس درجے کو کوئی صفت اور شاید کہ سکوت فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صفت سے کہ تقاضا کرے واسطے ان کے اس کو اور بھید اس میں یہ ہے کہ کبھی پہنچتا ہے اس درجے کو وہ شخص کہ اس کے واسطے عمل مخصوص ہے اور جس کے واسطے عمل نہیں اس کا پہنچنا صرف اللہ کی رحمت ہو گا اور ابن تین نے کہا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ لوگ پیغمبروں کے درجے کو پہنچیں گے اور احتمال ہے کہ کہا جائے کہ محل مذکور واسطے اس امت کے ہیں اور اپر جو ان سے کم ہیں پس وہ موحد ہیں ان کے غیروں سے یا محل والے وہ لوگ ہیں جو پہلے پہل بہشت میں داخل ہوں گے اور جو ان سے تلے ہوں گے وہ شفاعت کے ساتھ داخل ہوں گے۔(فتح)

بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِيهِ عُبَادَةُ عَنِ

باب ہے بہشت کے دروازوں کی صفت میں ور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے گا وہ بہشت کے دروازوں سے بلایا جائے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس باب میں حدیث عبادہ کی ہے حضرت ﷺ سے۔

فائدہ: مراد ساتھ صفت کے عدد اور تسمیہ ہے یہ اشارہ ہے طرف حدیث عبادہ کے جو احادیث الانبیاء میں آئے گی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اخیر حدیث تک اور اس میں ہے کہ داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ بہشت کے آٹھوں دروازوں سے جس سے چاہے اور تحقیق وارد ہوئی ہے یہ گنتی بہشت کے دروازوں کی کئی حدیثوں میں ایک ان میں سے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی معلق ہے جو باب میں ہے اور ایک حدیث عبادہ کی ہے اور ایک حدیث عمر کی ہے نزدیک احمد اور اصحاب سنن کے اور عتبہ سے ہے نزدیک ترمذی کے اور وارد ہوا ہے بیچ صفت دروازوں بہشت کے کہ بہشت کے دونوں چوکھٹ کے درمیاں چالیس برس کی راہ ہے۔ (فتح)

۳۰۱۷ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّآئِمُوْنَ.

۳۰۱۷ ـ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں یعنی پیاس بجھانے والا نہ داخل ہوں گے اس میں مگر روزہ دار۔

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ ﴿غَسَّاقًا﴾ يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسْقَ وَاحِدٌ غِسْلِيْنٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِيْنٌ فِعْلِيْنٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ.

باب ہے بیان میں دوزخ کے اور یہ کہ اب وہ موجود ہے اور غساق وہ چیز ہے جو دوزخیوں کی پیپ سے بہتی ہے کہا جاتا ہے کہ جاری ہوا آنکھ اس کی اور جاری ہوا اس کا زخم گویا کہ غساق اور غسیق کے ایک معنی ہیں اور غسلین ہر وہ چیز ہے کہ دھو دے تو اس کو جرح اور زخم سے پس نکلے اس سے کچھ چیز پس وہ غسلین ہے فعلین کے وزن پر اور۔

فائدہ: اور بعض کہتے ہیں کہ غساق بدبودار ہے طبری نے روایت کی ہے کہ اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں ڈالا جائے تو دنیا کے رہنے والوں کو بدبودار کردے اور بعض کہتے ہیں کہ غساق پیپ غلیظ ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ اگر اس میں سے ایک قطرہ مغرب میں ڈالا جائے تو البتہ بدبودار کردے مشرق والوں کو۔ (فتح)

وَقَالَ عِكْرِمَةُ ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ

عکرمہ نے کہا کہ حصب جہنم کے معنی لکڑیاں ہیں حبشہ کی زبان میں اور اس کے غیر نے کہا کہ حَاصِبًا کے معنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿حَاصِبًا﴾ الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ ﴿حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ يُرْمٰى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِّنْ حَصْبَآءِ الْحِجَارَةِ.

ہیں ہوا تیز اور حاصب وہ چیز ہے کہ پھینکے اس کو ہوا اور اسی قبیل سے ہے حصب جہنم وہ چیز کہ پھینکی جائے دوزخ میں اور کہا جاتا ہے حَصَبَ فِي الْأَرْضِ یعنی گیا اور حصب مشتق ہے حصباء سے جس کے معنی پتھر ہیں۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غسلین دوزخیوں کی پیپ ہے۔

صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَّدَمٌ ﴿خَبَتْ﴾ طَفِئَتْ ﴿تُوْرُوْنَ﴾ تَسْتَخْرِجُوْنَ أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ.

صدید کے معنی جو آیت ویسقی من ماء صدید میں واقع ہوا ہے پیپ اور خون کے ہیں خبت کے معنی جو آیت کلما خبت میں واقع ہوا ہے بجھ جانے کے ہیں یعنی جب آگ بجھ جائے گی مراد اس آیت کی تفسیر ہے افرءیتم النار التی تورون یعنی تورون کے معنی ہیں نکالتے ہو تم أَوْرَيْتُ کے معنی ہیں روشن کیا میں نے۔

فائدہ: مراد اس سے تفسیر حاصبا کی ہے جو آیت ﴿او یرسل علیکم حاصبا من الریح﴾ میں واقع ہوا ہے اور اسی طرح مراد تفسیر لفظ حصب کی ہے جو آیت حصب جھنم میں واقع ہوا ہے۔

﴿لِلْمُقْوِيْنَ﴾ لِلْمُسَافِرِيْنَ

مقوین کے معنی مسافر لوگ ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ومتاعا للمقوین

وَالْقِيُّ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سَوَاءُ الْجَحِيْمِ وَوَسَطُ الْجَحِيْمِ.

اور قی کے معنی یعنی جس سے مقوین مشتق ہے قفر میں سے یعنی جس زمین کچھ چیز نہ ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ صراط الجحیم کے معنی ہیں سواء الجحیم اور وسط جحیم کے یعنی دوزخ کے بیچ میں۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم یعنی پس جھانکا سو اس کو دوزخ کے بیچ میں دیکھا۔

﴿لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ﴾ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ

یعنی ان کا کھانا گرم پانی سے ملایا جائے گا

فائدہ: مراد تفسیر اس کی ہے ثم ان لھم علیھا لشوبا من حمیم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ﴾ صَوْتٌ شَدِيدٌ وَّصَوْتٌ ضَعِيفٌ ﴿وِرْدًا﴾ عِطَاشًا

یعنی زفیر اور شهيق کے معنی ہیں آواز سخت اور آواز ضعیف وردا کے معنی ہیں پیاسے

فائدہ: مراد اس سے تفسیر اس آیت کی ہے ونسوق المجرمين الى جهنم وردا۔

﴿غَيًّا﴾ خُسْرَانًا

غَيًّا کے معنی ٹوٹا اور نامراد ہیں

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے فسوف يلقون غيا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ایک نالا ہے دوزخ میں بہت گہرا بدمزہ۔

وَّقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿يُسْجَرُوْنَ﴾ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ ﴿وَنُحَاسٌ﴾ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ يُقَالُ ﴿ذُوْقُوْا﴾ بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ.

اور مجاہد نے کہا کہ يسجرون کے معنی ہیں کہ ان کے ساتھ آگ جلائی جائے گی مراد اس آیت کی تفسیر ہے يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس یعنی بھیجے جائیں گے تم پر شعلے آگ کے یعنی ٹکڑے سرخ آگ کے اور نحاس کے مجاہد نے کہا کہ پگھلایا جائے گا تانبا پھر ڈالا جائے گا ان کے سروں پر کہا جاتا ہے کہ ذوقوا کے معنی مباشرت کے اور تجربہ کرو اور نہیں یہ منہ کے چکھنے سے یعنی یہ مطلب نہیں کہ منہ سے آگ کو چکھو بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ مباشرت کرو۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ذوقوا ما كنتم تعملون۔

مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ

مارج کے معنی ہیں خالص آگ۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وخلق الجان من مارج من نار۔

مَرَجَ الْأَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

کہتے ہیں مَرَجَ الْأَمِيْرُ رَعِيَّتَه جب کہ ان کو چھوڑ دے کہ سرکشی کریں ایک دوسرے پر۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فهم في امر مريج۔

﴿مَرِيْجٍ﴾ مُلْتَبِسٍ مَّرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ﴾ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا.

مريج کے معنی مختلط اور ملا ہوا۔ کہا جاتا ہے مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ یعنی مختلط ہوا یعنی آیت مرج البحرين کے معنی ہیں چھوڑے دو دریا کہتے ہیں مَرَجْتَ دَابَّتَكَ جب کہ تو اس کو چھوڑ دے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پیدا کیے گئے جن مارج سے یعنی آگ کی لپیٹ سے جو اس کی طرف میں ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد اس آیت کی تفسیر ہے فهم فی امر مریج مرج البحرین مرجت رایتیك اذ تركتها اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مراد دو دریا سے اس جگہ دریا آسمان اور زمین کا ہے کہ ہر سال ملتے ہیں یعنی آسمان سے مینہ برس کر دریا میں مل جاتا ہے۔

٣٠١٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ حَتَّى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِيْ لِلتُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

٣٠١٨ ـ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ایک سفر میں تھے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے پھر فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ ڈھل پڑا سایہ یعنی ٹیلوں کا پھر فرمایا کہ نماز کو ٹھنڈے وقت پر پڑھا کرو اس واسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے۔

فائدہ: اور غرض اس سے یہی اخیر کا قول آپ کا ہے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے۔

٣٠١٩ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

٣٠١٩ ـ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت پڑھا کرو نماز کو پس تحقیق گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے۔

٣٠٢٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ.

٣٠٢٠ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ شکوہ کیا آگ نے اپنے رب کے پاس پس کہا اس نے کہ اے میرے رب میرا بعض ٹکڑا بعض کو کھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو جو تم پاتے ہو گرمی کی نہایت شدت اور ٹھنڈک کی نہایت شدت (اس کا ہی سبب ہے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اور یہ حدیثیں قوی تر دلیلیں ہیں واسطے جمہور کے اس پر کہ دوزخ اب موجود ہے۔

۳۰۲۱ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمّٰى فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَآءِ زَمْزَمَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ أَوْ قَالَ بِمَآءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ.

۳۰۲۱۔ ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں مکے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو مجھ کو بخار نے پکڑا تو اس نے کہا کہ سرد کر بخار کو اپنے آپ سے ساتھ پانی زمزم کے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اس کو پانی سے یا فرمایا کہ زمزم کے پانی سے۔

۳۰۲۲ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَآءِ.

۳۰۲۲۔ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تپ دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اس کو اپنے آپ سے ساتھ پانی کے۔

۳۰۲۳ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ.

۳۰۲۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اس کو اپنے آپ سے ساتھ پانی کے۔

۳۰۲٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ.

۳۰۲۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار دوزخ کے جوش سے ہے پس سرد کرو اس کو اپنے آپ سے ساتھ پانی کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ان سب حدیثوں کی شرح طب میں آئے گی۔

۳۰۲۵ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا.

۳۰۲۵ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ سے ستر حصے سے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں سو حصوں کا ذکر ہے اور تطبیق یہ ہے کہ مراد مبالغہ ہے کثرت میں نہ عدد خاص یا حکم واسطے زائد کے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آگ دریا کے پانی سے سات بار دھوئی گئی اور اگر دھوئی نہ جاتی تو اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھاتا۔ (فتح)

۳۰۲۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾.

۳۰۲۶ ۔ یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے کہ پکاریں گے دوزخی اے مالک۔

۳۰۲۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَّا أَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا

۳۰۲۷ ۔ ابو وائل سے روایت ہے کہ کسی نے اسامہ کو کہا کہ اگر تو فلانے کے پاس آئے اور اس سے کلام کرے تو بہتر ہو یعنی عثمان سے اس نے کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ میں نہ کلام کروں اس سے مگر کہ تم کو سناؤں میں اس سے پوشیدہ کلام کرتا ہوں یعنی میں تنہا جا کر اس سے کلام کرتا ہوں نہ یہ کہ فتنے کا دروازہ کھولوں نہ ہوں میں وہ شخص کہ پہلے پہل فتنہ کا دروازہ کھولے اور نہیں کہتا میں واسطے اس مرد کے کہ مجھ پر سردار ہو کہ وہ لوگوں میں بہتر ہے بعد اس چیز کے کہ میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُجَآءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَش

حضرت ﷺ سے سنی لوگوں نے کہا کہ تو نے حضرت ﷺ سے کیا چیز سنی اس نے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ لایا جائے گا ایک مرد قیامت کے دن سو ڈالا جائے گا دوزخ میں تو اس کے پیٹ سے انتڑیاں نکل پڑیں گی سو ان کے ساتھ گھومتا پھرے گا جیسے کہ گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے تو جمع ہوں گے اس کے پاس دوزخی لوگ سو کہیں گے اے فلانے تجھ کو کیا ہوا کیا تو نیک باتیں بتلاتا نہ تھا اور بد کاموں سے نہ روکتا تھا تو وہ کہے گا کہ کیوں نہیں میں لوگوں کو نیک کام بتلاتا تھا اور خود اس کو نہ کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فتن میں آئے گی۔

بَابُ صِفَةِ إِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ

باب ہے بیان میں صفت شیطان کی اور فوج اس کی

فائدہ: شیطان ایک شخص ہے روحانی پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور وہ سب جنوں اور شیطانوں کا باپ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب شیطان فرشتوں کے ساتھ تھا تو اس کا نام عزازیل تھا پھر اس کے بعد اس کا نام ابلیس ہوا اور یہ جو کہا کہ فوج اس کی تو اشارہ ہے طرف حدیث ابوموسیٰ کے کہ جب ابلیس صبح کرتا ہے تو اس کی فوج دنیا میں پھیل جاتی ہے پس کہتا ہے کہ جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے میں اس کو تاج پہناؤں گا اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ شیطان کا تخت پانی پر ہے سو وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے یعنی عالم میں فساد کرنے کو سو وہ لوگوں کو بہکاتے ہیں سو جو بڑا فتنہ فساد ڈالے وہ اس سے مرتبے میں قریب تر ہوتا ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ شیطان فرشتوں سے تھا پھر مردود ہونے کے بعد مسخ ہوا یا بالکل ان میں سے نہ تھا اس میں دو قول ہیں مشہور کما سیاتی بیانهما۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿يُقْذَفُوْنَ﴾ يُرْمَوْنَ

اور کہا مجاہد نے کہ یُقْذَفُوْنَ کے معنی ہیں پھینکے جاتے ہیں۔

فائدہ: مراد اس سے اس آیت کی تفسیر ہے ویقذفون من کل جانب دحورا الایة۔

﴿دُحُوْرًا﴾ مَطْرُوْدِيْنَ ﴿وَاصِبٌ﴾ دَآئِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿مَدْحُوْرًا﴾

دحور کے معنی چلائی گئی واصب دائم یعنی واصب کے معنی ہیں ہمیشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مدحورا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَطْرُوْدًا. کے معنی ہیں چلایا گیا اور دھتکارا گیا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فتلقی فی جنھم ملوما مدحورا۔

وَ يُقَالُ ﴿مَرِيْدًا﴾ مُتَمَرِّدًا مَرِيْدًا معنی ہیں سرکش

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وان یدعون الا شیطان مریدا۔

بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ بَتَّكَهُ کے معنی چیرا اس کو

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولیبتکن اذان الانعام یعنی چیریں کان جانوروں کے۔

﴿وَاسْتَفْزِزْ﴾ اسْتَخِفَّ ﴿بِخَيْلِكَ﴾ الْفُرْسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَّصَحْبٍ وَّتَاجِرٍ وَّتَجْرٍ ﴿لَأَحْتَنِكَنَّ﴾ لَأَسْتَأْصِلَنَّ.

وَاسْتَفْزِزْ کے معنی ہیں ہلکا جان اور خیل کے معنی سوار ہیں یعنی پیادہ مثل صاحب اور صحب کے اور تاجر اور تجر کے لَأَحْتَنِكَنَّ کے معنی ہیں کہ البتہ میں اس کی اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے لاحتنکن ذریته الا قلیلا۔

﴿قَرِيْنٌ﴾ شَيْطَانٌ قَرِيْنٌ کے معنی ہیں شیطان

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے قال قائل منھم انی کان لی قرین۔

۳۰۲۸ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِيْ فِيْمَا فِيْهِ شِفَائِيْ أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ

۳۰۲۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ پر جادو ہوا خیال بندی کا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے خیال میں آتا تھا کہ آپ ﷺ کچھ کام کرتے ہیں اور نہیں کرتے تھے یعنی ناکردہ کام کو آپ ﷺ جانتے تھے کہ میں کر چکا یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک روز اپنی صحت کی اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو نے جانا کہ اللہ نے مجھ کو حکم کیا جس میں کہ میری شفا ہے یعنی میری دعا قبول ہوئی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس سو ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرت ﷺ کو تو اس نے جواب میں کہا کہ اس پر جادو کا اثر ہے اس نے کہا کہ کس نے اس کو جادو کیا دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِيْنَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّهُ رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللّٰهُ وَخَشِيْتُ أَنْ يُّثِيْرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ.

ہے اس نے کہا کہ کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہارے کے بالی کے غلاف میں اس نے کہا کہ یہ کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا کہ وادی ذروان کے کنویں میں تو حضرت ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے پھر پلٹ آئے سو جب حضرت ﷺ پھرے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس کنویں کے چوہارے کے درخت جیسے کہ شیطانوں کے سر ہیں میں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے اس جادو کو نکال دیا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اپر مجھ کو اللہ نے شفا دی اور میں ڈرا کہ اس سے لوگوں میں فتنہ انگیزی ہو پھر وہ کنواں دبا دیا گیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح طب میں آئے گی اور وجہ وارد کرنے اس کی اس جگہ اس جہت سے ہے کہ جادو سوائے اس کے نہیں کہ تمام ہوتا ہے ساتھ مدد لینے کے شیطانوں سے اوپر اس کے۔ (فتح)

٣٠٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَّكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

٣٠٢٩ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے سو جائے تو شیطان اس کے سر کی پچھلی طرف تین گرہیں لگا دیتا ہے مارتا ہے ہر گرہ پر یہ منتر پڑھتا ہے یعنی اس کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سورہ سو اگر وہ جاگ کر اللہ کو یاد کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں پس صبح کو اٹھتا ہے چست اور پاک نفس خوشدل نہیں تو صبح کرتا ہے ناپاک اور سست۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح رات کی نماز میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۳۰ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَّامَ لَيْلَهٗ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِيْ أُذُنِهٖ.

۳۰۳۰ ۔عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا پاس حضرت ﷺ کے ایک مرد جو تمام رات سوتا رہا یہاں تک کہ صبح کی حضرت ﷺ نے فرمایا یہ مرد ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا۔

فائدہ: اس کی شرح بھی صلوۃ اللیل میں گزر چکی ہے۔

۳۰۳۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتٰى أَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَّمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ.

۳۰۳۱ ۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بے شک جب کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا پھر دونوں کو لڑکا ملے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

فائدہ: اس کی شرح نکاح میں آئے گی۔

۳۰۳۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوِ الشَّيْطَانِ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ.

۳۰۳۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سب نکل آئے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سب ڈوب جائے اور نہ قصد کیا کرو اپنی نماز کا سورج نکلتے اور نہ ڈوبتے اس واسطے کہ وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس کی شرح بھی نماز میں گزر چکی ہے اور شیطان کے سینگ اس کے سر کے دونوں طرفین ہیں کہتے ہیں کہ وہ سورج کے طلوع کے مقابل کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب نکلتا ہے تو اس کے سر کے دونوں طرفوں کے درمیان نکلتا ہے تا کہ اس کے واسطے سجدہ واقع ہو جبکہ آفتاب پرست اس کے واسطے سجدہ کرتے ہیں اور اسی طرح نزدیک ڈوبنے اس کے اور بنا بر اس کے پس قول آپ ﷺ کا کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے یعنی بہ نسبت اس شخص کے کہ دیکھتا ہے آفتاب کو نزدیک نکلنے اس کے پس اگر شیطان کو مشاہدہ کرے تو البتہ دیکھے اس کو قائم نزدیک اس کے اور تحقیق استدلال کیا ہے ساتھ اس کے اس شخص نے جس نے رد کیا ہے اہل ہیئت پر جو قائل ہیں کہ سورج چوتھے آسمان میں ہے اور شیطان منع کیے گئے ہیں آسمان میں داخل ہونے سے اور نہیں حجت ہے بیچ اس کے واسطے اس چیز کے کہ ذکر کی ہم نے اور حق یہ ہے کہ آفتاب چوتھے فلک میں ہے اور ساتوں آسمان نزدیک اہل شرع کے غیر افلاک کے ہیں یعنی آسمان اور ہیں اور افلاک اور ہیں بخلاف اہل ہیئت کے کہ ان کے نزدیک دونوں ایک چیز ہیں۔ (فتح)

۳۰۲۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

۳۰۲۳ ـ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی چیز کسی کے آگے گزرے اور وہ نماز پڑھتا ہے تو چاہیے کہ اس کو روکے پھر اگر نہ مانے تو چاہیے کہ اس کو روکے پھر اگر نہ مانے تو چاہیے کہ اس سے لڑے پس تحقیق وہ شیطان ہے۔

وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا مجھ کو صدقہ عید الفطر کی چوکیداری پر وکیل کیا سو میرے پاس ایک آنے والا آیا اور دونوں ہاتھ بھر بھر کر اناج لینے لگا تو میں نے اس کو پکڑا اور کہا کہ تجھ کو حضرت ﷺ پاس پکڑے لیے چلتا ہوں پھر ذکر کی ساری حدیث تو اس نے کہا کہ جب تو بستر پر سونے کے واسطے ٹھکانہ پکڑا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللہ کی طرف سے ہمیشہ تجھ پر ایک نگہبان رہے گا اور صبح تک تیرے پاس شیطان نہ آئے گا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ تجھ سے سچ بولا اور وہ بڑا جھوٹا ہے یہ شیطان ہے ہر چند وہ بڑا جھوٹا ہے لیکن اس بات میں تجھ سے سچ بولا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ.

٣٠٢٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ.

۳۰۲۴۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم میں سے کسی کے پاس تو کہتا ہے کہ کس نے ایسا پیدا کیا کس نے ویسا بنایا یہاں تک کہ کہتا ہے کہ کس نے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہاں تک اس کو پہنچائے تو اس کو چاہیے کہ اللہ سے پناہ مانگے اور باز رہے۔

فائدہ: یعنی موافقت کرنے سے ساتھ شیطان کے بیچ اس کے بلکہ پناہ پکڑے طرف اللہ کی بیچ دفع کرنے اس کے اور جان لے کہ ارادہ کرتا ہے شیطان فاسد کرنے دین اس کے کا اور عقل اس کے کا ساتھ اس وسوسے کے پس لائق ہے کہ کوشش کرے بیچ دفع کرنے اس کی کے ساتھ مشغول ہونے کے ساتھ غیر اس کے کے اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ رہیں گے لوگ آپس میں سوال کرتے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ خلق کو اللہ نے پیدا کیا پس اللہ کو کس نے پیدا کیا سو جب کسی کو ایسا فاسد خیال آئے تو چاہیے کہ کہے میں اللہ پر ایمان لایا پس اس سے معلوم ہوا کہ آپس میں غور کرنا ہر سائل کو منع ہے آدمی ہو یا غیر اور جب یہ وسوسہ دل میں آئے تو اللہ سے پناہ مانگے خواہ شیطان وسوسہ ڈالے یا کوئی آدمی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سوال کیا مجھ سے اس کا دو شخصوں نے اور گویا کہ جب اس کا سوال وہی ہے تو جواب کا مستحق نہیں یا باز رہنا ہے اس سے نظیر ہے امر کے ساتھ باز رہنے کے غور کرنے سے صفات اور ذات میں اور مازری نے کہا کہ وسوسے دو قسم کے ہیں پس جو وسوسہ کہ ٹھہرتا نہیں اور شبہے سے پیدا نہیں ہوتا وہ ہے جو دفع ہوتا ہے ساتھ اعراض کے اس سے اور اسی معنی پر محمول ہے یہ حدیث اور اسی پر منطبق ہوتا ہے اسم وسوسے کا اور اپر جو وسوسے کہ شبہے سے پیدا ہوتے ہیں پس وہ دفع نہیں ہوتے ہیں مگر ساتھ نظر اور استدلال کے اور طیبی نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پناہ مانگنے کا حکم کیا ہے اور فکر اور حجت پکڑنے کا ذکر نہیں کیا ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ علم ساتھ بے پرواہ ہونے اللہ عزوجل کے موجد سے امر ضروری ہے یعنی بدیہی ہے مناظرے کو قبول نہیں کرتا اور نیز اس واسطے کہ اس میں زیادہ غور کرنے سے حیرت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جس کا یہ حال ہو پس نہیں ہے کوئی علاج واسطے اس کے مگر پناہ پکڑنی طرف اللہ کے اور چنگل مارنا ساتھ اس کے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اس کے کہ لایعنی باتوں کا سوال کرنا مذموم ہے اور اس میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں سے اس واسطے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ﷺ نے آئندہ کی خبر دی اور موافق اس کے واقع ہوا۔ (فتح)

۳۰۳۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَّوْلَى التَّيْمِيِّيْنَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ.

۳۰۳۵ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں۔

فائدہ: اس کی شرح روزے میں گزر چکی ہے۔

۳۰۳۶ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَآءَنَا ﴿قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا أَنْسَانِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ﴾ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ.

۳۰۳۶ ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان سے کہا کہ ہمارے پاس ہمارا کھانا لاؤ بولا وہ کیا دیکھا تو نے جب ہم نے جگہ پکڑی اس پتھر کے پاس سو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھولایا مجھ کو مگر شیطان نے کہ اس کا مذکور کروں اور نہ پائی موسیٰ علیہ السلام نے تکلیف یہاں تک کہ آگے بڑھے اس مکان سے جس کا اس کو اللہ نے حکم کیا تھا۔

۳۰۳۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

۳۰۳۷ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف سو فرمایا کہ خبردار ہو کہ فتنہ فساد ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہے جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہیں وہاں بڑے بڑے فساد ہوں گے یاجوج ماجوج اسی طرف سے نکلیں گے یعنی عراق کے ملک میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۳۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ أَوْ قَالَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَأَطْفِءْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَأَوْكِ سِقَائَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَخَمِّرْ إِنَائَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا.

۳۰۳۸ ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہو اول شب تو بند رکھو تم اپنے لڑکوں کو یعنی گھر کے نکلنے سے اور پھرنے کوچوں کے سے اس لیے کہ جن پھیلتے ہیں اس وقت پھر جب رات ایک ساعت گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو یعنی جائز ہے چھوڑنا ان کا اور بند کر اپنے دروازے کو اور یاد کر نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے اس کے یعنی اس واسطے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو اور بجھا اپنے چراغ کو اور یاد کر نام اللہ کا اور بند کر اپنی مشک کو اور یاد کر نام اللہ کا اور ڈھانک اپنے برتن کو اور یاد کر نام اللہ کا اگرچہ تو برتن کے چوڑاؤ پر کوئی چیز رکھے۔

فائدہ: ابن جوزی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ خوف کیا گیا ہے لڑکوں میں اس ساعت میں اس واسطے کے گندگی اکثر اوقات ان کے ساتھ موجود ہوتی ہے اور جس ذکر کے ساتھ ان سے حفاظت کیے جاتے ہیں وہ مقصود ہے لڑکوں سے اور جن وقت پھیلنے اپنے کے لٹکتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ ممکن ہے ان کو لٹکنا ساتھ اس کے پس اس واسطے خوف کیا گیا ہے لڑکوں پر اس وقت میں اور حکمت بیچ پھیلنے ان کے اس وقت یہ ہے کہ رات میں ان کو حرکت کرنے کی زیادہ قدرت ہے دن سے اس واسطے کہ اندھیرا زیادہ ترجیح کرنے والا ہے واسطے قوے شیطانیہ کے غیر اس کے سے اور اسی طرح ہر کالی چیز اور باقی شرح اس کی کتاب الادب میں آئے گی۔ (فتح)

۳۰۳۹ ۔ حَدَّثَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى

۳۰۳۹ ۔ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف بیٹھے تھے سو میں ایک رات آپ کی زیارت کرنے کو آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کی پھر میں کھڑی ہوئی اور پلٹی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے تا کہ مجھ کو پہنچا دیں اور ان کے رہنے کی جگہ اسامہ بن زید کے گھر میں تھی سو راہ میں دو انصاری مرد ملے سو جب انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو جلد چلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی نہ کرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت صفیہ بنت حیی ہے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّىْ خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِىْ قُلُوْبِكُمَا سُوْءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا.

انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ یا حضرت ﷺ آپ کی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے تو فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں اس طرح پھرتا ہے جیسے خون اور میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے۔

فائدہ: یہ حدیث اعتکاف میں گزر چکی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے شیطان کو قوت دی ہے ایسی کہ انسان کے اندر پہنچ جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیث بطور استعارہ کے وارد ہوئی یعنی پہنچتا ہے وسوسہ اس کا بیچ مسام بدن کے مانند جاری ہونے خون کے بدن میں۔ (فتح)

۳۰۴۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهٗ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّىْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوْا لَهٗ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِىْ جُنُوْنٌ.

۳۰۴۰۔ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا اور دو مرد آپس میں لڑتے تھے تو ان میں سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور گردن کی رگیں پھول گئیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر کہے اعوذ باللہ من الشیطان یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان سے تو اس نے کہا کہ کیا میں دیوانہ ہوں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ادب میں آئے گی۔

۳۰۴۱ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا

۳۰۴۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے کہ الہٰی بچا رکھ مجھ کو شیطان سے اور بچا شیطان سے میری اولاد کو سو اگر میاں بیوی کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتَى أَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

اس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اس کو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر قابو پائے گا۔

٣٠٤٢ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ.

٣٠٤٢ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سو فرمایا کہ شیطان میرے سامنے ہوا سو اس نے مجھ پر سختی کی میری نماز توڑ دینے کو سو اللہ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا پس ذکر کی تمام حدیث۔

فائدہ: یہ حدیث اسی اسناد کے ساتھ نماز میں گزر چکی ہے اور اس کا تمام یہ ہے سو میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کی ستونوں میں سے کسی ستون سے باندھ دوں اور باقی فائدے اس کے احادیث الانبیاء میں آئیں گے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے باندھنا اس شخص کا جس کے بھاگ جانے کا خوف ہو ان لوگوں میں جن کے قتل میں حق ہے اور یہ کہ مباح ہے عمل قلیل نماز میں اور یہ کہ خطاب بیچ اس کے جبکہ ہو ساتھ معنی طلب کے اللہ سے نہیں گنا جاتا کلام پس نہ توڑے گا نماز کو اور اس حدیث کے بعض طریقوں میں ہے کہ فرمایا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (فتح)

٣٠٤٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى لَا يَدْرِيَ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا

٣٠٤٣ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا ہوا پھر جب تکبیر تمام ہو چکتی ہے تو مڑ آتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے پس کہتا ہے کہ یاد کر فلانی چیز کو اور فلانی چیز کو یہاں تک کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی تین رکعت یا چار رکعت سو جب نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو دو سجدے سہو کے کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلّٰی أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح سہو کے سجدے میں گزر چکی ہے۔

۳۰۴۴ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ.

۳۰۴۴ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی کی پہلو میں شیطان اپنی دو انگلی سے چوکتا ہے وقت پیدا ہونے کے سوا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے کہ ان کو چوکنے لگا سو نہ چوک سکا سو جھلی میں چوکا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح احادیث الانبیاء میں آئے گی۔

۳۰۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَقُلْتُ مَنْ هَا هُنَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۴۵ ۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام میں گیا تو شامیوں نے کہا کہ ابوالدرداء آیا ہے تو ابوالدرداء نے کہا کہ کیا تم میں وہ شخص ہے کہ پناہ دی ہے اس کو اللہ نے شیطان سے اپنی نبی کی زبان پر یعنی عمار کو۔

فائدہ: پوری یہ حدیث مناقب میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ اللہ نے اس کو شیطان سے پناہ دی پس تحقیق وہ مشعر ہے ساتھ اس کے کہ عمار کو اس سبب سے اپنے غیر پر فضیلت ہے اور مقتضی اس کا یہ ہے کہ شیطان کو تسلط ہوتا ہے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ شیطان سے نہ پناہ دے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا.

سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے مغیرہ کی زبانی بیان کیا کہ کیا جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر (شیطان سے) پناہ دی اس سے مراد عمار ہیں۔

قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ فرشے بادل میں اتر کر (آپس میں یہ) بات چیت کرتے ہیں اس کام کی کہ زمین میں ہوتا ہے یعنی حال میں یا استقبال میں تو شیطان وہاں جا کر ایک بات سن آتے ہیں پھر اس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ الْغَمَامُ بِالْأَمْرِ يَكُوْنُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِيْنُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِيْ أُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ فَيَزِيْدُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ.

کاہنوں یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہیں ان کے کان میں ڈال دیتے ہیں جیسے کہ ڈالا جاتا ہے پانی شیشہ میں برتن سے یعنی چپکی ان کی کانوں میں کہہ دیتے ہیں تو وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ اور زیادہ کرتے ہیں۔

٣٠٤٦ ـ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ.

٣٠٤٦ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمائی شیطان کے اثر سے ہے سو جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو چاہیے کہ اس کو روکے جتنا کہ اس سے ہو سکے اس واسطے کہ جب کوئی ہا کہے تو شیطان ہنستا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح ادب میں آئے گی۔

٣٠٤٧ ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَاحَ إِبْلِيْسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِيْ أَبِيْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ.

٣٠٤٧ ـ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو مشرکوں کو شکست ہوئی تو شیطان نے پکارا کہ اے اللہ کے بندو بچو اپنے پچھلوں سے یعنی دھوکا دیا کہ تمہارے پیچھے کافر ہیں ان سے بچو اور لڑو اور حالانکہ ان کے پچھلے میں مسلمان تھے یعنی تا کہ مسلمان آپس میں لڑیں تو پہلے لوگ پیچھے پلٹے تو پہلے اور پچھلوں نے آپس میں مقابلہ کیا تو حذیفہ نے نظر کی تو ناگہاں اس نے اپنے باپ یمان کو دیکھا کہ مسلمان اس کو مار ڈالتے ہیں تو اس نے کہا کہ اللہ کے بندوں یہ میرا باپ ہے سو قسم ہے اللہ کی وہ باز نہ آئے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا سو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تم کو بخشے عروہ نے کہا کہ پس ہمیشہ رہا حذیفہ میں اس سے بقیہ نیکی کا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملے۔

فائدہ: یعنی اپنے باپ کے قاتل کے واسطے ہمیشہ استغفار کرتے رہے یا اس واقعہ سے غمناک رہے اور اس حدیث کی شرح معازی میں آئے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۴۸ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ.

۳۰۴۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے پوچھا ادھر ادھر دیکھنے مرد کے سے نماز میں یعنی اس کا کیا حکم ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اچک لیتا ہے کہ اچک لیتا ہے اس کو شیطان ایک تمہاری کے نماز سے۔

فائدہ: اس کی شرح نماز میں گزر چکی ہے۔

۳۰۴۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

۳۰۴۹۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہ ٹھیک اور اچھی خواب اللہ کی طرف سے ہے اور پریشان شیطان کی طرف سے ہے سو جب کوئی پریشان خواب دیکھے جس سے ڈرے تو چاہیے کہ اپنے بائیں تھوکے اور پناہ مانگے اللہ کی اس کی بدی سے پس تحقیق وہ اس کو ضرر نہ کرے گی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تعبیر میں آئے گی۔

۳۰۵۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

۳۰۵۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو یعنی لا الہ الا اللہ ...... قدیر تک پڑھے یعنی ایک دن میں سو بار تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں اس کے واسطے لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹائی جائیں گی اور اس دن شام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

تک اس کو شیطان سے پناہ رہے گی اور اس سے بہتر کوئی نہیں مگر جس نے کہ اس سے زیادہ پڑھا۔

فائدہ: اس کی شرح دعوات میں آئے گی۔

۳۰۵۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَآءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ

۳۰۵۱ - سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ فاروق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی عورتیں یعنی آپ کی بیبیاں چلا چلا کر باتیں کر رہی تھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خرچ چاہتی تھیں سو جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت مانگی تو جلد اٹھ کھڑے ہوئیں پردے میں ہونے کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش رکھے یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا سبب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ان عورتوں سے تعجب آیا کہ میرے پاس تھیں سو جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی پردے میں ہو گئیں تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت آپ لائق تر تھے کہ آپ سے ڈریں پھر عمر فاروق نے کہا کہ اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضرت سے نہیں ڈرتیں عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تم سے ڈرتی ہیں تم بہت کڑے مزاج کے اور سخت ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے جس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہیں ملتا تجھ سے شیطان کسی راہ میں چلتا ہوا ہرگز مگر یہ کہ چل کھڑا ہوتا ہے اس راہ میں جو تیرے راہ کی سوا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مناقب میں آئے گی۔

۳۰۵۲ ۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ.

۳۰۵۲ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگ کر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے۔

فائدہ: ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوتا ہے واسطے ہر سونے والے کے اور احتمال ہے کہ یہ مخصوص ہے ساتھ اس شخص کے کہ نہ پناہ پکڑے ساتھ کسی ذکر کے واسطے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کہ پس اس میں ہے کہ وہ اس کے واسطے شیطان سے پناہ ہوتی ہے اور اسی طرح آیت الکرسی اور پہلے اس میں گزر چکا ہے کہ شیطان تیرے نزدیک نہ آئے گا اور احتمال ہے کہ ہو مراد ساتھ نفی قرب کے اس جگہ یہ کہ وہ نہیں قریب ہوتا اس مکان سے کہ اس میں وسوسہ ڈالے یعنی دل کے پس ہوگا رات رہنا اس کا اوپر ناک کے تا کہ پہنچے اس سے طرف دل کے جبکہ جاگے سو جو ناک جھاڑے تو تحقیق منع کیا ہے اس نے اس کو پہنچنے سے طرف اس چیز کے کہ قصد کرتا ہے وسوسے سے پس اس وقت حدیث شامل ہے واسطے ہر جاگنے والے کے پھر ناک میں پانی لینا وضو کی سنتوں سے ہے اتفاقا واسطے ہر شخص کے کہ جاگے یا پہلے سے جاگتا ہو اور کہا ہے ایک گروہ نے ساتھ واجب ہونے اس کے کے غسل میں اور ایک گروہ نے ساتھ واجب ہونے اس کے وضو میں بھی اور کیا ادا ہوتی ہے سنت ساتھ مجرد ناک میں پانی لینے کے بغیر ناک جھاڑنے کے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس کی سوا تمام نہیں ہوتی۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

باب ہے بیان میں ذکر جنوں کے اور ثواب ان کے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِقَوْلِهٖ ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ آيَاتِيْ - إِلَى قَوْلِهٖ - عَمَّا يَعْمَلُوْنَ﴾ .

اورعذاب ان کے واسطے دلیل اس آیت کی کہ اے گروہ جنوں اور آدمیوں کے کیا تم کو نہیں پہنچی تھی رسول تمہارے اندر کے پڑھتے تم پر میری آیتیں۔

فائدہ: اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ اس ترجمہ کے طرف اثبات وجود جنوں کے اور طرف اس کے کہ وہ مکلف ہیں اپر ان کے وجود کا ثابت کرنا پس تحقیق نقل کیا ہے امام الحرمین نے شامل میں بہت فلاسفہ اور زندیقوں سے کہ وہ بالکل جنوں کے وجود سے منکر ہیں اور جو لوگ کہ کفار کے فرقوں سے ان کے منکر ہیں ان سے کچھ تعجب نہیں بلکہ تعجب تو ان لوگوں سے ہے جو مسلمان ہو کر جنوں کے وجود سے انکار کرتے ہیں باوجود نصوص قرآن اور اخبار متواترہ کے اور نہیں عقل کے قضیہ میں وہ چیز کہ قدح کرے ان کے ثابت کرنے میں یعنی ان کے وجود کا ثابت کرنا عقل سے مخالف نہیں اور بہت ان میں سے ثابت کرتے ہیں وجود ان کے کو اور نفی کرتے ہیں ان کی اب اور بعض ان کے وجود کو ثابت کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ ان کو آدمیوں پر قابو نہیں اور عبدالجبار معتزلی نے کہا کہ دلیل ان کی اثبات پر سمع ہے سوائے عقل کے اس واسطے کہ نہیں ہے کوئی طریق طرف ثابت کرنے غائب کے اور ان کی صفت میں بھی اختلاف ہے بعض معتزلہ کہتے ہیں کہ جن اجسام رقیق اور بسیط میں اور یہ ہمارے نزدیک منع نہیں اگر ثابت ہو ساتھ اس کے سمع اور ابو یعلی بن فراء نے کہا کہ جن اجسام مؤلفہ اور اشخاص ممثلہ میں جائز ہے کہ رقیق ہوں اور جائز ہے کہ کثیف ہوں برخلاف معتزلہ کے وہ کہتے ہیں کہ وہ اجسام رقیق ہیں اور ہم ان کو اس واسطے نہیں دیکھ سکتے کہ وہ رقیق ہیں اور یہ قول ان کا مردود ہے اس واسطے کہ رقیق ہونا دیکھنے سے مانع نہیں اور جائز ہے کہ بعض اجسام کثیفہ بھی ہم سے پوشیدہ ہوں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ جو کہے کہ میں جنوں کو دیکھتا ہوں تو ہم اس کی گواہی کو باطل کر دیں گے مگر یہ کہ پیغمبر ہو اور یہ قول شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا محمول ہے اس شخص پر جو دعوی کرے کہ وہ ان کو اپنی اصلی صورت پر دیکھتا ہے جس پر وہ پیدا ہوئے اور اپر جو دعوی کرے کہ وہ دیکھتا ہے کسی چیز کو ان میں سے بعد اس کے کہ صورت پکڑی کسی حیوان کی تو یہ اس کی عدالت میں قادح نہیں اور تحقیق وارد ہو چکی ہیں حدیثیں ساتھ اس کے کہ وہ کئی طرح سے اپنی صورت بدل سکتے ہیں اور اہل کلام کو اس میں اختلاف ہے سو بعض کہتے ہیں کہ وہ فقط تخیل ہے اور کوئی اپنی اصلی صورت سے نقل نہیں کرتا اور بعض کہتے ہیں کہ نقل کرتے ہیں لیکن نہ اس وجہ سے کہ ان کو اس بات کی قدرت ہے بلکہ ساتھ ایک قسم فعل کے کہ جب اس کو کرتے ہیں تو ان کی شکل بدل جاتی ہے مانند سحر کے اور اس طرح منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی اپنی اصلی صورت بدل نہیں سکتا اور جب ان کا جو ثابت ہوا تو اب ان کے اصل میں اختلاف ہے سو بعض کہتے ہیں کہ وہ شیطان کی اولاد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ شیاطین شیطان کی اولاد ہیں اور جو ان کے سواء ہیں وہ ان کی اولاد نہیں اور حدیث ابن عباس کی جو سورۂ جن کی تفسیر میں آئے گی وہ قوی کرتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کو کہ جن سب ایک قسم ہیں ایک اصل سے اور ان کے قسم مختلف ہیں جو ان میں سے کافر ہے اس کا نام شیطان ہے نہیں تو جن ہے اور اوپر ہونا ان کا مکلّف پس کہا ابن عبدالبر نے کہ جن جماعت کے نزدیک مکلّف ہیں یعنی احکام شرع کے ان پر بھی واجب ہیں کہا عبدالجبار نے کہ نہیں جانتے ہم اختلاف درمیان اہل نظر کے بیچ اس کے مگر جو بعض حشویہ سے محکی ہے کہ وہ مضطر ہیں طرف افعال اپنے کے اور نہیں وہ مکلّف اور دلیل واسطے جماعت کے وہ چیز ہے جو قرآن میں ہے ذم شیاطین سے اور بچنے سے ان کی بدی سے اور جو چیز کہ تیار کی گئی ہے واسطے ان کے عذاب سے اور یہ خصلتیں نہیں ہوتی ہیں مگر واسطے اس شخص کے کہ مخالفت کرے امر کی اور مرتکب ہونے کا باوجود قادر ہونے اس کے کے اس پر کہ نہ کرے اور آیتیں اور حدیثیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں بہت ہیں اور جب ثابت ہوا کہ وہ مکلّف ہیں تو اب اس میں اختلاف ہے کہ کیا ان میں سے کوئی پیغمبر بھی ہوا ہے یا نہیں پس طبری نے ضحاک بن مزاحم سے روایت کی ہے کہ ان میں بھی رسول پیدا ہوئے ہیں اس واسطے کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ جنوں اور انسانوں سے رسول ہیں جو ان کی طرف بھیجے گئے ہیں اور جمہور نے جواب دیا ہے کہ معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ رسول انسانوں کے رسول ہیں اللہ کی طرف سے طرف ان کے اور جنوں کے رسولوں کو اللہ نے زمین میں پھیلایا ہے پس وہ آدمیوں کے رازوں کا کلام سن کر اپنی قوم کو پہنچاتے ہیں اور ابن حزم نے کہا کہ ان میں بھی پیغمبر ہوئے ہیں اور کہا اس نے کہ نہیں بھیجا گیا طرف جنوں کے کوئی رسول آدمیوں سے مگر ہمارے حضرت ﷺ عام ہونے پیغمبری ان کی کے طرف جنوں اور انسانوں کے ساتھ اتفاق کے ابن تیمیہ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اس پر علماء سلف نے اصحاب اور تابعین اور ائمہ مسلمین سے میں کہتا ہوں کہ ایک حدیث میں اس کی تصریح آ چکی ہے کہ ہر پیغمبر اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں جن اور انسان دونوں کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا گیا ہوں اور جب ثابت ہوا کہ وہ مکلّف ہیں تو وہ مکلّف ہیں ساتھ توحید کے اور ارکان اسلام کے اور اس کے اور فروع میں اختلاف ہے واسطے اس چیز کے کہ ثابت ہو چکی ہے نہی روث اور ہڈی سے اور یہ کہ وہ جنوں کا توشہ اور کھانا ہیں پس دلالت کی اس نے کہ جنوں کو لید کا کھانا جائز ہے اور یہ آدمیوں پر حرام ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ کیا وہ کھاتے پیتے نکاح کرتے ہیں یا نہیں سو بعض کہتے ہیں کہ ہاں اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں پھر اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ کھانا پینا ان کا سونگھنا اور ہوا لینا ہے نہ چبانا اور نہ نگلنا اور یہ مردود ہے ساتھ اس حدیث کے حضرت ﷺ بیٹھے تھے کہ ایک مرد کھاتا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں کہی تھی پھر آخر میں بسم اللہ کہی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ شیطان ہمیشہ اس کے ساتھ کھاتا پیتا رہا پھر جب اس نے بسم اللہ کہی تو شیطان نے قے کر ڈالی اور ایک روایت میں ہے کہ جن تین قسم ہیں ایک قسم تو وہ ہے کہ جن کے پر ہیں جو ہوا میں اڑتے ہیں اور قسم سانپ اور بچھو ہیں اور ایک قسم ہیں کہ اترتے ہیں اور سفر کرتے ہیں اور یزید تابعی سے روایت ہے کہ کوئی گھر والے نہیں مگر کہ ان کے گھر کی چھت میں جن رہتے ہیں اور جب گھر والے کھانا کھاتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتے ہیں اور جو کہتا ہے کہ جن آپس میں نکاح کرتے ہیں اس کی دلیل یہ آیت ہے ﴿لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان﴾ اور جو اس کا منکر ہے وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ جن آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور آگ میں خشکی اور خفت ہے جو اولاد پیدا ہونے کو منع کرتی ہے اور جواب یہ ہے کہ ان کی اصل آگ سے ہے جیسے کہ اصل آدمی کی مٹی سے ہے اور جس طرح کہ آدمی درحقیقت مٹی نہیں اسی طرح جن بھی درحقیقت آگ نہیں اور ساتھ اس کے دفع ہوگا اعتراض اس کا جو کہتا ہے کہ آگ آگ کو کس طرح جلا سکتی ہے اور یہ جو امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ ثواب ان کا اور عذاب ان کا تو جو لوگ ان کے واسطے تکلیف ثابت کرتے ہیں وہ نہیں مختلف ہیں اس میں کہ وہ عذاب کیے جاتے ہیں گناہوں پر اور اس میں اختلاف ہے کہ کیا ان کو ثواب بھی ملتا ہے پس ابو الزناد سے موقوف روایت ہے کہ جب بہشتی بہشت میں داخل ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں تو کہے گا اللہ واسطے ایماندار جنوں کے اور تمام مخلوقات کے یعنی جو آدمیوں کے سوا ہیں کہ ہو جاؤ مٹی پس اس وقت کافر کہے گا کہ کاش کہ میں مٹی ہوتا اور ابو حنیفہ سے اس طرح مروی ہے اور جمہور کہتے ہیں کہ وہ ثواب دیے جاتے ہیں بندگی پر اور یہی قول ہے تینوں اماموں اور اوزاعی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم کا پھر اختلاف ہے کہ کیا آدمیوں کے داخل ہونے کی جگہ میں داخل ہوں گے اس میں چار قول ایک یہ کہ ہاں اور یہ قول اکثر کا ہے دوم یہ کہ بعض جنت میں داخل ہوں گے اور یہ منقول ہے ایک جماعت اور مالک سے سوم یہ کہ وہ اصحاب اعراف ہیں چہارم توقف ہے جواب سے بیچ اس کے اور ابن لیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے واسطے اس میں ثواب ہے پس پایا ہم نے مصداق اس کا قرآن میں ﴿ولکل درجات مما عملوا﴾ میں کہتا ہوں اور اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے طرف اس کے ساتھ وارد کرنے اس آیت کے ﴿یا معشر الجن الم یاتکم رسل منکم﴾ پس تحقیق قول اللہ تعالیٰ کا متصل ہے اس آیت کے جو بعد اس کے ہے اور نیز استدلال کیا ہے ساتھ اس آیت کے ابن حکم نے اور استدلال کیا ہے واسطے اس کے ابن وہب نے ساتھ اس آیت کے ﴿اُولئك الذین حق علیهم القول فی امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس﴾ اور مغیث تابعی سے روایت ہے کہ کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ وہ دوزخ کی آواز سنتی ہے مگر جن اور آدمی اور مالک سے روایت ہے کہ جنوں کے واسطے ثواب ہے اور ان پر عذاب ہے اور استدلال کیا ہے اس نے اس پر ساتھ اس آیت کے ﴿ولمن خاف مقام ربه جنتان﴾ پھر فرمایا کہ ﴿فبای الاء ربکما تکذبان﴾ اور یہ خطاب ہے واسطے آدمیوں اور جنوں کے پس ثابت ہوا کہ جنوں میں ایماندار بھی ہیں اور ایماندار کی شان یہ ہے کہ اپنے رب کے مقام سے ڈرے تو ثابت ہوا مطلوب۔ (فتح)

﴿بَخْسًا﴾ نَقْصًا — بخسا کے معنی نقص ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿فمن یومن بربه فلا یخاف بخسا ولا رهقا﴾ فراء نے کہا کہ بخس کے معنی نقص ہیں اور رہق کے معنی ظلم ہیں اور مفہوم آیت کا یہ ہے کہ جو کافر ہو پس وہ ڈرتا ہے پس دلالت کی اس نے اوپر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہونے تکلیف ان کی کے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿وَجَعَلُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا﴾ قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُنَّ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ ﴿وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ﴾ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ ﴿جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ﴾ عِنْدَ الْحِسَابِ.

اور کہا مجاہد نے کہ ٹھہرایا ہے انہوں نے اللہ میں اور جنوں میں ناتا کفار قریش نے کہا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جنوں کو معلوم ہے کہ وہ البتہ حاضر کیے گئے ہیں نزدیک حساب کے۔

فائدہ: اور یہ کلام اخیر بھی متعلق ہے ساتھ ترجمہ کے۔

۳۰۵۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ إِنِّيْ أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۵۳ ۔ عبداللہ سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں اور جنگل کو دوست رکھتا ہے یعنی تو تنہا جنگل میں بکریوں کو چرایا کرتا ہے سو جب تو اپنی بکریوں کو اور جنگل میں ہوا کرے اور نماز کی اذان کہا کرے تو اذان کے ساتھ اپنی آواز بلند کیا کر یعنی خوب زور سے اذان کہا کر پس تحقیق شان یہ ہے کہ یہاں تک کہ مؤذن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنے گا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت میں گواہی دے گا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اذان میں گزر چکی اور غرض اس کی اس جگہ یہ ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے قیامت کے دن جن جمع کیے جائیں گے۔

بَابُ قَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ ﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ إِلٰى قَوْلِهِ أُولٰئِكَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ﴾ ﴿مَصْرِفًا﴾ مَعْدِلًا.

باب ہے اس آیت کے بیان میں جبکہ متوجہ کیا ہم نے طرف تیری ایک گروہ جنوں کا ضلال مبین تک ان کی تعیین اور ان کے شہر کی تعیین آئندہ آئے گی مصرفا معدلا یعنی مصرفا کے معنی ہیں جگہ پھرنے کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولم یجدوا عنہا مصرفا۔

﴿صَرَفْنَا﴾ أَیْ وَجَّهْنَا. — صرفنا کے معنی ہیں متوجہ کرنے کے ہیں

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی اور لائق ساتھ اس کے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو نماز کے بیان میں گزر چکی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ کی طرف گئے اور جنوں نے آپ کی قرأت سنی۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ﴾ — باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بکھیرے اس میں ہر قسم کے جانور

فائدہ: شاید یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ فرشتوں اور جنوں کی پیدائش حیوان پر مقدم ہے یا یہ کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش پر سب چیز کی پیدائش مقدم ہے اور دابہ لغت میں ہر ملنے والی چیز کو کہتے ہیں اور عرف میں چوپائے کو کہتے ہیں اور مسلم میں ہے کہ چوپایوں کی پیدائش بدھ کے دن تھی اور یہ دلالت کرتی ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہے۔(فتح)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِيْ وَالْأَسَاوِدُ. — اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ثعبان نر سانپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سانپ کئی قسم ہیں جان اور افاعی اور اساود۔

فائدہ: میں کہتا ہوں کہ یہ قول ابوعبیدہ کا ہے بیچ تفسیر اس آیت کی کانها جان اور آیت حیة تسعٰی میں تو یہ اس بنا پر ہے کہ وہ ایک چیز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عصا اول حال میں جان تھا اور وہ چھوٹا سانپ ہے پھر ہوا ثعبان پس اس وقت ڈالا موسیٰ علیہ السلام نے عصا اور بعض کہتے ہیں کہ مختلف ہوئی وصف اس کی ساتھ مختلف ہونے حالات اس کے کے پس تھا مانند حیہ کے دوڑنے میں اور مانند جان کی اپنی حرکت میں اور مانند ثعبان کے نگل لینے میں اور افاعی وہ سانپ ہے اور نر کو افعوان کہتے ہیں اور اس کی کنیت ابو یحییٰ ہے اس واسطے کہ وہ ہزار برس جیتا ہے اور وہ آدمی پر کود پڑتا ہے اور افعی کی صفت یہ ہے کہ اگر اس کی آنکھ پھوڑی جائے تو پھر درست ہو جاتی ہے اور اسود اس سانپ کو کہتے ہیں جس میں سیاہی ہو اور وہ سب سانپوں میں خبیث تر ہے۔(فتح)

﴿آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا﴾ فِيْ مِلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ يُقَالُ ﴿صَآفَّاتٍ﴾ بُسُطٌ أَجْنِحَتَهُنَّ ﴿يَقْبِضْنَ﴾ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ. — مراد اس آیت کی تفسیر ہے ﴿مَا مِنْ دَآبَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا﴾ یعنی نہیں کوئی جانور مگر کہ اللہ اس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے ہے یعنی اس کے ملک اور قدرت میں ہے اور صافات کے معنی ہیں فراخ کرنے والے پر اپنے یعنی کھولنے والے یعنی یقبضن کے معنی ہیں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے پر مارتے ہیں بند کرتے ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے اولم یروا الی الطیر فوقھم صافات ویقبضن۔

۳۰۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي اَبُوْ لُبَابَةَ اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُوْنُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَّابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي اَبُوْ لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ.

۳۰۵۴ - ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تم مار ڈالو سانپوں کو مار ڈالو دو لکیروں والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں عبداللہ نے کہا سو جس حالت میں کہ میں ایک سانپ پر حملہ کرتا تھا تا کہ اس کو مار ڈالوں ابولبابہ نے مجھ کو پکارا کہ اس کو مت مار تو میں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم کیا ہے تو ابولبابہ نے کہا منع فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اس کے ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں اور وہ جن ہین جو ہمیشہ لوگوں کے گھروں میں رہتے ہیں۔

فائدہ: ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب گھروں کا یہی حکم ہے اور مالک سے روایت ہے کہ یہ حکم مدینے کے گھروں کے ساتھ خاص ہے اور بعض کہتے ہیں کہ شہروں کے گھروں کے ساتھ خاص ہے اور ہر قول پر پس قتل کیا جائے جنگلوں اور میدانوں میں بغیر انذار کے اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ عوامر سانپ ہے جو چلتے وقت اپنے بدن کو نہیں لپیٹتا اور ایک روایت میں ہے کہ ان گھروں میں عوامر رہتے ہیں سو جب تم کسی کو ان میں سے دیکھو تو تین بار یا تین دن اس کو اطلاع کرو کہ اگر تو ہمارے پاس ٹھہر گیا یا ہم پر ظاہر ہوگا تو تجھ کو تنگی پہنچے گی اور اس حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہی ہے قتل کرنے سانپوں کی جو گھروں میں رہتے ہیں مگر بعد ڈرانے کے مگر یہ کہ ہو دم بریدہ یا دو لکیر والا پس جائز ہے قتل کرنا اس کا بغیر انذار کے۔ (فتح)

بَابُ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ.

باب ہے اس بیان میں کہ مسلمانوں کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پھرے چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر۔

فائدہ: اکثر روایتوں میں جہاں باب نہیں اور یہی لائق اس واسطے کہ نہیں ہے حدیثوں میں وہ چیز کہ متعلق ہو ساتھ بکریوں کے مگر حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی۔

۳۰۵۵ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَّكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ.

۳۰۵۵ ـ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمانوں کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پھرے گا چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کے مقام پر اپنا دین لے کر بھاگے گا فساد کے سبب سے۔

۳۰۵۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ.

۳۰۵۶ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں جو اونٹ والے ہیں اور بھلے مانسی اور خوش تن داری بکری والوں میں ہے۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے تو یہ اشارہ ہے طرف شدت کفر مجوس کے اس واسطے کہ فارسیوں کی سلطنت مدینے سے مشرق کی طرف تھی اور تھے وہ نہایت قوت میں اور تکبر میں یہاں تک کہ ان کے بادشاہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پھاڑ ڈالا اور اسی طرح بدستور رہے فتنے مشرق کی طرف سے کما سیاتی بیانہ فی الفتن اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوائے اس کے نہیں کہ خاص کیے گئے بکریوں والے ساتھ اس کے اس واسطے کہ وہ اکثر اوقات کم ہوتے ہیں اونٹ والوں سے وسعت اور کثرت میں اور یہ دونوں سبب فخر اور تکبر کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اہل غنم سے یمن والے ہیں کہ اکثر ان کے مویشی ان کی بکریاں ہیں بخلاف ربیعہ اور مضر کے کہ وہ اونٹ والے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بکریوں میں برکت ہے اور خطابی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ مذمت کی حضرت ﷺ نے ان کے واسطے اعراض کرنے ان کی کے ساتھ معالجے اس چیز کے کہ وہ بیچ اس کے ہیں اپنے دین کے کاموں سے اور یہ پہنچاتا ہے طرف سختی دل کے۔ (فتح)

٣٠٥٧ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيْمَانُ يَمَانٍ هَا هُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

٣٠٥٧ ۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا سو فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اس جگہ یعنی ادھر ہے خبردار ہو! البتہ اکڑ پن اور دلوں کی سختی ان لوگوں میں ہے جو چلایا کرتے ہیں اونٹوں کے دموں کی جڑ کے پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں یعنی اس کے سر کی لوں طرفین قوم ربیعہ اور مضر ہیں۔

فائدہ: اس میں تعقب ہے اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ مراد ساتھ یمن کے انصار ہیں اس واسطے کہ اصل ان کی اہل یمن میں سے ہے اس واسطے کہ بیچ اشارہ کرنے آپ کے طرف یمن کے وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے کہ مراد ساتھ اس کے اہل اس کے ہیں جو اس وقت موجود ہیں نہ وہ لوگ جن کی اصل وہاں سے ہے اور سبب ثنا کا اہل یمن پر جلدی کرنا ان کا ہے طرف ایمان کے اور قبول کرنا ان کا اس کو اور پہلے گزر چکا ہے قبول کرنا ان کا بشارت کو جبکہ نہ قبول کیا اس کو بنی تمیم نے۔ (فتح)

٣٠٥٨ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَّإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا -

٣٠٥٨ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کا فضل کرم مانگو اس واسطے کہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب تم گدھے کے ہنہنانے کی آواز سنو تو اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کہ بے شک اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهٗ رَأٰى شَيْطَانًا.

فائدہ: مرغ کو رات کے وقت کی معرفت میں ایسی خصوصیت ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو نہیں اس واسطے کہ وہ اپنی آواز کو بانٹتا ہی نہیں قریب ہے کہ اس میں خطا کرے برابر ہے کہ رات دراز ہو یا کم اور یہ جو کہا کہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے تو عیاض نے کہا کہ شاید سبب اس میں امید ہے اس کی کہ فرشتے اس کی دعا پر امین کہیں اور اس کے اخلاص کی گواہی دیں اور پکڑا جاتا ہے اس سے استحباب دعاء کا وقت حاضر ہونے نیکوکاروں کے واسطے تبرک کے ساتھ ان کے اور ایک روایت میں ہے کہ مرغ کو برا نہ کہو کہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے یعنی طلوع فجر کے وقت بانگ دیتا ہے نہ یہ کہ حقیقتاً لوگوں کو کہتا ہے کہ نماز کا وقت ہوا اور اس سے پکڑا جاتا ہے کہ جس چیز سے خیر حاصل ہو اس چیز کو برا کہنا لائق نہیں اور نہ اہانت کرنا اور یہ جو فرمایا کہ شیطان سے پناہ مانگو تو یہ واسطے خوف بدی شیطان کے ہے اور بدی وسوسہ اس کے کی پس پناہ پکڑے طرف اللہ کے بیچ دفع کرنے اس کے کی اور داؤدی نے کہا کہ مرغ سے پانچ خصلتیں سیکھی جاتیں ہیں خوش آوازی اور قیام سحر میں اور غیرت اور سخاوت اور کثرت جماع کی۔ (فتح)

٣٠٥٩ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ وَّلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ.

٣٠٥٩ ـ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اول شب ہو تو تم بند رکھو اپنے لڑکوں کو اس واسطے کہ اس میں جن پھیلتے ہیں پھر جب رات سے ایک ساعت گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور بند کرو اپنے دروازوں کو اور نام لو اللہ کا اس واسطے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازہ بند کیا ہوا۔

٣٠٦٠ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

٣٠٦٠ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون سی صورت ہو گئی اور بیشک چوہے کے سوائے کوئی میرے خیال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِيْ مِرَارًا فَقُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ.

میں نہیں آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہ پیئے اور جب بکریوں کا دودھ رکھا جائے تو پی جائے یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے اور اس واسطے فرمایا کہ وہ لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اس واسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی تو اس نے کہا کہ تو نے حضرت ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے کہا ہاں سو کعب نے مجھ کو کئی بار یہ بات کہی تو میں نے کہا کہ کیا میں توریت پڑھتا ہوں کہ تو قبول نہیں کرتا۔

فائدہ: یہ استفہام انکاری ہے یعنی میں اہل کتاب سے نہیں لیتا اس سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ سے کچھ نہ سیکھتے تھے اور یہ کہ جو ایسا صحابی ہو اگر وہ کسی امر کی خبر دے کہ اس میں رائے اور اجتہاد کو دخل نہ ہو تو اس حدیث کے واسطے رفع کا حکم ہوتا ہے اور کعب نے جو ابو ہریرہ کے جواب میں سکوت کیا تو اس میں دلالت ہے او پر ورع اس کی کے اور شاید ان کو ابن مسعود کی حدیث نہیں پہنچی کہا اس نے اور حضرت ﷺ کے پاس بندر او سور کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ جو قومیں مسخ ہو گئیں تھی ان کی نسل باقی نہیں رہی اور بندر اور سور اس سے پہلے تھے اور اسی پر محمول ہو گی حدیث باب کی کہ میں چوہا گمان کرتا ہوں اور شاید پہلے گمان کیا ہو گا پھر بتلایا کہ وہ نہیں۔ (فتح)

۳۰۶۱ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

۳۰۶۱ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا نے نام رکھا گرگٹ کا فویسق یعنی چھوٹا سا فاسق اور میں نے آپ سے نہیں سنا کہ اس کے مار ڈالنے کا حکم کیا ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ حضرت ﷺ نے اس کے مار ڈالنے کا حکم کیا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو خبر دی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو زمین کے تمام جانور اس کو بجھاتے تھے مگر گرگٹ اس کو پھونکتا تھا تو حضرت ﷺ نے اس کے مارنے کا حکم کیا اور جو صحیح میں ہے وہ اصح تر ہے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٠٦٢ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ.

۳۰۶۲۔ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حکم کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مار ڈالنے گرگٹ کے۔

٣٠٦٣ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَا أُسَامَةَ.

۳۰۶۳۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مار ڈالو دولکیر والے سانپ کو کہ وہ آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے اور حمل کو گرا دیتا ہے۔

٣٠٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ.

۳۰۶۴۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ مار ڈالنے دم بریدہ سانپ کے اور فرمایا کہ وہ آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے اور حمل کو گرا دیتا ہے۔

٣٠٦٥ ـ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُوْنُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهٰى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَّهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوْا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوْا فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذٰلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْهُ.

۳۰۶۵۔ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ تھے ابن عمر مار ڈالتے سانپوں کو پھر ان کے مارنے سے منع کیا کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی سو اس میں سانپ کی کھال پائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو کہ وہ کہاں ہے تو لوگوں نے دیکھا سو فرمایا کہ اس کو مار ڈالو سو میں اس کو اس حدیث کے واسطے مار ڈالا کرتا تھا پھر میں ابولبابہ سے ملا تو اس نے مجھ کو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مارو سانپوں کو مگر ہر دم بریدہ اور دولکیر والے کو اس واسطے کہ وہ حمل کو گرا دیتا ہے اور آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے سو اس کو مار ڈالو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٠٦٦ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

۳۰۶۶ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تھے وہ قتل کرتے سانپوں کو پھر حدیث بیان کی ان سے ابولبابہ نے کہ منع فرمایا ہے حضرت ﷺ نے مار ڈالنے سانپوں گھروں کے سے تو ابن عمر ان کے مارنے سے باز رہے۔

بَابُ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ.

باب ہے کہ پانچ جانور موذی اور بد ذات ہیں مار ڈالے جائیں حرم میں

٣٠٦٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۳۰۶۷ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پانچ موذی اور بد ذات جانور ہیں مار ڈالے جائیں حرم میں چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور کتا کاٹنے والا۔

٣٠٦٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ.

۳۰۶۸ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ہیں جو ان کو احرام کی حالت میں مار ڈالے اس پر گناہ نہیں بچھو اور چوہا اور کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل۔

٣٠٦٩ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيْفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ

۳۰۶۹ ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ڈھانکو برتنوں کو اور منہ باندھو مشکوں کا اور بند کرو دروازوں کو اور بند کرو اپنے لڑکوں کو نزدیک شام کے اس لیے کہ جنوں کے واسطے پھیلنا اور اچک لینا ہے اور بجھا دو چراغوں کو وقت سونے کے اس واسطے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَّأَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَبِيْبٌ عَنْ عَطَآءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِيْنِ.

تحقیق چوہا اکثر بعض وقت کھینچ لے جاتا ہے بتی کو پس جلا دیتا ہے گھر کے لوگوں کو۔

فائدہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہ چھوڑو آگ کو اپنے گھروں میں وقت سونے کے نووی نے کہا کہ یہ عام ہے داخل ہوتی ہے اس میں آگ چراغ وغیرہ کی اور اپر قندیل لٹکتی ہوئی پس اگر اس کے سبب سے جلنے کا خوف ہو تو وہ بھی اس حکم میں داخل ہے اور اگر امن حاصل ہو جیسا کہ غالب ہے تو نہیں ہے کوئی ڈر ساتھ اس کے واسطے منتفی ہونے علت کے اور قرطبی نے کہا کہ سب امر اس باب کے باب ارشاد سے ہیں طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ استحباب کے واسطے ہوں خاص کر اس کے حق میں جو اس کو امتثال امر کی نیت سے کرے اور ابن عربی نے کہا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ امر ساتھ بند کرنے دروازوں کے عام ہے سب وقتوں میں اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ وہ مقید ہے ساتھ رات کے اس واسطے کہ دن غالب محل جاگنے کا ہے برخلاف رات کے اور اصل ان تمام میں رجوع کرتا ہے طرف شیطان کے پس تحقیق وہی ہے کہ ہانکتا ہے چوہے کو طرف جلانے گھر کے۔ (فتح)

۳۰۷۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِّنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً وَّتَابَعَهُ أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيْرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَّأَبُوْ مُعَاوِيَةَ

۳۰۷۰ ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے تو سورۂ والمرسلات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور البتہ ہم اس کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ سے سیکھتے تھے تو ناگہاں ایک سانپ اپنے بل سے نکلا تو ہم نے اس پر حملہ کیا تا کہ اس کو مار ڈالیں تو وہ اپنی بل میں گھس گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اس کی شر سے بچے اور دوسری روایت میں ہے کہ البتہ ہم نے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے لیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر تھی یعنی پہلے اس سے کہ خشک ہو زبان آپ کی اس کی تلاوت سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

فائدہ: اس حدیث سے جواز قتل کرنا سانپ کا ہے حرم مکہ میں اور جواز قتل کرنا اس کا اس کے بل میں ہے اور یہ جو کہا کہ وہ تمہاری بدی سے بچ گیا تو مراد بدی سے مار ڈالنا اس کا ہے اور وہ بدی ہے بہ نسبت اس کے اگرچہ خیر ہے بہ نسبت ان کے۔ (فتح)

۳۰۷۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۰۷۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوئی دوزخ میں ایک عورت بلی کے مقدمے میں کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی۔

فائدہ: ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کو بلی کے سبب سے عذاب ہوا کہ اس نے اس کو باندھ کر بھوک سے مار ڈالا اور احتمال ہے کہ عورت کافرہ ہو پس حقیقتاً اس کو آگ کے ساتھ عذاب ہوا ہوا اور نووی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی اور صرف اس گناہ کے سبب سے اس کو آگ میں عذاب ہوا اور اس میں جواز رکھنا بلی کا ہے اور باندھ رکھنا اس کا جبکہ اس کو کھلائے پلائے اور اس میں وجوب نفقہ حیوان کا ہے اپنے مالک پر۔ (فتح)

۳۰۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَآءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ

۳۰۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پیغمبر یعنی موسیٰ علیہ السلام ایک درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا تو انہوں نے اپنے اسباب کے نکالنے کا حکم کیا سو وہ درخت کے تلے سے نکالا گیا پھر انہوں نے حکم کیا تو چیونٹیوں کا مکان جلایا دیا گیا سو اللہ تعالیٰ نے اس پیغمبر کی طرف وحی کی کہ تو نے ایک چیونٹی کو کیوں نہ جلایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً.

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور کو آگ سے جلا دینا درست ہے لیکن ہماری شرع میں جانور کو آگ سے جلانا درست نہیں اور عیاض نے کہا کہ اس حدیث میں دلالت ہے اوپر جائز ہونے قتل ہر موذی کے اور کہا جاتا ہے کہ اس قصے کے واسطے ایک سبب ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک پیغمبر ایک گاؤں پر گزرا جس کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کے سبب سے ہلاک کر ڈالا تھا تو اس پیغمبر نے متعجب ہو کر کہا کہ الٰہی ان میں لڑکے اور چوپائے اور بے گناہ بھی تھے پھر وہ ایک درخت کے تلے اترا تو اس کے ساتھ یہ معاملہ واقع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو خبردار کر دیا کہ جنس موذی کی قتل کی جائے اگرچہ نہ ایذا دے اور قتل کیا جائے اولاد اس کی اگرچہ نہ پہنچے ایذا کو اور یہی ظاہر ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کہتا تھا اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ حیوان حقیقۃ اللہ کی تسبیح کہتا ہے اور ممکن ہے کہ مجاز پر محمول ہو ساتھ اس کے کہ ہو سبب واسطے تسبیح کے اور چیونٹی اعظم ہے سب جانوروں سے رزق کے حیلے میں اور اس کے عجیب امر سے ایک یہ بات ہے کہ جب وہ کچھ چیز پاتی ہے تو باقیوں کو خبر کر دیتی ہے اگرچہ تھوڑی ہو اور گرمی کے موسم میں جاڑے کا خرچ جمع کر لیتی ہے اور جب اس کے سڑ جانے کا خوف ہو تو اس کو نکال کر زمین کے منہ پر ڈال دیتی ہے۔ (فتح)

بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِيْ إِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَآءً وَّفِي الْأُخْرٰى شِفَآءً.

باب ہے کہ جب تمہارے پانی میں مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اس کو ڈبو دے اس واسطے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور ایک میں شفا ہے۔

٣٠٧٣ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِيْ إِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَآءً وَّالْأُخْرٰى شِفَآءً.

۳۰۷۳ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی میں مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اس کو ڈبو دے پھر اس کو نکال ڈالے اس واسطے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور ایک میں شفا ہے۔

٣٠٧٤ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ

۳۰۷۴ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغفرت ہوگئی ایک حرام کار عورت کی کہ ایک کتے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ.

گزری قریب تھا کہ اس کو پیاس مار ڈالے تو اس نے اپنا موزہ اتارا پھر اس کو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کر اس کو پلایا تو اس کے گناہ معاف ہو گئے اس کام کے سبب سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

۳۰۷۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَا هُنَا أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ.

۳۰۷۵ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے اس گھر میں جس گھر میں کتا اور جاندار کی تصویر ہو۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب اللباس میں آئے گی۔

۳۰۷۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

۳۰۷۶ ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مار ڈالنے کتوں کے۔

فائدہ: اس کی شرح شکار میں آئے گی۔

۳۰۷۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَّحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَّنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ.

۳۰۷۷ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کتا رکھے گا ہر روز اس کے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جائیں گے لیکن کھیت اور گائے بیل رکھانے کے لیے کتا رکھنا درست ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۷۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِيْ زُهَيْرٍ الشَّنَئِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَّقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ.

۳۰۷۸۔ سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو کتا رکھے کہ نہ کھیت بچائے نہ بھیڑ بکری رکھائے تو ہر روز اس کے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جائیں گے۔

❁......❁......❁

18717

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ أَحَادِيْثِ الْأَنْبِيَآءِ کتاب ہے بیان میں احوال پیغمبروں کے

فائدہ: یعنی اس باب میں ان حدیثوں کا ذکر ہے جو پیغمبروں کے حالات میں وارد ہوئی ہیں اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ گنتی پیغمبروں کی ایک لاکھ اور چوبیس ہزار ہے تین سو تیرہ ان میں سے رسول ہیں صحیح کہا ہے اس کو ابن حبان نے اور نبی مشتق ہے نبوت سے اور اس کے معنی بلندی کے ہیں اور نبوت ایک نعمت ہے کہ احسان کرتا ہے ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اور نہیں پہنچتا کوئی ساتھ علم اس کے اور کشف اس کے اور نہیں مستحق ہوتا اس کو ساتھ استعداد ولایت اس کی کے اور اس کے حقیقی معنی شرعا وہ شخص ہے کہ حاصل ہو واسطے اس کے نبوت اور نہیں راجع ہے وہ طرف جسم نبی کے اور نہ طرف کسی عرض کے اس کے اعراض سے اور نہ طرف علم اس کے کے کہ میں نبی ہوں بلکہ مرجع طرف اعلام اللہ تعالیٰ کے ہے واسطے اس کے ساتھ اس کے کہ میں نے تجھ کو نبی کیا یا میں نے تجھ کو نبی گردانا بنابر اس کے پس نہ باطل ہوگی نبوت ساتھ مرنے کے جیسے کہ نہیں باطل ہوتی ساتھ سونے اور غفلت کے۔ (فتح)

بَابُ خَلْقِ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهٖ

باب ہے بیان میں پیدائش آدم علیہ السلام کے اور اولاد اس کی کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے کہ میں پیدا کرنے والا ہوں زمین میں ایک نائب۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے جو حدیثیں اس باب میں بیان کی ہیں ان کے سوا اور بھی کئی حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں ایک ان میں سے یہ حدیث ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو مٹی سے پھر کیا اس کو گارا پھر اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جب گارا بودار ہوا تو اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی پھر اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جب ہوئی کھنکھناتی مٹی مانند ٹھیکری کے تو شیطان اس پر گزرا تو کہنے لگا البتہ تو ایک بڑے کام کے لیے پیدا ہوا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی روح پھونکی اور پہلے پہلے جان اس کی آنکھ اور ناک میں جاری ہوئی تو چھینکا تو اور کہا الحمد للہ تو اللہ تعالیٰ نے کہا یرحمك ربك اور ایک یہ حدیث ہے کہ بیشک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹی سے کہ قبض کیا اس کو تمام زمین پس پیدا ہوئے آدمی اوپر قدر زمین کے روایت کیا ہے ان دونوں حدیثوں کو ترمذی وغیرہ نے اور صحیح کہا ہے ان کو ابن حبان نے اور ایک روایت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو چھوڑا اس کو جب تک کہ چاہا سو شیطان اس کے گرد گھومنے لگا سو اس نے اس کو خالی پیٹ دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ اپنے آپ کو روک نہ سکے گا۔ (فتح)

وَقَوْلِ اللّٰهِ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں زمین میں پیدا کرنے والا ہوں ایک نائب۔

فائدہ: مراد خلیفہ سے آدم علیہ السلام ہے اور زمین سے مکہ مراد ہے۔

﴿صَلْصَالٍ﴾ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ

صَلْصَالٍ کے معنی ہیں گارا ملایا گیا ہے ساتھ ریت کے پس آواز کرتا ہے یعنی ساتھ ہاتھ مارنے کے جیسے کہ آواز کرتی ہے ٹھیکری۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وخلق الانسان من صلصال کالفخار۔

وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ يَعْنِيْ كَبَبْتُهٗ ﴿فَمَرَّتْ بِهٖ﴾ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ.

اور بعض کہتے ہیں کہ صلصال کے معنی بودار ہیں مراد ان یہ ہے کہ اصل صلصال کا صل ہے ساتھ معنی بودار کے جیسے کہ کہتے ہیں کہ صرصر سے ہے یعنی آواز کیا دروازے نے وقت بند کرنے کے کبکبہ ہے اصل میں۔ فَمَرَّتْ بِهٖ کے معنی ہیں کہ بدستور رہا ساتھ اس کے حمل پس تمام کی اس نے مدت حمل کی۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فلما تغشاها حملت حملا خفيفا فمرت به۔

﴿أَنْ لَّا تَسْجُدَ﴾ أَنْ تَسْجُدَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ.

أَنْ لَّا تَسْجُدَ کے معنی ہیں یہ کہ سجدہ کرے تو یعنی اس میں کلمہ لا زائدہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ کے معنی ہیں کہ مگر کہ اس پر نگہبان ہے یعنی لَمَّا ساتھ معنی الا کے ہے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان کل نفس لما علیها حافظ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فِيْ كَبَدٍ﴾ فِيْ شِدَّةِ خَلْقٍ

فِيْ كَبَدٍ کے معنی ہیں شدت میں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے خلقنا الانسان فی کبد۔

وَّرِيَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَّهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ

ریشا کے معنی ہیں مال یعنی یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غیر نے کہا کہ ریاش اور ریش کے ایک معنی ہیں اور وہ چیز وہ ہے کہ ظاہر ہو لباس سے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوء تکم وریشا۔

﴿مَا تُمْنُوْنَ﴾ النُّطْفَةُ فِيْ أَرْحَامِ النِّسَآءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿إِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ﴾ النُّطْفَةُ فِي الْإِحْلِيْلِ.

یعنی ماتمنون کے معنی ہیں جو منی ڈالتے ہو تم عورتوں کے رحموں میں یعنی کیا تم ان کو پیدا کرتے ہو یا ہم اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ بیشک اللہ اس کے پھر پیدا کرنے پر قادر ہے یعنی اوپر پھر لانے منی کے ذکر میں۔

فائدہ: لیکن مجاہد کی تفسیر پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ باقی آیتیں دلالت کرتی ہیں کہ ضمیر آدمی کی طرف پھرتا ہے اور پھرنا اس کا قیامت کے دن ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَآءُ شَفْعٌ وَّالْوَتْرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پس وہ جوڑا ہے، آسمان جوڑا ہے زمین کا اور طاق ہے اللہ تعالیٰ

فائدہ: جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے پس وہ جوڑا ہے آسمان جوڑا ہے زمین کا اور طاق اللہ ہے۔

﴿فِيْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ فِيْ أَحْسَنِ خَلْقٍ ﴿أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ﴾ إِلَّا مَنْ آمَنَ

یعنی آیت احسن تقویم کے معنی ہیں بہتر سب مخلوق سے اسفل سافلین الامن امن یعنی پھر پھینک دیا ہم نے اس کو نیچوں نیچ مگر جو ایمان لایا۔

فائدہ: طبری وغیرہ نے مجاہد سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوقات جوڑا جوڑا ہے آسمان اور زمین جنگل اور دریا اور جن اور آدمی اور شمس اور قمر اور مانند اس کے اور طاق صرف اللہ ہے اور ساتھ اس کے دور ہوگا اشکال اس واسطے کہ ظاہر بخاری کے قول پر السماء شفع اعتراض ہوتا ہے کہ آسمان سات ہیں اور سات جوڑا نہیں اور یہ مراد مجاہد کی نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ مراد اس کی یہ ہے کہ ہر چیز کے واسطے دوسری چیز مقابل ہے جو اس کے مقابل ہوتی ہے اور ساتھ اس کے مذکور ہوتی ہے پس وہ بہ نسبت اس کے جفت ہے مانند آسمان اور زمین اور جن اور انس وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے۔(فتح)

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ﴿ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ﴾.

﴿خُسْرٍ﴾ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنٰى فَقَالَ إِلَّا مَنْ آمَنَ — خسر کے معنی گمراہی ہے پھر استثنٰی کیا پس کہا مگر جو ایمان لایا

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان الانسان لفی خسر۔

﴿لَازِبٍ﴾ لَازِمٌ — لازب کے معنی ہیں لازم

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے انا خلقنا هم من طين لازب۔

نُنْشِئُكُمْ فِيْ أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ — ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مٹی اور پانی سے پس ہو گیا گارا چمٹنے والا اور اپر تفسیر اس کی ساتھ لازم کے پس گویا وہ بالمعنی ہے یعنی پیدا کرتے ہیں ہم تم کو جس صورت میں کہ چاہیں۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے وننشئكم في مالا تعلمون اور قول اس کا في اي خلق نشاء تفسیر في مالا تعلمون کی ہے۔

﴿نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ﴾ نُعَظِّمُكَ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ ﴿فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ﴾ فَهُوَ قَوْلُهٗ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا﴾ ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ فَاسْتَزَلَّهُمَا وَ ﴿يَتَسَنَّهْ﴾ يَتَغَيَّرْ. — نسبح کے معنی ہیں ہم بڑائی بیان کرتے ہیں تیری اور ابو العالیہ نے کہا کہ پس سیکھ لیے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کئی کلمے یعنی وہ قول اس کا ہے ربنا ظلمنا انفسنا الایۃ یعنی الٰہی ظلم کیا ہے ہم نے اپنی جانوں پر اور کہا ابو عبیدہ نے کہ فازلھما کے معنی ہیں کہ بلایا ان کو طرف ڈگانے کے یتسنہ کے معنی متغیر ہونے کے ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فانظر الی طعامك وشرابك لم يتسنه یعنی بگڑا نہیں۔

آسِنٌ مُتَغَيِّرٌ — یعنی آسِنٌ کے معنی ہیں متغیر

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے من ماء غیر اسن یعنی پانی نہ بگڑنے والے سے۔

وَّالْمَسْنُوْنُ الْمُتَغَيِّرُ — یعنی مسنون کے معنی متغیر ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے من حما مسنون۔

﴿حَمَإٍ﴾ جَمْعُ حَمْأَةٍ وَّهُوَ الطِّيْنُ — یعنی حَمَإٍ جمع حماۃ کی ہے اور وہ گارا ہے بگڑا ہوا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُتَغَيِّرُ ﴿يَخْصِفَانِ﴾ أَخْذُ الْخِصَافِ ﴿مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ﴾ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُ إِلٰى بَعْضٍ.

يَخْصِفَانِ کے معنی ہیں پکڑا انہوں نے پردہ بہشت کے پتوں سے یعنی جوڑتے تھے پتوں کو بعض بعض پر۔

فائدہ: اور مراد اس سے اس آیت کی تفسیر ہے وطفقا يخصفان عليهما من ورق الجنة۔

﴿سَوْاٰتُهُمَا﴾ كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا

یعنی سَوْاٰتُهُمَا سے مراد شرمگاہیں ان کی ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے بدت لهما سواتهما۔

﴿وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ﴾ هَا هُنَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهُ ﴿قَبِيْلُهُ﴾ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ.

یعنی وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ کے معنی اس جگہ دن قیامت کے ہیں اور حین عرب کے نزدیک ایک گھڑے سے اس وقت تک ہے کہ نہ گنا جائے عدد اس کا، قَبِيْلُهُ کے معنی ہیں گروہ اس کا جس میں سے وہ ہے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے انه يراكم هو وقبيله۔(فتح)

۳۰۷۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ.

۳۰۷۹ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا کیا اللہ نے آدم علیہ السلام کو اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ تھا پھر اللہ نے آدم سے کہا کہ جا تو ان فرشتوں کے گروہ کو سلام کر پھر سن کہ تجھ کو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہے تو آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سو فرشتوں نے آدم علیہ السلام کے جواب میں ورحمۃ کا لفظ زیادہ کیا سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔

فائدہ: کتاب العتق میں اس کی شرح گزر چکی ہے اور یہ روایت تائید کرتی ہے اس شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اس کو اس کی ہیئت پر کہ کیا اس کو اوپر اس کے نہ منتقل ہوا پیدائش میں کئی حالات پر اور نہ متردد ہوا رحم میں کئی طور پر یعنی جیسے اور آدمیوں کی پیدائش کا دستور ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے منی کا قطرہ ہوتا ہے پھر خون پھر بوٹی وغیرہ بلکہ پیدا کیا اس کو مرد کامل برابر اول اس وقت سے جبکہ اس میں روح پھونکی اور بعض کہتے ہیں کہ معنی علی صورۃ کے یہ ہیں کہ نہیں شریک ہے اس کو پیدا کرنے اس کے کوئی واسطے باطل کرنے قول اہل طبائع کے اور خاص کیا گیا ساتھ ذکر کے واسطے تنبیہ کرنے کے ساتھ اعلیٰ کے ادنی پر اور یہ جو کہا کہ اس کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا تو احتمال ہے کہ مراد اس کا ہاتھ اپنا ہو اور احتمال ہے کہ مراد ہاتھ متعارف ہو یعنی جو اس دن مروج تھا نزدیک مخاطبین کے اور پہلی بات ظاہر تر ہے اس واسطے کہ ہاتھ ہر ایک کا بقدر چوتھائی اس کی کے ہے پس اگر ہوتا ساٹھ ہاتھ معہود معلوم کے تو البتہ ہوتا ہاتھ اس کا چھوٹا بیچ درازی جیسے اس کے اور یہ جو کہا کہ جو بہشت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ صفتیں نقص کی سیاہی وغیرہ سے دور ہوں گے وقت دخول بہشت کے اور ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا اور سات ہاتھ چوڑا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام کا سر آسمان پر تھا اور پاؤں زمین پر لیکن جو صحیح یعنی بخاری میں ہے وہ معتبر ہے۔(فتح)

۳۰۸۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ إِضَاءَةً لَّا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ.

۳۰۸۰ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا پھر جو لوگ ان کے بعد بہشت میں جائیں گے وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوں گے نہ پیشاب کریں گے اور نہ جا ضرور پھریں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ سینڈہ ڈالیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں اگر ہوگا یعنی خوشبودار لکڑی اور ان کی بیبیاں حور عین ہوں گی اوپر پیدائش ایک مرد کے یعنی اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھ ہاتھ کی اونچائی میں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح بہشت کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۳۰۸۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ

۳۰۸۱ ۔ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا حضرت! بیشک اللہ نہیں شرماتا حق کہنے سے سو فرمایا کہ اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ يُشْبِهُ الْوَلَدُ.

عورت کو احتلام ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں واجب ہے جبکہ منی کو دیکھے یعنی بعد جاگنے کے تو ام سلمہ ہنسنے لگیں اور کہا کہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے حضرت ﷺ نے فرمایا پس کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے بچہ ماں کے۔

فائدہ: اور غرض یہی اخیر قول ہے کہ پس کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے بچہ ماں کے۔

۳۰۸۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلٰى أَبِيْهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلٰى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِيْ بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ

۳۰۸۲ ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام کو حضرت ﷺ کے مدینے میں تشریف لانے کی خبر پہنچی تو عبداللہ بن سلام آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ ﷺ سے تین چیزیں پوچھتا ہوں کہ پیغمبر کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا اس نے کہا سو فرمایے کہ قیامت کی پہلی نشانی کون سی ہے اور بہشتی لوگ پہلے کھانا کیا کھائیں گے اور کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے لڑکا اپنے باپ کے اور کس سبب سے مشابہ ہوتا ہے لڑکا اپنی ماؤں کے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو ابھی ان کی خبر دی ہے تو جبرائیل علیہ السلام یہود کے دشمن ہیں فرشتوں سے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک لے جائے گی اور پہلا کھانا جس کو بہشتی کھائیں گے سو مچھلی کے کلیجے کی بڑی نوک ہو گی اور لیکن مشابہ ہونا بچے کا پس مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اور اس کی منی سبقت اور غلبہ کرتی ہے تو لڑکا اس کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی سبقت کرے تو بچہ اس کے مشابہ ہوتا ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوْا بِإِسْلَامِيْ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَآئَتِ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْبَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ.

آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں پھر اس نے کہا کہ یا حضرت ﷺ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہیں اگر ان کو میرا سلام معلوم ہوا پہلے اس کے کہ آپ ﷺ ان سے پوچھیں تو آپ ﷺ کے نزدیک مجھ پر بہتان باندھیں گے یعنی مجھ کو برا کہیں گے سو یہود آئے اور عبداللہ بن سلام اندر داخل ہوا یعنی چھپ گیا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا مرد ہے یہود نے کہا کہ وہ ہم میں بڑا عالم ہے اور بڑے عالم کا بیٹا ہے اور ہم میں بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا ہے تو حضرت ﷺ نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے تو یہود نے کہا کہ اللہ اس کو سلام سے پناہ میں رکھے تو عبداللہ ان کی طرف نکل آیا سو اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو یہود نے کہا کہ وہ ہم میں بدتر ہے اور بدتر کا بیٹا ہے اور اس کے عیب بیان کرنے لگے۔

فائدہ: اور غرض اس سے بیان کرنا سبب شبہ کا ہے۔

۳۰۸۲ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِيْ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا.

۳۰۸۳ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بد خواہی نہ کرتی۔

فائدہ: کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو منع ہوا تھا کہ سلویٰ کے گوشت کو جمع نہ رکھیں سو انہوں نے اس کو جمع رکھا پس عقاب کیے گئے ساتھ اس کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ اگر بنی اسرائیل گوشت جمع رکھنے کا طریقہ نہ نکالتے یہاں تک کہ سڑ گیا تو البتہ نہ ذخیرہ کیا جاتا پس نہ سڑتا اور وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ بعض کتابوں میں ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر میں نہ لکھتا بگڑ جانا کھانے پر تو البتہ جمع رکھتے اس کو مالدار محتاجوں سے اور حوا آدم علیہ السلام کی بیوی ہے اور اس کا نام حوا اس واسطے رکھا گیا کہ وہ ہر زندہ کی ماں ہے اور یہ جو کہا کہ نہ خیانت کرتی تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے جو واقع ہوئی حوا سے کہ اس نے آدم علیہ السلام کو درخت کے کھانے کی رغبت دی یہاں تک کہ آدم علیہ السلام اس میں واقع ہوا پس معنی خیانت کرنے اس کے یہ ہیں کہ اس نے قبول کیا شیطان کا کہنا یہاں تک کہ آدم علیہ السلام کو اس کے کھانے کی رغبت دی اور چونکہ وہ سب عورتوں کی ماں ہے تو مشابہ ہوئیں وہ اس کو ساتھ ولادت کے اور کھینچنے رگ کے پس نہیں قریب ہے کوئی عورت کہ اپنے خاوند کی خیانت سے سلامت رہے ساتھ فعل کے یا قول کے اور نہیں مراد ہے ساتھ خیانت کے اس جگہ اختیار کرنا فاحش کاموں کا اللہ ان کو اس سے پناہ دے لیکن جب مائل کی اس نے طرف خواہش نفس کے کھانے درخت کے سے اور یہ بات آدم علیہ السلام کو اچھی کر دکھائی تو یہ خیانت گنی گئی اور باقی عورتوں کی خیانت باعتبار ہر ایک کے ہے ان میں سے اور قریب ہے یہ حدیث کہ انکار کیا آدم علیہ السلام نے پس انکار کیا اولاد اس کی نے اس حدیث میں اشارہ ہے طرف تسلی دینے مردوں کے اس چیز میں کہ واقع ہو واسطے ان کے ان کی عورتوں سے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوئی ان کی بڑی ماں سے اور یہ کہ یہ ان کی طبعی بات ہے پس نہ زیادتی کی جائے بیچ ملامت اس عورت کے کہ واقع ہو ان میں سے کچھ چیز بغیر قصد کے یا بطور ندرت کے اور لائق ہے واسطے ان کے یہ کہ نہ تمسک کریں ساتھ اس کے بیچ سستی کے اس قسم میں بلکہ ضبط کریں اپنی جانوں کو اور جہاد کریں اپنی خواہش سے۔ (فتح)

٣٠٨٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُوْسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَّيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ.

٣٠٨٤ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدمے بھلائی کے واسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور بیشک پسلی میں زیادہ تر کج چیز اوپر کی طرف ہے سو اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو اس کو توڑ ڈالے گا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے گا تو ہمیشہ کج بنی رہے گی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدمے میں۔

فائدہ: یعنی قبول کرو میری وصیت ان کے حق میں اور عمل کرو ساتھ اس کے اور نرمی کرو ساتھ ان کے اور اچھا معاملہ کرو ساتھ ان کے اور یہ جو کہا کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے تو اس میں اشارہ ہے کہ حوا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی پہلے داخل ہونے بہشت میں اور رکھا گیا جگہ اس کی گوشت یعنی نکالی گئی جیسے کہ گٹھلی کھجور سے نکالی جاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ جو کہا کہ اوپر کی طرف پسلی کی زیادہ تر کج ہے تو اس میں اشارہ ہے طرف اس کے کہ زیادہ کج عورت میں اس کی زبان ہے اور فائدہ اس مقدمے کا یہ ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے پس نہ انکار کیا جائے کجی اس کی سے یا اشارہ ہے طرف اس کی کہ وہ سیدھی نہیں ہوتی جیسے کہ پسلی سیدھی نہیں ہوتی اور یہ جو کہا کہ اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے الخ تو مراد یہ ہے کہ اگر تو اس سے چاہے کہ وہ اپنی کجی کو چھوڑ دے تو اس کی طلاق تک نوبت پہنچے گی۔ (فتح)

۳۰۸۵ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِیْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ یُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ أُمِّهٖ أَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَیْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَیُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَأَجَلُهٗ وَرِزْقُهٗ وَشَقِیٌّ أَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُ النَّارَ.

۳۰۸۵ ۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک ہر ایک آدمی کی پیدائش کا مادہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن جما ہوا خون ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کا بوٹی بن جاتا ہے پھر اللہ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے ساتھ چار باتوں کے سو اس کا عمل لکھتا ہے کہ کیا کرے گا اور اس کی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اس کی روزی لکھتا ہے کہ مالدار ہوگا یا محتاج اور یہ لکھتا ہے کہ بد بخت دوزخی ہوگا یا نیک بخت بہشتی پھر اس میں روح پھونکتا ہے سو بیشک کوئی مرد البتہ دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے تو وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہے سو بہشت میں داخل ہو جاتا ہے اور بیشک کوئی مرد البتہ بہشتیوں کے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے تو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے سو دوزخ میں جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب القدر میں آئے گی اور مناسبت اس کے واسطے ترجمہ کے اس کے اس قول سے ہے کہ ذریتہ پس تحقیق اس میں بیان ہے پیدائش اولاد آدم علیہ السلام کا۔ (فتح)

۳۰۸۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

۳۰۸۶ ۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے متعین کیا ہے رحم میں ایک فرشتہ وہ کہتا ہے اے میرے رب! یہ نطفہ ہے اے میرے رب یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ يَا رَبِّ أُنْثٰى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ.

خون کی پھٹکی ہے اے میرے رب یہ گوشت کی بوٹی ہے سو جب اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے میرے رب یہ مرد ہے یا عورت اے میرے رب یہ بد بخت ہے یا نیک بخت پس کیا ہے روزی اس کی اور کتنی عمر اس کی پس لکھا جاتا ہے اسی طرح اپنی ماں کے پیٹ میں یعنی جیسے حکم ہوتا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح بھی اسی جگہ میں آئے گی۔

۳۰۸۷ ۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهٗ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ.

۳۰۸۷ ۔ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخیوں میں ہلکے عذاب والوں کو کہے گا کہ اگر تیری ملکیت ہوتا جو کچھ کہ زمین میں ہے تو کیا اس کو عذاب کے بدلے دیتا وہ کہے گا ہاں اللہ فرمائے گا کہ بیشک میں نے تجھ سے وہ چیز مانگی تھی کہ اس سے آسان تر ہے اور تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ نہ شریک کر ساتھ میرے کسی چیز کو سو تو نے نہ مانا مگر شرک کرنا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح رقاق میں آئے گی اور مناسبت اس کی واسطے ترجمہ کے اس کے اس قول سے ہے کہ تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا پس تحقیق اس میں اشارہ ہے طرف اس آیت کے ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ الآیۃ۔ (فتح)

۳۰۸۸ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِأَنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

۳۰۸۸ ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں کہ ناحق ماری جائے مگر کہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اس کے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی اس گناہ میں شریک ہوتا ہے اس واسطے کہ اس نے اول خون کرنے کی راہ نکالی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس کی شرح قصاص میں آئے گی اور وارد کیا ہے اس کو بخاری رحمہ اللہ نے اس جگہ تا کہ اشارہ کرے طرف قصے بنی آدم علیہ السلام کے جبکہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور اس چیز میں کہ بیان کیا ہے اللہ نے ہم پر قصے اس کے کفایت ہے غیر اس کے اور قاتل کے نام میں اختلاف ہے مشہور قابیل ہے اور سبب قتل کرنے قابیل کا واسطے اپنے بھائی ہابیل کے یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کا دستور تھا کہ ایک حمل کی عورت کو دوسرے حمل کے مرد سے نکاح کرتے تھے اور یہ کہ قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سے خوبصورت تھی تو قابیل نے چاہا کہ اپنی بہن سے یعنی جو اس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی نکاح کرے تو آدم علیہ السلام نے اس کو منع کیا سو جب اس نے آدم علیہ السلام کا پیچھا کیا تو حکم کیا ان کو آدم علیہ السلام نے یہ کہ کچھ قربانی کریں تو دونوں نے قربانی کی سو آگ آئی تو اس نے ہابیل کی قربانی کو جلایا اور قابیل کی قربانی کو نہ جلایا تو اسی سبب سے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا۔ (فتح)

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ

باب ہے اس بیان میں کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ

فائدہ: یہ باب متعلق ہے ساتھ ترجمہ پیدائش آدم علیہ السلام کے اور اس کی اولاد کے واسطے اشارہ کرنے کے طرف اس کے کہ وہ مرکب ہیں اجسام اور ارواح سے۔

قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ سو جو ان میں سے ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم میں بھی الفت والا ہوا اور جو ان میں سے وہاں ناواقف اور بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا اور بھٹکا رہا۔

فائدہ: خطابی نے کہا کہ احتمال ہے کہ یہ اشارہ ہو طرف معنی ہم شکل ہونے کے خیر اور شر میں اور اصلاح اور فساد میں اور یہ کہ جو بہتر ہے لوگوں میں وہ جھکتا ہے طرف شکل اپنی کے اور شریر نظیر اس کی ہے وہ اپنے نظیر کی طرف میل کرتا ہے پس آشنائی روحوں کی واقع ہوتی ہے باعتبار طبائع کے جس پر وہ پیدا ہوئی خیر سے اور شر سے پس جب متفق ہوتے ہیں تو آشنا ہوتے ہیں اور جب مختلف ہوتے ہیں تو جدا ہوتے ہیں اور احتمال ہے کہ مراد اخبار ہو ابتداء پیدائش سے بیچ حال غیب کے اس بنا پر کہ آیا ہے کہ روح جسموں سے پہلے پیدا ہوئے ہیں اور آپس میں ملتے تھے پس جب بدنوں میں آئے تو آشنا ہوئے ساتھ آشنائی پہلی کے اور جدا ہوئی مطابق جدائی پہلی کے میں کہتا ہوں کہ نہیں اعتراض کیا جاتا ہے اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اس کے کہ بعض نفرت والے اکثر اوقات الفت والے ہو جاتے ہیں اس واسطے کہ وہ محمول ہے ابتدا تلاقی پر پس وہ متعلق ہے ساتھ اصل پیدائش کے بغیر کسی سبب کے اور اپیر دوسرے وقت میں پس ہوتا ہے کمانے والا واسطے تجدد وصف کے جو چاہتی ہے الفت کو بعد نفرت کے مانند ایمان لانے کافر کے اور احسان کرنے برے کے اور ابن جوزی نے کہا کہ مستفاد ہوتا ہے اس حدیث سے کہ آدمی جب پائے اپنے نفس سے نفرت کو اس شخص سے کہ اس کے واسطے فضیلت اور نیکوکاری ہے تو لائق ہے کہ اس کے مقتضی سے بحث کرے تا کہ کوشش کرے اس کے دور کرنے میں تا کہ خلوص ہو بری صفت سے اور اسی طرح ہے اس کے عکس میں اور قرطبی نے کہا ارواح اگرچہ متفق ہیں بیچ ہونے ان کے ارواح لیکن جدا جدا ہوتے ہیں ساتھ امور مختلف کے کہ جدا جدا ہوتے ہیں ساتھ ان کے پس ہم شکل ہوتے ہیں آدمی ایک نوع کے اور مناسب ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے کہ جمع ہوتی ہے ان میں معنی خاص سے واسطے اس نوع کے واسطے مناسبت کے اور دیکھتا ہے تو ہر نوع کے لوگوں کو کہ اپنے نوع کے لوگوں سے الفت کرتے ہیں اور اپنے مخالف سے نفرت رکھتے ہیں پھر ہم پاتے ہیں بعض اشخاص نوع واحد کو آپس میں الفت کرتے ہین اور بعض آپس میں نفرت رکھتے ہیں اور یہ باعتبار ان امروں کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اتفاق اور انفراد بسبب ان کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖ﴾

باب ہے بیان میں اس آیت کی کہ البتہ بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو طرف اپنی قوم کے

فائدہ: اور نوح علیہ السلام بیٹا ہے لمک کا اور نوح علیہ السلام آدم علیہ السلام سے ایک سو چھبیس برس کے بعد پیدا ہوئے اور ساڑھے تین سو برس کی عمر کے بعد رسول ہوئے اور ساڑھے تین سو برس طوفان کے بعد جیتے رہے اور بعض کہتے ہیں کہ کل عمر ان کی ساڑھے نو سو برس ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے درمیان دس قرنون کا فاصلہ ہے۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿بَادِيَ الرَّأْيِ﴾ مَا ظَهَرَ لَنَا

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ بادی الرأی کے معنی ہیں جو ہم کو ظاہر ہوا یعنی ظاہر میں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے الا الزین هم اراذلنا بادی الرائ۔

﴿أَقْلِعِيْ﴾ أَمْسِكِيْ

اقلعی کے معنی ہیں باز رہ اور تھم جا

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ویا سماء اقلعی۔

﴿وَفَارَ التَّنُّوْرُ﴾ نَبَعَ الْمَآءُ

وفار التنور کے معنی ہیں جوش مارا پانی نے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے حتی اذا جاء امرنا وفار التنور۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُوْدِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ

اور کہا عکرمہ نے کہ مراد تنو سے زمین ہے۔ اور کہا مجاہد نے کہ جودی پہاڑ ہے جزیرے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے واستوت علی الجودی کہ ٹھہری کشتی جودی پہاڑ پر۔

دَأْبٌ مِثْلُ حَالٍ. داب کے معنی ہیں حال

فائدہ: داب بھی قرآن کا لفظ ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوْحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِآيَاتِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک ہم بھیجا نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف کہ اپنی قوم کو ڈرائیں۔۔الخ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پڑھیں ان پر خبر نوح علیہ السلام کی کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔۔۔الخ۔

۳۰۸۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّيْ لَأُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ أَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِّقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

۳۰۸۹ ۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو پس ثنا کی اللہ کی جو اسکے لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کو سو فرمایا کہ البتہ میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اس نے اپنی امت کو ڈرایا ہے البتہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے لیکن میں تجھ کو دجال کے حکم میں وہ بات کہتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی بیشک وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں۔

فائدہ: اس کی شرح فتن میں آئے گی اور غرض اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ البتہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا اور خاص کیا نوح علیہ السلام کو ساتھ ذکر کے اس واسطے کہ وہ اول وہ شخص ہے جس کو اس نے ذکر کیا اور وہ پہلا رسول ہے ان میں سے جو مذکور ہیں اس آیت میں ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا﴾۔(فتح)

۳۰۹۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۰۹۰ ۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں تم کو دجال کی وہ بات بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی وہ بات یہ ہے کہ بیشک دجال کانا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ.

ہے اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لائے گا تو جس کو وہ باغ کہے گا وہ درحقیقت آگ ہے اور میں تم کو ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ہے۔

۳۰۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُولُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ.

۳۰۹۱ ۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے گا نوح علیہ السلام اور اس کی امت یعنی قیامت کے دن تو اللہ کہے گا کہ کیا تو نے اپنی امت کو میرا پیغام پہنچایا تھا تو نوح علیہ السلام کہے گا کہ ہاں کہ اے میرے رب میں نے پیغام سنا دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ اس کی امت سے کہے گا کہ کیا نوح علیہ السلام نے تم کو میرا پیغام پہنچایا تھا تو وہ کہیں گے کہ نہیں ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے کہے گا کون ہے کہ تیری گواہی دے تو نوح علیہ السلام کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت میرے گواہ ہیں پس یہ امت گواہی دے گی کہ بیشک نوح علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پہنچایا تھا سو یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ اس طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور وسط کے معنی عدل ہیں۔

فائدہ: اس کی شرح تفسیر میں آئے گی اور آئے گا بیان سبب بیچ عبادت نوح علیہ السلام کے بتوں کو۔ (فتح)

۳۰۹۲ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ بِمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ

۳۰۹۲ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں تھے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا ہاتھ اٹھا کر دیا گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ خوش لگتا تھا تو اس میں سے دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھایا ایک بار نوچ کر کھایا اور فرمایا کہ میں سب لوگوں کا سردار ہوں قیامت کے دن کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ بات کس سبب سے کہی کہ میں قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہوں اللہ جمع کرے گا لوگوں کو ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ أَلَا تَرَوْنَ إِلٰى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلٰى مَا بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلٰى مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ رَبِّيْ غَضِبَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَنَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا أَمَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ائْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهٗ.

میدان صاف میں پس دیکھے گا ان کو دیکھنے والا اور سنائے گا ان کو بلانے والا قریب ہو گا اس نے آفتاب یعنی برابر میل کے تو بعض لوگ کہیں گے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کس حال میں ہو اور تم کو کیا مصیبت پہنچی کیا تم نہیں دیکھتے جو تمہاری سفارش کرے تمہارے رب کے پاس تو بعض لوگ کہیں گے کہ تمہارا باپ تمہاری سفارش کرے گا تو وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے پس کہیں گے آدم علیہ السلام تم سب آدمیوں کے باپ ہو بنایا تم کو اللہ نے اپنے ہاتھ قدرت سے اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو انہوں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ کو اللہ نے بہشت میں بسایا کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہم کو کیا مصیبت پہنچی تو آدم علیہ السلام کہے گا میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضبناک ہو گا اور منع کیا مجھ کو درخت کے کھانے سے تو میں نے نافرمانی کی میری جان خود سفارش کی محتاج ہے تم میرے غیر کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے پس کہیں گے اے نوح علیہ السلام اے نوح علیہ السلام تو پہلا رسول ہے طرف زمین والوں کے اور اللہ نے تیرا نام شکر گزار رکھا کیا تو ہمارا حال نہیں دیکھتا اور ہم کو کیا مصیبت پہنچی کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتا تو نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضبناک ہو گا میرا نفس خود سفارش کا محتاج ہے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ تو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے تلے سجدہ کروں گا تو اللہ کہے گا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور مانگ تجھ کو دیا جائے گا۔

فائدہ: اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول آپ ﷺ کا ہے کہ اے نوح علیہ السلام تو پہلا رسول ہے طرف اہل زمین کے اور اللہ نے تیرا نام بندہ شکر گزار رکھا ہے پس اسپر ہونا اس کا پہلا رسول پس یہ مشکل ہے اس واسطے کہ آدم علیہ السلام بھی پیغمبر تھے اور ضرورت سے معلوم ہے کہ تھے وہ ایک شریعت پر عبادت سے اور ان کی اولاد نے وہ شریعت اس سے سیکھے پس بنابریں اس کے وہ رسول ہیں طرف ان کے پس ہوگا پس ہوگا پہلا رسول پس احتمال ہے کہ ہوا ولیث بیچ قول اہل قیامت کے مقید ساتھ قول ان کے طرف اہل زمین کے اس واسطے کہ آدم علیہ السلام کے وقت زمین کے واسطے اہل نہ تھے اور احتمال ہے کہ ہو یہ مراد کہ وہ رسول ہے کہ بھیجا گیا طرف اولاد اس کی کے اور غیر ان کی امتوں سے جن کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا گیا تھا باوجود جدا جدا ہو جانے ان کے کئی شہروں میں آدم فقط اپنے بیٹوں کی طرف بھیجا گیا تھا اور وہ سب ایک شہر میں جمع تھے اور کتاب تیمم میں پہلے گزر چکا ہے کہ خاص کیے گئے ہیں ہمارے نبی ﷺ ساتھ عام ہونے پیغمبری کے آدم پر اور تمام پیغمبروں پر اور عبد شکور سے مراد اشارہ ہے طرف اس آیت کے انه كان عبدا شكورا۔ (فتح)

۳۰۹۳ ۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ مِثْلَ قِرَآئَةِ الْعَامَّةِ.

۳۰۹۳ ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھا حضرت ﷺ نے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ مانند قرائت عامہ کے۔

فائدہ: یعنی ساتھ تشدید دال مہملہ کے جیسے کہ قرأت ساتوں قاریوں کی ہے اور مدکر کی اصل مذتکر ہے افتعال سے اور دال اور ت آپس میں قریب المخرج ہیں پس ت کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام کیا اور بعض قرأتوں میں مذکر ساتھ ادغام اور ذال معجمہ کے ہے لیکن یہ قرأت شاذ ہے اور مطابقت اس کی ساتھ ترجمہ کے اس وجہ سے کے ہے کہ آیت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے حق میں وارد ہوئی ہے پس یہ بھی نوح علیہ السلام کے حالات سے ہے۔ (تیسیر)

بَابُ ﴿وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُوْنَ أَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

باب ہے اس بیان میں کہ بیشک الیاس البتہ مرسلون سے ہے جبکہ کہا اس نے اپنی قوم سے کہ کیا تم نہیں ڈرتے اس قول تک وترکنا علیه فی الاخرین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ﴾.

فائدہ: اور شاید کہ بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک راجح یہ بات ہے کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے دادوں سے نہیں پس اس واسطے ذکر کیا ہے اس کو بعد اس کے اور اس کا بیان آئندہ باب میں آئے گا۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ ﴿سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يَاسِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اِلْيَاسَ هُوَ اِدْرِيْسُ.

کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا جائے ساتھ خیر کے سلام ہے الیاس پر ہم اس طرح دیتے ہیں بدلا نیکو کاروں کو تحقیق وہ ہمارے ایماندر بندوں سے ہے۔ اور ذکر کیا جاتا ہے ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہ الیاس وہ ادریس ہیں۔

فائدہ: اور ابن عربی نے اس سے لیا ہے کہ ادریس نوح علیہ السلام کے جد نہیں بلکہ وہ بنی اسرائیل سے ایک پیغمبر ہے اور استدلال کیا گیا ہے اس پر ساتھ قول اس کے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح اور اگر اس کے جد میں سے ہوتا تو البتہ کہتا واسطے اس کے جیسے کہ آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام نے آپ کو کہا والابن الصالح اور یہ استدلال کھرا ہے لیکن اس سے جواب دیا جاتا ہے کہ یہ اس نے بطور تواضع کے کہا پس نہیں یہ نص اس چیز میں کہ گمان کے واسطے اور ادریس علیہ السلام کو ادریس علیہ السلام اس واسطے کہتے کہ وہ صحیفوں کو بہت پڑھتے تھے اور وہ اسم عربی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سریانی ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ جَدُّ اَبِيْ نُوْحٍ وَّيُقَالُ جَدُّ نُوْحٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾.

باب ہے بیان میں ادریس علیہ السلام کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اٹھایا لیا ہم نے اس کو ایک اونچے مکان پر۔

فائدہ: ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کے باپ کے جد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کی جد میں میں کہتا ہوں کہ اول وجہ اولیٰ ہے ثانی سے اور شاید ثانی باعتبار مجاز کے ہے اور بعضوں نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ وہ نوح علیہ السلام کے جد ہیں اور اس میں نظر ہے اس واسطے کہ اگر ابن عباس کا قول ثابت ہو کہ الیاس علیہ السلام وہ ادریس علیہ السلام ہیں تو لازم آئے گا کہ ادریس علیہ السلام نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے نہ یہ کہ نوح علیہ السلام اس کی اولاد سے پس معلوم ہوا کہ الیاس علیہ السلام نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ الیاس علیہ السلام کو بھی خضر علیہ السلام کی طرح دراز عمر دی گئی ہے اور وہ یہ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ قیامت تک زندہ رہے گا اور ایک روایت میں ہے کہ الیاس علیہ السلام حضرت ﷺ کے ساتھ جمع ہوئے اور دونوں نے مل کر کھایا اور اس کا قد تین سو ہاتھ کا ہے اور یہ کہ الیاس تمام برس میں ایک بار کھاتا ہے ذہبی نے کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور نہیں ثابت ہوا ہے زندہ اٹھایا جانا ادریس علیہ السلام کا آسمان پر طریق مرفوع قوی سے اور طبری نے روایت کیا ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ ایک فرشتہ ادریس علیہ السلام کا یار تھا تو ادریس علیہ السلام نے اس سے سوال کیا تو وہ اس کو اٹھا کر آسمان پر لے چڑھا پس جب چوتھے آسمان پر پہنچے تو اس کو ملک الموت ملا تو اس نے ملک الموت سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو بتلا دے کہ ادریس علیہ السلام کی عمر کتنی باقی ہے اس نے کہا کہ ادریس علیہ السلام کہاں ہے اس نے کہا کہ میرے ساتھ ہے تو ملک الموت نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں چوتھے آسمان میں اس کی جان قبض کروں میں نے کہا کہ یہ کس طرح ہوگا اور حالانکہ وہ زمین میں ہے پس قبض کی اس نے روح اس کی اور یہ اسرائیلات سے ہے اور اس کی صحت اللہ کو معلوم ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ادریس علیہ السلام پیغمبر رسول تھے اور پہلے پہل اس نے قلم سے لکھا صحیح کہا ہے اس کو ابن حبان نے اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے پہل اس نے کپڑا سیا ہے۔ (فتح)

٣٠٩٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا

٣٠٩٤۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکے میں تھا تو جبرائیل علیہ السلام اترا تو اس نے میرا سینہ چیرا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا لایا تو اس کو میرے سینے میں ڈالا پھر اس کو جوڑا پھر جبرائیل علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو آسمان تک لے چڑھا سو جب پہلے آسمان کے پاس پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے چوکیدار سے کہا کہ دروازہ کھول چوکیدار فرشتے نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل علیہ السلام ہوں کہا تیرے ساتھ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد ﷺ ہے کہا کیا بلایا گیا ہے اس نے کہا ہاں تو دروازہ کھولا گیا سو جب ہم آسمان پر چڑھے تو ناگہاں میں نے ایک مرد دیکھا کہ کچھ لوگ اس کے داہنے طرف ہیں اور کچھ بائیں طرف ہیں سو جب اپنے داہنے طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب اپنے بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے تو اس نے کہا کہ کیا اچھا نیک پیغمبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّمَآءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَّعَنْ يَّسَارِهِ أَسْوِدَةٌ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ إِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِيْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهٗ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِإِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ

اور نیک بیٹا آیا میں نے کہا یہ کون ہے اے جبرائیل علیہ السلام اس نے کہا کہ آدم علیہ السلام ہے اور یہ لوگ جو اس کے دائیں بائیں ہیں یہ اس کی اولاد کی روحیں ہیں سو ان میں سے داہنے طرف والے بہشتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی ہیں سو جب وہ اپنے داہنے طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے پھر جبرائیل علیہ السلام مجھ کو لے چڑھا یہاں تک کہ دوسرے آسمان کے پاس پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے اس کے چوکیدار فرشتوں سے کہا کہ دروازہ کھول تو چوکیدار نے اس کو کہا جیسے پہلے نے کہا تھا تو اس نے دروازہ کھولا تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا آسمانوں میں ادریس علیہ السلام کو اور موسیٰ علیہ السلام کو اور عیسیٰ علیہ السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کو اور نہیں ثابت ہوا واسطے میرے کہ کس طرح ہیں جگہیں ان کی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پیغمبر کے واسطے کوئی آسمان معین نہیں کیا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان میں پایا اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں پایا اور کہا انس رضی اللہ عنہ سو جب جبرائیل علیہ السلام ادریس علیہ السلام پر گزرا تو اس نے کہا کہ کیا اچھا نیک پیغمبر اور نیک بھائی آیا میں نے کہا یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں عیسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو اس نے کہا کیا نیک پیغمبر اور نیک بھائی آیا سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں ابراہیم علیہ السلام پر گزرا تو اس نے کہا کہ کیا نیک پیغمبر اور نیک بیٹا آیا میں نے کہا کہ یہ کون ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھ کو لے کر چڑھا یہاں تک کہ میں ایک بلند صاف مکان پر جا نکلا میں نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّأَبَا حَيَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِيْ فَرَضَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى بِيَ السِّدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَّا أَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

کہ میں اس میں قلموں کی آوازیں سنتا تھا سو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں پھر میں وہاں سے اس کے ساتھ پلٹ آیا یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے تیری امت پر کیا چیز فرض کی میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پچاس نمازیں فرض کیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس کہ بیشک تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہ ہو سکے گی تو میں پلٹ گیا اپنے رب کے پاس تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں اتار ڈالیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ آیا تو اس نے کہا کہ پلٹ جا اپنے رب کے پاس پس ذکر کیا مثل اس کی تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں اور اتار ڈالیں پھر موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ آیا تو اس نے یہی کہا تو میں نے یہ کام کیا تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں اور اتار ڈالیں پھر موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ آئے اور اس کو خبر دی تو اس نے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ جا بیشک تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی پھر میں اپنے رب کے پاس پلٹ گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ پانچ نمازیں ہیں اور ان میں پچاس نمازوں کا ثواب ہے بدلتی نہیں بات میرے پاس پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹ آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے رب کے پاس پلٹ جا تو میں نے کہا کہ میں اپنے رب سے شرما گیا پھر جبرائیل علیہ السلام چلا یہاں تک کہ مجھ کو سدرۃ المنتہی یعنی پلے سرے کی بیری کے درخت کے پاس لایا تو چھپایا اس کو کئی رنگوں نے میں نہیں جانتا وہ کیا تھی پھر میں بہشت میں داخل کیا گیا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے گنبد ہیں اور ناگہاں اس کی مٹی مشک ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اول نماز میں گزر چکی ہے اور شاید اشارہ کیا ہے اس نے ساتھ ترجمہ کے طرف اس چیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کہ واقع ہوا ہے اس میں کہ حضرت ﷺ نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان میں پایا اور وہ بلند جگہ ہے بغیر شک کے۔(فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ بھیجا ہم نے طرف قوم عاد کے ان کا بھائی ھود

فائدہ: اور ھود نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور اس کا نام بھائی اس واسطے رکھا کہ وہ ان کے قبیلے میں سے تھے نہ یہ کہ ان کے دینی بھائی تھے۔

وَقَوْلِهٖ ﴿إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْأَحْقَافِ إِلٰى قَوْلِهٖ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ﴾

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ڈرایا اس نے اپنی قوم کو زمین احقاف میں اس قول تک کہ اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم قوم گنہگاروں کو۔

فائدہ: مراد احقاف سے قوم عاد کے رہنے کی جگہ ہے جہاں وہ رہتے تھے اور ان کے شہروں میں سب شہروں سے زیادہ تر ارزانی رہتے تھے اور وہاں باغ بہت تھے سو جب اللہ تعالیٰ نے ان پر غصہ کیا تو ان کو بیابان کر دیا۔

فِيْهِ عَنْ عَطَآءٍ وَّسُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ﴾ شَدِيْدَةٍ ﴿عَاتِيَةٍ﴾ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ ﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُوْمًا﴾ مُتَتَابِعَةً ﴿فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ﴾ أُصُوْلُهَا ﴿فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ﴾ بَقِيَّةٍ.

اس باب میں عطا اور سلیمان نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت ﷺ سے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رہی قوم عاد کی پس ہلاک ہوئی ساتھ ہوا سخت کے اور ابن عیینہ نے کہا کہ عاتیہ کے معنی ہیں حد سے گزری خزان پر یعنی اور نہیں نکلے تھے اس سے مگر بقدر انگشتری کے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں اتاری اللہ نے کچھ چیز ہوا سے مگر ساتھ وزن کے فرشتے کے ہاتھ پر مگر دن عاد کے کہ پس تحقیق اجازت دی واسطے اس کے بلا واسطہ خزاں کے پس سرکشی کی اس نے خزاں پر۔(فتح) مسخر کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اوپر ان کے سات رات اور آٹھ دن حسوما کے معنی ہیں پے در پے پھر تو دیکھے اے دیکھنے والے اس قوم کو زمین پر گرے ہوئے جیسے وہ ٹنڈ ہیں کھجور کی کھوکھلی یعنی کھجوروں کے تنے ہیں پھر کیا تو دیکھتا ہے کوئی ان کا بقیہ یعنی بچ رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ ان کے قد بڑے بڑے تھے وہب بن منبہ نے کہا کہ ایک کا سر قبے کی طرح تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی لمبائی بارہ ہاتھ کی تھی اور ابن قلبی نے کہا کہ ان میں سب سے چھوٹا ساٹھ ہاتھ کا تھا اور زیادہ تر دراز سو ہاتھ کا تھا اور تفسیر میں ہے کہ ہوا مرد کو اٹھاتی تھی اور اس کو اوپر لے چڑھتی تھی پھر اس کو پھینک دیتی تھی پس توڑ دیتی تھی سر اس کا پس باقی رہتا تھا بدن بغیر سر کے پس یہ مراد ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے کا نھم اعجاز نخل خاویة۔(فتح)

۳۰۹۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نُعْمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَّالْأَنْصَارُ قَالُوْا يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَّيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُوْنِيْ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ

۳۰۹۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم کو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ علی مرتضی نے حضرت ﷺ کے پاس کچھ سونا یمن سے بھیجا تو حضرت ﷺ نے اس کو چار آدمیوں میں تقسیم کیا یعنی اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کے تو غصے ہوئے قریش اور انصار سو کہنے لگے کہ حضرت ﷺ اللہ والوں کے رئیسوں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تو ان سے محبت کرتا ہوں تو آگے بڑھا ایک مرد گہری آنکھوں والا موٹے رخساروں والا بلند پیشانی والا گھنی داڑھی والا سر منڈے والا سو اس نے کہا اے محمد ﷺ اللہ سے ڈر یعنی عدل کر تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زمین والوں میں کیا ہے پس تم مجھ کو امین نہیں بناتے تو ایک آدمی نے حضرت ﷺ سے اس کے مار ڈالنے کا سوال کیا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ خالد بن ولید تھا تو حضرت ﷺ نے اس کو مارنے سے منع کیا پھر جب وہ مرد پیٹھ دے کر چلا گیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اس کی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھیں گے اور ان کے گلوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

سے نیچے نہ اترے گا یعنی دل میں قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان سے پڑھیں گے اس پر عمل نہ کریں گے وہی لوگ نکل جائیں گے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کو پایا تو بیشک ان کو قتل کروں گا قوم عاد کا سا قتل کرنا۔

فائدہ: اور وارد ہوئی بیچ صفت ہلاک کرنے ان کے ساتھ ہوا کے وہ حدیث جو طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت کی ہے کہ نہیں کھولا اللہ نے عاد پر ہوا سے مگر جگہ انگوٹھی کی سو گزری وہ جنگل والوں پر سو اٹھایا اس نے ان کو اور ان کے مواشی کو اور مالوں کو درمیاں آسمان اور زمین کے پھر دیکھا ان کو شہر والوں نے تو انہوں نے کہا کہ یہ ابر ہم پر مینہ برسانے والا ہے پس ڈالا ہوا نے ان کو اوپر ان کے پس ہلاک ہوئے تمام۔ (فتح)

فائدہ: اس کی شرح مغازی میں آئے گی اور غرض اس سے یہی اخیر کا قول ہے اگر میں نے ان کو پایا تو ان کو قتل کروں گا قوم عاد کا سا قتل کہ نہ باقی رہے ان میں سے کوئی واسطے اشارت کی طرف اس آیت کی **فهل ترى لهم من باقية** اور یہی مراد آپ کی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں گے ان کو اس آلے سے جس کے ساتھ قوم عاد کی قتل ہوئی۔ (فتح)

٣٠٩٦ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾.

٣٠٩٦۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پڑھتے تھے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

فائدہ: اس کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

بَابُ قِصَّةِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿قَالُوْا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ﴾ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوْ عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا.

باب ہے بیان میں قصے یاجوج اور ماجوج کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں زمین میں بیان میں قول اللہ تعالیٰ کے کہ وہ تجھ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کو۔۔۔الخ۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے ذوالقرنین کا ترجمہ ابراہیم علیہ السلام سے پہلے بیان کیا ہے تو اس میں اشارہ ہے طرف ضعیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے قول اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ وہی ہے سکندر یونانی اس واسطے کہ سکندر تھا قریب زمانے عیسیٰ علیہ السلام کے سے اور ابراہیم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے درمیان دو ہزار برس سے زیادہ کا فاصلہ ہے اور حق یہ ہے کہ جس کا قصہ اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے وہ پہلا ہے یعنی ذوالقرنین ہے نہ اسکندر یونانی اور ان کے درمیان فرق کئی وجہ سے ہے ایک وجہ وہ ہے جو پہلے بیان ہوئی کہ ذوالقرنین ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں تھا اور اسکندر یونانی اس کے دو ہزار برس پیچھے پیدا ہوا ہے اور اس پر دلالت کرتی ہے وہ چیز جو عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ذوالقرنین نے پیادہ حج کیا تو ابراہیم نے اس کو سنا تو اس کی پیشوائی کو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ ذوالقرنین نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میرے واسطے دعا کیجیے تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں کس طرح دعا کروں اور حالانکہ تم نے میرا کنواں خراب کر ڈالا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ذوالقرنین مکے میں آیا اور ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو خانہ کعبہ بناتے پایا ہے تو اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہم بندے حکم کے تابع ہیں تو ذوالقرنین نے کہا کہ تمہارا کون گواہ ہے کہ تمہارے واسطے گواہی دے تو پانچ پتھروں یا بکریوں نے ان کے واسطے گواہی دی پس یہ اثار ایک دوسرے کو قوی کرتے اور دلالت کرتے ہیں اس پر کہ ذوالقرنین اسکندر سے پہلے ہو چکا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جو امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے کہ ذوالقرنین پیغمبر تھا اور اسکندر کافر تھا اور اس کا معلم ارسطا طالیس ہے اور وہ بیشک کافروں سے ہے اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین وہی اسکندر ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر تھا یا نہیں سو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص سے روایت ہے کہ وہ پیغمبر تھا اور حاکم نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھا یا نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذوالقرنین ایک مرد تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں اس کو قرن پر ایسا مارا کہ وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا پھر انہوں نے اس کو اس کے قرن پر مارا پھر اللہ نے اس کو زندہ کیا اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ بادشاہ تھا اور یہی قول ہے اکثر کا اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ اس کا نام ذوالقرنین کیوں رکھا گیا ایک وجہ اس کی وہ ہے جو علی رضی اللہ عنہ سے گزری اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ مشرق اور مغرب میں پہنچا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ حقیقۃ اس کے سر پر دو سینگ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے سر پر دو زلفیں تھیں اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ اس کے سر کے دونوں کنارے تانبے کے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے تاج کے دو سینگ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ روشنی اور اندھیرے میں داخل ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے وقت لوگوں کی دو قرن یعنی دو زمانے فنا ہوئے اور بعض کچھ اور وجہیں بیان کرتے ہیں اور اس کا نام صعب ہے اور بعض اس کا کچھ اور نام رکھتے ہیں اور سہیلی نے کہا کہ ظاہر روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو ہیں ایک ابراہیم کے وقت میں تھا اور دوسرا قریب زمانے عیسیٰ علیہ السلام کے تھا اور جو قرآن میں مذکور ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پہلا ہے ساتھ دلیل اس چیز کے کہ خضر علیہ السلام کے ترجمہ میں مذکور ہے جس جگہ کہ جاری ہوا ہے ذکر اس کا بیچ قصے موسیٰ علیہ السلام کے اور یہ یقیناً معلوم ہے کہ موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ہرمس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ افریدون ہے جو فارس میں بادشاہ ہو چکا ہے۔ (فتح)

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاتَّبَعَ سَبَبًا إِلَى قَوْلِهِ ﴿ائْتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ﴾ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ ﴿حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ﴾ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ وَ ﴿السُّدَّيْنِ﴾ الْجَبَلَيْنِ ﴿خَرْجًا﴾ أَجْرًا.

سببا کے معنی ہیں راہ مطلوب اس باب میں یہ آیت ہے ساتھ اس قول کے کہ لاؤ میرے پاس تختے لوہے کے اور زبر کا واحد زبرۃ ہے اور اس کے معنی ہیں ٹکڑے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صدفین کے معنی ہیں دو پہاڑ یعنی یہاں تک کہ جب برابر کر دیا درمیان دو پہاڑوں کے اور سدین کے معنی ہیں دو پہاڑ خرجا یعنی خرجا کا معنی ہیں مزدوری۔

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فهل نجعل لك خرجا۔

﴿قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا﴾ أَصُبُّ عَلَيْهِ رَصَاصًا وَيُقَالُ الْحَدِيدُ وَيُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ ﴿فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ﴾ يَعْلُوهُ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ أَطَعْتُ لَهُ فَلِذٰلِكَ فُتِحَ أَسْطَاعَ يَسْطِيعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيعُ ﴿وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًّا﴾ أَلْزَقَهُ بِالْأَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلُهُ حَتَّى صَلُبَ وَتَلَبَّدَ ﴿وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ﴾ ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ

کہا ذوالقرنین نے کہ دھونکو یہاں تک کہ جب کر دیا اس کو آگ کہا لاؤ میرے پاس کہ ڈالوں اس پر پگھلا تانبا افرغ کے معنی ہیں ڈالوں اور قطرا کے معنی ہیں سیسہ اور بعض کہتے ہیں کہ لوہا اور بعض کہتے ہیں کہ پیتل اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تانبا۔ یظهروا کے معنی ہیں یاجوج ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے۔ اسطاع یسطیع باب استفعال سے ہے مشتق ہے طعت سے یعنی جوا جوف وادی ہے مانند قلت کے پھر جب اس کو باب استفعال میں نقل کیا تو استطاع ہوا پھر تخفیف کے واسطے ت کو حذف کیا اور اس کی حرکت نقل کر کے ہمزے کو دی پس اسی واسطے فتح دی گئی اسطاع کے ہمزے کو اور یسطاع کی یا کو۔ اور کہا بعضوں نے استطاع یستطیع ساتھ کے ماضی اور مضارع میں ہے۔ کہا انہوں نے یہ ایک نعمت ہے میرے رب کی پھر جب آئے گا وعدہ میرے رب کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ أَكَمَةٌ.

تو گرا دے گا اس کو ڈھا کر یعنی برابر کرے گا اس کو ساتھ زمین کے اور کہتے ہیں کہ اونٹنی دکاء ہے یعنی اس کو کوہان نہیں اور دكداك من الارض کے بھی یہی معنی ہیں یعنی برابر زمین یہاں تک کہ ہموار اور برابر ہو اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا اور چھوڑ دیں گے ہم اس دن خلق کہ ایک دوسرے میں ہنستے یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر اونچی زمین سے دوڑتے ہوں گے اور کہا قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ حدب کے معنی ہیں ٹیلہ ریت کا۔

فائدہ: قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ یاجوج اور ماجوج ہر ٹیلے ریت کے سے دوڑتے ہوں گے اور یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں یافث بن نوح کی اولاد سے اور حاکم وغیرہ نے حذیفہ سے مرفوع روایت کی ہے کہ یاجوج ایک امت اور ماجوج ایک امت ہے ہر امت چار چار لاکھ مرد ہے نہیں مرتا ان میں سے کوئی یہاں تک کہ دیکھتا ہے ہزار مرد کو اپنی پشت سے سب ہتھیار اٹھائے ہوئے جب نکلتے ہیں تو کسی چیز پر نہیں گزرتے مگر کہ اس کو کھا جاتے ہیں اور جو ان میں مرتا ہے اس کو کھا لیتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بعض ان میں سے اللہ کے ساتھ ایمان لائے تو چھوڑ دیا ان کو ذوالقرنین نے جبکہ بنا کی اس نے دیوار مینہ میں پس اس واسطے ان کا نام ترک رکھا گیا۔ (فتح)

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَأَيْتَهُ.

اور ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ دیکھا ہے میں نے دیوار ذوالقرنین کو مانند چادر چارخانہ کی ایک دھاری سرخ اور ایک سیاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تو نے اسی کو دیکھا ہے۔

۳۰۹۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ أَنَّ النَّبِيَّ

۳۰۹۷۔ زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس حال میں کہ آپ گھبرائے تھے فرماتے تھے کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے اللہ کے خرابی ہے عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اس کے برابر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

کلمے کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر دس دیوار میں سوراخ ہو گیا ہے تو زینب نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا ہم مٹ جائیں گے اور حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہوں گے حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں جب کہ بدکاری غالب ہو جائے گی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم میں کثرت سے ہوئی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الفتن میں آئے گی۔

۳۰۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ.

۳۰۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کھول دیا اللہ نے یاجوج ماجوج کی دیوار سے اس کے برابر اپنے ہاتھ سے نوے کی گرہ کی۔

فائدہ: اس کی شرح بھی اسی جگہ آئے گی۔

۳۰۹۹ - حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ

۳۰۹۹۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! تو وہ کہے گا کہ حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھ میں ہے سو اللہ فرمائے گا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ میں ڈالے جائیں گے ان کو جدا کر آدم علیہ السلام کہیں گے الٰہی کس قدر ہے دوزخ کا حصہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور ننانوے یعنی ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو اس وقت ہو گا جبکہ بڈھا ہو جائے گا لڑکا اور ہر ایک حمل والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دے گی اور تو دیکھے گا لوگوں کو بیہوش ور دیوانے اور حالانکہ وہ دیوانے نہیں لیکن اللہ کا عذاب سخت ہو گا اصحاب نے کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَّمِنْ يَّأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَآءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعَرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ.

ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار میں سے ایک ہی بہشتی ٹھہرا تو ہم کو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت ﷺ نے فرمایا تم خاطر جمع رکھو خوش رہے اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہوگے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے کیا یاجوج ماجوج کم ہیں جو تم گھبراتے ہو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قسم ہے جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ یعنی امت محمدیہ ﷺ بہشتیوں کی چوتھائی ہوگی راوی کہتا ہے تو ہم اصحاب نے اللہ اکبر کہا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہوگی تو ہم نے اللہ اکبر کہا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کی امید رکھتا ہوں کہ تم تمام بہشتیوں کے آدھے ہوگے تو ہم نے اللہ اکبر کہا فرمایا کہ نہیں تم لوگوں میں مگر جیسے کالا بال سفید بیل کی کھال میں یا جیسے سفید بال سیاہ بیل کی کھال میں۔

فائدہ: اس کی شرح رقاق میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ ذکر یاجوج ماجوج کا ہے اور اشارہ ہے طرف کثرت ان کے کی اور یہ کہ یہ امت بہ نسبت ان کے عشر کے عشر کا عشر ہے اور یہ کہ یاجوج ماجوج آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں واسطے رد کرنے کے ان کے مخالف پر۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ وَقَوْلِهٖ ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ﴾ وَقَوْلِهٖ ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيْمٌ﴾ وَقَالَ أَبُوْ مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

باب ہے بیان قول اللہ تعالیٰ کے کہ پکڑا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام ایک امت تھا فرمانبردار واسطے اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم علیہ السلام البتہ اواہ حلیم ہے ابو میسرہ نے کہا کہ اواہ کے معنی ہیں نہایت رحم والا حبشہ کی زبان میں۔

فائدہ: اور شاید اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ ان آیتوں کی طرف ثناء اللہ تعالیٰ کی اوپر ابراہیم علیہ السلام کے اور خلیل خلت سے مشتق اور وہ صداقت اور محبت ہے جو دل میں داخل ہوتی ہے پس ہوتی ہے درمیان اس کے اور یہ صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے بہ نسبت اس چیز کے کہ ابراہیم علیہ السلام کے دل میں ہے اللہ تعالیٰ کی محبت سے اور اپر اطلاق اس کا بیچ حق اللہ کے پس بطور مقابلے کے ہے اور ابراہیم علیہ السلام آذر کے بیٹے ہیں۔ (فتح)

۳۱۰۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ أُنَاسًا مِّنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي إِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾.

۳۱۰۰ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تم حشر کیے جاؤ گے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہونے پھر پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت جیسے پیدا کیا ہم نے پہلی بار پھر اس کو دوہرائیں گے وعدہ لازم ہو چکا ہم پر تحقیق ہم ہیں کرنے والے یہ کام اور قیامت کے دن اول اول ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور بیشک کچھ لوگوں کو میرے یاروں سے بائیں طرف کھینچا جائے گا یعنی دوزخ کی طرف کہ وہ بائیں ہے میں کہوں گا کہ یہ میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ہیں تو وہ کھینچنے والا کہے گا کہ ہمیشہ رہے یہ مرتد اپنی ایڑیوں پر جب سے تو نے ان کو چھوڑا تو میں کہوں گا جیسے نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ان پر نگہبان تھا جب تک ان میں رہا العزیز الحکیم تک۔

فائدہ: اور مقصود اس سے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور کہتے ہیں کہ حکمت بیچ خصوصیت ابراہیم علیہ السلام کے یہ ہے کہ وہ آگ میں ننگے ڈالے گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ اس واسطے کہ اول اس نے پاجامہ پہنا اور نہیں لازم آتا خصوصیت ابراہیم علیہ السلام سے ساتھ اس کی فضیلت دینی اس کی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس واسطے کہ مفضول کبھی ممتاز ہوتا ہے ساتھ ایک چیز کے کہ خاص ہوتی ہے ساتھ اس کے اور نہیں لازم آتی اس سے فضیلت مطلق اور ممکن ہے کہ کہا جائے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل نہیں ہوتے بنا بر اس کے کہ متکلم اپنے خطاب کے عموم میں داخل نہیں ہوتا اور ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور بھی کئی چیزیں ہیں جو پہلے پہل انہوں نے کی ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ پہلے انہوں نے مہمانداری کی اور لبوں کے بال کترائے اور ختنہ کیا اور سفید بال دیکھے اور سوائے اس کے۔ (فتح)

۳۱۰۱ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

۳۱۰۱ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْبَرَنِیْ أَخِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ عَنِ ابْنِ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلْقٰی إِبْرَاهِیْمُ أَبَاهُ آزَرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَیَقُوْلُ لَهٗ إِبْرَاهِیْمُ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ أَبُوْهُ فَالْیَوْمَ لَا أَعْصِیْكَ فَیَقُوْلُ إِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِیْ أَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَأَیُّ خِزْیٍ أَخْزٰی مِنْ أَبِی الْأَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی إِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا إِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ فَیَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّلْتَطِخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَآئِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ.

فرمایا کہ قیامت نے ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر سے ملیں گے اس حال میں کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد وغبار پڑی ہے تو کہیں گے کہ میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ میرا کہا مان یعنی بت پرستی نہ کر تو نے نہ مانا تو ان کا باپ کہے گا کہ میں آج تمہارا کہنا مانوں گا تو ابراہیم علیہ السلام جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھ کو قیامت کے دن رسوا نہ کروں گا اور اس سے زیادہ کون سی رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے جو رحمت سے دور ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بہشت کو کافروں پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہیں کہ دوزخ سے نکلے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ اپنے پاؤں کے نیچے دیکھو تو دیکھیں گے کہ آواز خاکی آلودہ کنفار ہو گا پھر فرشتے اس کے پاؤں کو پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوئی۔

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

٣١٠٢ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو أَنَّ بُکَیْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ کُرَیْبٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَوَجَدَ فِیْهِ صُوْرَةَ إِبْرَاهِیْمَ وَصُوْرَةَ مَرْیَمَ فَقَالَ أَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا أَنَّ الْمَلَآئِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا إِبْرَاهِیْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ یَسْتَقْسِمُ.

٣١٠٢ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانے کعبے میں داخل ہوئے سو اس میں ابراہیم علیہ السلام اور مریم کی صورت پائی سو فرمایا کہ ایپر فرشتے پس وہ سن چکے ہیں کہ بیشک فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں جاندار کی تصویر ہو یہ صورت ابراہیم علیہ السلام کی ہے پس کیا ہے واسطے اس کے کہ تیروں سے فال لیتا ہے یعنی فال کا تیر اس کے ہاتھ میں دیا ہے باوجود یہ کہ قائل ہیں ساتھ پیغمبری اس کی کے اور معصوم ہونے اس کے اس فعل بد سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح بھی آئندہ آئے گی۔

٣١٠٣ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی أَخْبَرَنَا

٣١٠٣ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَام بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ.

جب خانے کعبے میں صورتیں دیکھیں تو اس کے اندر داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے مٹانے کا حکم کیا پس مٹائی گئیں اور دیکھا ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کی صورت کو کہ ان کے ہاتھ میں فال کے تیر تھے سو فرمایا کہ اللہ لعنت کرے ان کو قسم ہے اللہ کی کہ انہوں نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی کبھی قسمت طلب نہیں کی۔

٣١٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣١٠٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے بزرگ تر لوگوں سے فرمایا ان میں زیادہ ڈرنے والا اللہ تعالیٰ سے تو اصحاب نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس یوسف علیہ السلام اللہ کے پیغمبر پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل پیغمبر کے پڑوتے یعنی یہ نسبی شرافت اور خاندانی بزرگی ان کے سوا اور کسی کو حاصل نہی ہوئی کہ ان کی چار پشت تک برابر پیغمبر ہوتے آئے ہیں اصحاب نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے عرب کانوں کا حال پوچھتے ہو کہ ان میں بہتر خاندان کون ہے فرمایا جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں بہتر تھا وہ لوگ اسلام کی حالت میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ دین میں ہشیار ہو جائیں یعنی شرافت ذاتی اور بزرگی خاندانی کی بدون دینداری کے اللہ کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں۔

فائدہ: اس کی شرح بھی آئندہ آئے گی۔

٣١٠٥ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ

٣١٠٥۔ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس آج رات کو دو آنے والے سو آئے ہم ایک مرد دراز قد پر نہ قریب تھا کہ دیکھوں میں سر اس کا اور ان کے سبب سے اور بیشک وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَوِيْلٍ لَا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهٗ طُوْلًا وَإِنَّهٗ إِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۰۶ ـ حَدَّثَنِیْ بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوْا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ أَوْ كِ ف ر قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا إِلٰی صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوْسٰی فَجَعْدٌ آدَمُ عَلٰی جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ يُكَبِّرُ.

۳۱۰۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور لوگوں نے اس کے واسطے دجال کا ذکر کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہے کافر ک ف ر ابن عباس نے کہا کہ میں نے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپر صورت ابراہیم کی پس دیکھو طرف اپنے ساتھی کے یعنی ابراہیم علیہ السلام کی صورت میری صورت سے مشابہ تر ہے اور اپر موسیٰ علیہ السلام گندم گون گھنگرالے بال والا ہے سوار ہے سرخ اونٹ پر جو نکیل ڈالا گیا ہے کھجور کی کھال سے جیسے میں اس کو دیکھتا ہوں کہ نالے میں اترا تکبیر کہتا ہوا۔

فائدہ: اس کی پوری شرح آئندہ آئے گی اور غرض اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ اپر ابراہیم علیہ السلام پس طرف دیکھو طرف ساتھی اپنے کی اور اشارہ کیا ساتھ اس کے طرف ذات اپنی کے پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام سے بہت مشابہ ہیں۔

۳۱۰۷ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ تَابَعَهٗ عَجْلَانُ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ.

۳۱۰۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے ساتھ قدوم کے حالانکہ وہ اسی برس کے تھے اور ابوالزناد نے کہا کہ لفظ قدوم تخفیف کے ساتھ ہے یعنی دال پر تشدید نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اس میں اختلاف ہے کہ قدوم سے کیا مراد ہے پس بعض تو کہتے ہیں کہ مکان کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ قدوم سے مراد بسولا ہے لوہے کا یعنی تیشہ اور یہی اخیر بات راجح ہے پس تحقیق ابویعلی نے روایت کی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی ختنے کا حکم ہوا تو انہوں نے بسولی سے اپنا ختنہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا کہ تو نے جلدی کی پہلے اس سے کہ میں تجھ کو حکم کروں اس کی آلے سے تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب میں نے یہ برا جانا کہ تیرے حکم میں دیر کروں۔ (فتح)

۳۱۰۸ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ إِلَّا ثَلَاثًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ ﴿إِنِّيْ سَقِيْمٌ﴾ وَقَوْلُهُ ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّسَارَةُ إِذْ أَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَأَةٌ مِّنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِيْ فَأَتٰى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرَكِ وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِيْ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِيْ فَلَا تُكَذِّبِيْنِيْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ

۳۱۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر نے کبھی ایسی بات نہیں بولی جو حقیقت میں سچی ہو اور ظاہر میں جھوٹی ہو سوائے تین بار کے دو باتیں ان میں سے اللہ کے مقدمے ایک ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ بلکہ ان کے بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق میں اور وہ یہ ہے کہ جس حالت میں کہ ایک روز سارہ ان کے ساتھ تھیں یعنی جب کہ اپنی قوم کی تکلیف سے اپنے ملک سے ہجرت کر کے شام کو چلے تو ناگہاں ایک گاؤں میں پہنچے جس میں ایک بادشاہ ظالم تھا تو کسی نے اس کو کہا کہ اس جگہ ایک مرد ہے کہ اس کے ساتھ ایک عورت ہے جو نہایت خوبصورت لوگوں میں ہے تو اس نے ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور اس نے سارہ کا حال پوچھا کہ یہ کون عورت ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میری بہن ہے پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے پس کہا کہ اے سارہ زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی ایمان دار نہیں اور بیشک اس ظالم نے مجھ سے پوچھا تھا تو میں نے اس کو خبر دی کہ تو میری بہن ہے سو مجھ کو نہ جھٹلانا پھر اس ظالم نے سارہ کو بلا بھیجا سو جب وہ اس پر داخل ہوئیں تو ان کو اپنے ہاتھ سے پکڑنے لگا تو وہ پکڑا گیا یعنی دیوانہ ہو گیا یا گلا گھونٹا گیا یہاں تک کہ مرگی والے کی طرح ہاتھ پاؤں مارنے لگا تو اس نے سارہ کو کہا کہ دعا کر اللہ مجھ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُوْنِيْ بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُوْنِيْ بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَآءِ السَّمَآءِ.

صحت دے اور میں تجھ کو ضرر نہ پہنچاؤں گا تو سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ سے دعا کی تو چھوڑا گیا پھر دوسری بار اس کو پکڑنے لگا پھر اسی طرح پکڑا گیا اس سے سخت تر تو اس نے کہا کہ اللہ سے دعا کر کہ مجھ کو صحت دے اور میں تجھ کو ضرر نہ پہنچاؤں گا تو سارہ نے دعا کی تو چھوڑا گیا پھر اس نے اپنے بعض دربانوں کو بلایا سو کہا کہ تو میرے پاس آدمی نہیں لایا تو میرے پاس شیطان لایا تو اس نے اس کو خدمت کے لیے ہاجرہ دی تو سارہ رضی اللہ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کیا حال ہے سارہ نے کہا کہ رد کیا اللہ نے مکر کافر کا اس کے سینے میں اور اس نے خدمت کے واسطے ہاجرہ دی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پس یہ ہے تمہاری ماں اے آسمان کے پانی کی اولاد یعنی اے عرب۔

فائدہ: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تین باتوں کو جھوٹ کہنا پس واسطے ہونے اس کے کہ کہا اس نے ایک قول کہ اس کو سامع جھوٹ اعتقاد کرتا تھا لیکن جب تحقیق کیا جائے تو نہ تھا جھوٹ واسطے اس کے کہ تھا وہ باب معاریض کے سے جو دونوں امروں کے احتمال رکھتے ہیں پس یہ محض کذب نہیں پس اپر قول اس کا کہ میں بیمار ہوں پس احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ میں عنقریب بیمار ہو جاؤں گا یا میں بیمار ہوں ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کی گئی ہے مجھ پر موت سے اور مراد میری بہن سے یہ ہے کہ میری دینی بہن ہے اور ابن عقیل نے کہا کہ دلالت عقل کی پھیرتی ہے ظاہر اطلاق کذب کو اوپر ابراہیم علیہ السلام کے اور یہ اس واسطے کہ عقل یقین کرتی ہے ساتھ اس کے رسول لائق ہے کہ موثوق نہ ہونا کہ معلوم ہو صدق اس چیز کا کہ لایا ہے اس کو اللہ سے اور نہیں اعتماد ہے باوجود تجویز جھوٹ کے اوپر اس کے پس کس طرح ہے باوجود کذب کے اس سے اور سوائے اس کے نہیں کہ اطلاق کیا گیا ہے اوپر اس کے واسطے ہونے اس کے کے صورت جھوٹ کی نزدیک سامع کے اور بر تقدیر اس کے پس یہ نہیں صادر ہوا ابراہیم علیہ السلام سے یعنی اطلاق کذب کا اوپر اس کے مگر بیچ حالت شدت خوف کے واسطے بلند ہونے درجے اس کے نہیں تو پس کذب ایسی جگہوں میں جائز ہے اور کبھی واجب ہوتا واسطے اٹھانے اخف دو ضرروں کے واسطے دفع کرنے بڑے ضرر کے اور اپر نام رکھنا اس کا جھوٹ پس یہ مراد نہیں کہ وہ مذمت کیے جاتے ہیں پس تحقیق کذب اگرچہ قبیح ہے لیکن کئی جگہوں میں اچھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اور یہ جگہ ان میں سے ہے اور یہ جو کہا کہ دو اللہ کے مقدمے تو خاص کیا ان کو ساتھ اس کے واسطے کہ قصہ سارہ کا اگر چہ وہ بھی اللہ کے مقدمے میں تھا لیکن وہ بغل گیر ہے اپنی جان کے خط کو اور اپنے نفس کو بخلاف باقی دونوں کے کہ وہ محض اللہ کے مقدمے میں تھیں اور نام اس ظالم کا عمرو تھا اور وہ مصر کا بادشاہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ضحاک کا بھائی ہے جو ملکوں مالک ہوا تھا اور کتاب تیجان میں ہے کہ جس نے کہا تھا کہ یہاں ایک مرد آیا ہے اس کے ساتھ ایک نہایت خوبصورت عورت ہے وہ ایک مرد تھا جس سے ابراہیم علیہ السلام گندم خریدا کرتے تھے تو اس نے بادشاہ کے نزدیک اس کی چغلی کھائی اور یہ بھی اس نے بادشاہ سے کہا تھا کہ میں نے سارہ کو چکی پیستے دیکھا ہے اور یہی سبب ہے کہ بادشاہ اس کو خدمت کے واسطے ہاجرہ دی اخیر امر میں اور کہا کہ یہ اس کے لائق نہیں کہ اپنی خدمت آپ کرے اور کہتے ہیں کہ سارہ کے والد کا نام ہاران تھا اور ہوحران کا بادشاہ تھا اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اس سے نکاح کیا تھا تو اپنے وطن سے ہجرت کی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ان کے چچا کی بیٹی تھی اور یہ جو ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تم کہنا کہ میں اس کی بہن ہوں تو اس واسطے کہ کہتے ہیں کہ اس ظالم کا یہ دستور تھا کہ خاوند کو مار ڈالتا تھا اور بھائی کو نہ مارتا تھا اور یہ جو کہا کہ میرے اور تیرے سوا زمین پر کوئی ایماندار نہیں تو اس پر یہ اعتراض آتا ہے لوط علیہ السلام اس وقت موجود تھے اور وہ بھی ایماندار تھے تو جواب یہ ہے کہ مراد ان کی وہ زمین ہے جس میں ان کے ساتھ یہ قصہ واقع ہوا اور اس وقت لوط علیہ السلام اس کے ساتھ نہ تھے اور یہ جو کہا کہ تم میرے پاس شیطان لائے ہو تو یہ اس واسطے کہ اسلام سے پہلے لوگ جنوں کے امر کو برا جانتے تھے اور اعتقاد کرتے تھے خوارق عادت واقع ہوتے ہیں ان کے تصرف سے ہوتے ہیں اور یہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اولاد آسمان کے پانی کی تو مراد اس سے عرب ہیں کہ وہ اکثر بیابانوں میں رہتے تھے جہاں پانی برستا ہے واسطے چرانے مواشی اپنے کے اور اس میں دلیل ہے واسطے اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ عرب کے سب لوگ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے زمزم کا پانی ہے کہ وہ آسمان کے پانی سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے عامر ہیں اور وہ دادا ہے اوس اور خزرج کا اور اس کا نام آسمان کا پانی اس واسطے رکھا گیا کہ وہ قحط کے وقت ان کے واسطے پانی کے کے قائم مقام ہوتا تھا اور اس حدیث میں مشروعیت اخوت اسلامی کی ہے اور مباح ہونا معاریض کا اور رخصت بیچ فرمانبردار ہونے کے واسطے ظالم کے اور غاصب کے اور قبول کرنا تحفہ بادشاہ ظالم کا اور قبول کرنا ہدیہ مشرک کا اور قبول ہونا دعا کا ساتھ اخلاص کے نیت کے اور کافی ہونا اللہ کا واسطے اس شخص کے جو اخلاص سے دعا کرے ساتھ نیک عمل اپنے کے اس واسطے کہ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ میں ایمان لائی ہوں ساتھ تیرے اور تیرے رسول کے تو اس کافر کو مجھ پر قدرت نہ دے اور اس میں مبتلا ہونا نیکوکاروں کا ہے واسطے بلند کرنے درجوں ان کے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے واسطے درمیان سے پردہ اٹھایا دیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ جو حال بادشاہ کا سارہ کے ساتھ گزرا وہ سب ابراہیم علیہ السلام نے سامنے دیکھ لیا اور یہ کہ وہ بادشاہ سارہ تک نہ پہنچ سکا اور کہتے ہیں کہ جس محل میں بادشاہ سارہ کے ساتھ تھا اس محل کو اللہ تعالیٰ نے شیشے کی طرح صاف کر دیا تھا یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام باہر سے دونوں کو دیکھتے تھے اور ان کا کلام سنتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب سارہ بادشاہ کے پاس گئیں تو وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو مشکل پیش آئے تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور یہ کہ وضو پہلی امتوں کے واسطے بھی تھا اور اس امت کے ساتھ خاص نہیں اور نہ ساتھ پیغمبروں کے واسطے ثبوت اس کے کے سارہ سے اور جمہور اس پر ہیں کہ سارہ پیغمبر نہ تھیں۔

٣١٠٩ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى أَوْ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

٣١٠٩۔ ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مارنے گرگٹ کے اور تھا وہ پھونکتا ابراہیم علیہ السلام پر۔

فائدہ: بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ گرگٹ بہرہ ہے اور نہیں داخل ہوتا اس مکان میں جس میں زعفران ہو اور وہ حاملہ ہوتا ہے اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو زمین کوئی جانور نہ تھا مگر کہ آگ کو بجھاتا تھا مگر گرگٹ کہ وہ اس کو پھونکتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مارنے کا حکم کیا۔ (فتح)

٣١١٠ ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُوْلُوْنَ ﴿لَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ بِشِرْكٍ أَوَلَمْ تَسْمَعُوْا إِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾.

٣١١٠۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا ان کو قیامت کے دن امن امان ہے تو اصحاب نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم نہیں کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا مطلب یوں نہیں جیسا تم کہتے ہو یعنی بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم یعنی شرک کو نہ ملایا کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک کرنا بڑا ظلم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اسماعیلی نے کہا کہ یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں اس واسطے کہ اس میں ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے کچھ چیز نہیں اور پوشیدہ رہی اس پر یہ بات کہ وہ حکایت ہے قول ابراہیم علیہ السلام کے سے یعنی یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکایت کیا ہے اس واسطے کہ جب فارغ ہوا اللہ تعالیٰ نے حکایت قول ابراہیم علیہ السلام کے سے بیچ ستاروں اور سورج اور چاند کے تو ذکر کیا جھگڑا قوم اس کی کا واسطے اس کے پھر اس کے بعد کہا و تلك حجتنا آتيناها ابراهيم على قومه اور علی مرتضی سے روایت ہے کہ یہ آیت ابراہیم علیہ السلام اور اس کی قوم کے حق میں اتری۔ (فتح)

بَابٌ ﴿يَزِفُّوْنَ﴾ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ

باب ہے اس بیان میں کہ یزفون کا معنی ہے جلد چلنا

٣١١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهُ مِنَ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ فَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا إِلٰى مُوْسٰى تَابَعَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣١١١ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ جمع کرے گا قیامت کے دن پہلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں پس سنایا گا ان کو بلانے والا اور پہنچے گی ان کو آنکھ یعنی ہر ایک کی کلام کو تمام خلقت سنے گی اور ہر ایک آدمی تمام خلقت کو دیکھے گا اور قریب ہوگا ان سے آفتاب پس ذکر کی حدیث شفاعت کی تو سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے پس کہیں گے کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اس کا جانی دوست ہے زمین سے اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے جھوٹ ذکر کریں گے اور کہیں گے نفسی نفسی تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

فائدہ: اور غرض اس سے قول اہل موقف کا ہے واسطے ابراہیم علیہ السلام کے کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اس کا دوست جانی ہے زمین سے۔

تنبیہ: بعض روایتوں میں یہ بات بغیر ترجمہ کے ہے پس یہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اس کا پہلے باب سے واضح ہے اس واسطے کہ یہ قصہ ابراہیم علیہ السلام کے ترجمہ سے ہے اور لیکن تفسیر یَزِفُّوْنَ کی قرآن سے پس تحقیق وہ جملے قصے ابراہیم علیہ السلام کے سے ہے ساتھ قوم اپنی کے جب کہ اس نے بت توڑ ڈالے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس آگے بڑے جلدی کرتے ہوئے طرف اس کے اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ان کے بتوں کی طرف پھرے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ وہ بت ایک بڑے بت خانے میں ہیں اور دروازوں کے سامنے ایک بڑا بت ہے تو ناگہاں ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ کافروں نے بتوں کے آگے کھانا رکھا اور کہا کہ جب ہم پلٹ کر آئیں گے تو ہم پائیں گے کہ بتوں نے اس میں برکت کی ہوگی پھر ہم اس کو کھائیں گے سو ابراہیم علیہ السلام نے جب ان کی طرف نظر کی تو کہا کہ کیا ہے واسطے تمہارے کہ تم نہیں کھاتے تو ابراہیم علیہ السلام نے لوہا لے کر ہر بت کو چیر ڈالا پھر کلہاڑی کو بڑے بت کے گلے میں لٹکایا پھر وہاں سے نکل آئے پھر جب وہ پلٹ کر آئے تو ابراہیم علیہ السلام کے جلانے کے واسطے لکڑیاں جمع کرنے لگے یہاں تک کہ بیمار عورت بھی کہتی تھی کہ اگر اللہ نے مجھ کو صحت دی تو میں بھی ابراہیم علیہ السلام کے واسطے لکڑیاں جمع کروں گی پھر جب انہوں نے اس کی لکڑیاں جمع کیں اور بہت لکڑیاں جمع کیں اور اس کے جلانے کا ارادہ کیا تو کہا آسمان اور زمین اور پہاڑوں اور فرشتوں نے کہ اے ہمارے رب تیرا دوست جلایا جاتا ہے اللہ نے فرمایا کہ مجھ کو معلوم ہے اور اگر تم کو بلائے تو تم اس کی مدد کرنا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے الٰہی تو اکیلا ہے آسمان میں اور میں اکیلا ہوں زمین میں نہیں زمین میں کوئی سوا میرے جو تیرا عبادت کرتا ہو کافی ہے مجھ کو اللہ اور اچھا ہے کارساز اور میں گمان کرتا ہوں اگر ترجمہ محفوظ ہو تو اشارہ کیا ہے بخاری رحمہ اللہ نے طرف اس قدر کے پس یہ مناسب ہے ان کے قول کو کہ تو اللہ کا دوست ہے زمین میں۔ (فتح)

٣١١٢ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ لَوْلَا أَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَمَّا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ فَحَدَّثَنِيْ قَالَ إِنِّيْ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِيْ سُلَيْمَانَ جُلُوْسٌ مَّعَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ مَا هٰكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلٰكِنَّهُ قَالَ أَقْبَلَ إِبْرَاهِيْمُ بِإِسْمَاعِيْلَ وَأُمِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهِيَ تُرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعْهُ

٣١١٢۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ رحم کرے اسمٰعیل کی ماں پر یعنی ہاجرہ پر اگر وہ جلدی نہ کرتی تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ آیا ہے کہ متوجہ ہوئے ابراہیم علیہ السلام ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام اور ماں اس کی کے اور وہ اس کو دودھ پلاتی تھی اور اس کے ساتھ ایک مشک تھی لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو مرفوع نہیں کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ جَآءَ بِهَا إِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيْلَ.

٣١١٣ - وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَكَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلَ مَا اتَّخَذَ النِّسَآءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيْلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلٰى سَارَةَ ثُمَّ جَآءَ بِهَا إِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَّلَيْسَ بِهَا مَآءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَّسِقَآءً فِيْهِ مَآءٌ ثُمَّ قَفّٰى إِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيْمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ آللّٰهُ الَّذِيْ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذَنْ لَّا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ ﴿إِنِّيْ أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ

۳۱۱۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پہلے پہل عورتوں نے کمر بند پکڑا تو اسمعیل علیہ السلام کی ماں کی طرف سے پکڑا ہے کہ اس نے کمر بند پکڑا تا کہ مٹائے نشان اپنے پاؤں کا سارہ پر پھر ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ کو اور اس کے بیٹے کو لائے اور وہ اس کو دودھ پلاتی تھی یہاں تک کہ اتارا واپس خانے کعبے کے نزدیک درخت کے جو زمزم کے اوپر تھا مسجد حرام کی جگہ میں اور مکے میں اس دن کوئی آدمی نہ تھا اور نہ وہاں پانی تھا دونوں کو اس جگہ اتارا تو رکھی ان کے پاس ایک تھیلی جس میں کھجوریں تھیں اور ایک مشک جس میں پانی تھا پھر ابراہیم علیہ السلام پیٹھ دے کر چلے تو اسمعیل علیہ السلام کی ماں ان کے پیچھے چلی پس کہا اس نے کہ اے ابراہیم علیہ السلام تو کہاں جاتا ہے اور ہم کو اس میدان میں چھوڑے جاتا ہے جس میں نہ کوئی غمخوار ہے اور نہ کچھ چیز سو ہاجرہ نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ بات کئی بار کہی پر انہوں اس کو مڑ کر نہ دیکھا پھر ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم کیا ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہاں ہاجرہ نے کہا کہ اب اللہ تعالیٰ ہم کو ضائع نہ کرے گا پھر پھر آئے اور ابراہیم علیہ السلام چلے یہاں تک کہ جب ٹیلے کے پاس پہنچے جس جگہ کہ وہ ان کو نہ دیکھتی تھیں تو اپنے منہ کو قبلے کے سامنے کیا پھر دعا کی ساتھ ان کلموں کے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ اے رب میں نے بسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان میں جہاں کھیتی نہیں تیرے ادب والے گھر کے پاس یہاں تک کہ لشکروں کو پہنچے اور اسمعیل علیہ السلام کی ماں اسمعیل علیہ السلام کو دودھ دینے لگی اور اس پانی سے پانی پینے لگی یہاں تک کہ مشک کا پانی تمام ہو گیا اور اس کو اور اسکے بیٹے کو پیاس لگی اور اس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُوْنَ﴾ وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيْلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوّٰى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيْهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَآءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَآءِ فِيْ سِقَآئِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ

دیکھنے لگی کہ پیاس کے مارے زمین پر لیٹتے ہیں تو ہاجرہ چلی واسطے برا جاننے اسباب کے کہ اسمٰعیل علیہ السلام کو امتحان میں دیکھے تو پایا اس نے صفا کو قریب تر پہاڑ زمین میں جو اس کے پاس تھا تو اس پر کھڑی ہوئیں پھر میدان کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگی کہ کیا کسی کو دیکھتی ہے یعنی تا کہ کوئی آدمی نظر آئے سو اس نے کسی کو نہ دیکھا تو صفا سے اتری یہاں تک کہ جب میدان میں پہنچی تو اپنے کرتے کا کنارہ اٹھایا پھر دوڑی جیسے مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ میدان سے آگے بڑی پھر مروہ پہاڑ پر آئی اور اس پر کھڑے ہو کر نظر کی کہ کیا کسی کو دیکھتی ہے سو اس نے کسی کو نہ دیکھا تو اس نے سات بار اسی طرح کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس اس واسطے لوگ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہیں پھر جب وہ مروہ پر چڑھی تو اس نے ایک آواز سنی تو کہا کہ چپ رہ ارادہ کرتی تھی اپنے تئیں پس تکلف کیا سننے میں پھر دوسری بار بھی آواز سنی تو کہنے لگی کہ تحقیق تو نے اپنی آواز سنائی اگر تیرے پاس فریاد رسی ہے تو فریاد سن تو ہاجرہ نے ناگہاں فرشتہ دیکھا نزدیک جگہ زمزم کے سو فرشتے نے اپنا ٹخنہ یا پر زمین پر مارا یہاں تک کہ پانی ظاہر ہوا تو اس کو حوض کی طرح بنانے لگی اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کرنے لگی یعنی پانی کے گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تا کہ پانی بہہ نہ جائے اور پانی سے چلو بھر بھر مشک میں ڈالنا شروع کیا اور وہ جوش مارتا تھا بعد چلو بھرنے کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں پر کہ اگر چھوڑتی زمزم کو یا یوں فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا تو ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ دیا پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِيْ هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوْهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِّنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَآءٍ فَنَزَلُوْا فِيْ أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَآئِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا إِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَآءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَآءٌ فَأَرْسَلُوْا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَآءِ فَرَجَعُوْا فَأَخْبَرُوْهُمْ بِالْمَآءِ فَأَقْبَلُوْا قَالَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيْلَ عِنْدَ الْمَآءِ فَقَالُوْا أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا أَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْإِنْسَ فَنَزَلُوْا وَأَرْسَلُوْا إِلٰى أَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِّنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَأَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ فَجَآءَ

فرشتے نے اس سے کہا کہ تو ہلاک ہونے کا خوف نہ کر اس واسطے کہ بیشک اس جگہ اللہ کا گھر ہے اس کو یہ لڑکا اور اس کا باپ بنائے گا اور بیشک اللہ نہ ضائع کرے گا اس کے رہنے والوں کو اور تھا خانہ کعبہ اونچا زمین سے مانند ٹیلے کے آتی تھی اس کو لہر پانی کی پس گزرتی تھی اس کے دائیں اور بائیں سے یعنی جب برسات میں پانی زور سے بہتا تھا تو پانی خانہ کعبہ کے اوپر نہ چڑھتا تھا دائیں بائیں بہ جاتا تو ہاجرہ مدت تک رہی کہ پانی پیتی تھی اور اپنے لڑکے کو دودھ دیتی تھی یہاں تک کہ جرہم کا ایک گروہ ان پر گزرا اس حال میں کہ متوجہ ہونے والے تھے کداء کی راہ سے تو وہ مکے کی نوان میں اترے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک پرندہ گھومتا ہے سو انہوں نے کہا کہ بیشک یہ جانور البتہ پانی پر گھومتا ہے ہمارا اترنا اس میدان میں ہے اور اس میں پانی نہیں سو انہوں نے ایک یا دو ایلچی بھیجے تو ناگہاں انہوں نے پانی دیکھا سو وہ پلٹ آئے اور ان کو پانی کی خبر دی تو وہ آگے بڑھے اور اسمعیل علیہ السلام کی ماں پانی کے پاس تھی تو انہوں نے کہا کہ کیا تو ہم کو اجازت دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس اتریں اس نے کہا ہاں لیکن پانی میں تمہارا کچھ حق نہیں انہوں نے کہا اچھا تو پائی یہ اسمعیل علیہ السلام کی ماں نے عین مراد اپنی اور وہ رفیق چاہتی تھی تو وہ اس کے پاس اترے اور اپنے گھر والوں کو بلا بھیجا تو وہ بھی ان کے ساتھ آ اترے یہاں تک کہ جب مکے میں چند گھر والے ہوئے اور اسمعیل علیہ السلام جوان ہوئے اور ان سے عربی زبان سیکھی اور تھا وہ عمدہ تر ان میں محبوب تر جبکہ جوان ہوا سو جب وہ بالغ ہوا تو انہوں نے اس کو اپنی قوم سے ایک عورت بیاہ دی اور اسمعیل علیہ السلام کی ماں یعنی ہاجرہ مرگئیں تو آئے ابراہیم علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِبْرَاهِيمُ بَعْدَمَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ إِسْمَاعِيلَ فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِي ضِيقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَآءَ إِسْمَاعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَآءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَآءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرٰى فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَآءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُو

بعد اس کے کہ نکاح کیا اسمٰعیل علیہ السلام نے اس حال میں کہ اپنی چھوڑی چیز کو ڈھونڈتے تھے یعنی اپنی بیوی اور بیٹے کو تو انہوں نے اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ پایا تو اس کی عورت سے اس کا حال پوچھا تو عورت نے کہا کہ وہ ہمارے واسطے روزی کی تلاش میں نکلا ہے پھر ابراہیم علیہ السلام نے اس عورت سے ان کی معاش اور گزران کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ ہم برے حال میں ہیں ہم تنگی اور سختی میں ہیں اور اس نے ان کے پاس شکایت کی ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تیرا خاوند آئے تو اس کو میری طرف سے سلام کرنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈال پھر جب اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو گویا انہوں نے کسی چیز کے نشان کو پایا یعنی اپنے باپ کی خوشبو پائی تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا ان کی عورت نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسا ایسا یعنی ایسی ایسی شکل صورت کا ہمارے پاس آیا تھا سو اس نے ہم سے تیرا حال پوچھا تو میں نے اس کو خبر دی تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہاری گزران کا تو میں نے اس کو خبر دی کہ ہم تنگی اور سختی میں ہیں اور اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ اس نے تجھ کو کچھ وصیت بھی کی تھی عورت نے کہا ہاں اس نے مجھ کو حکم کیا تھا کہ اس پر سلام پڑھنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈال اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ میرا باپ تھا اور بیشک اس نے مجھ کو حکم کیا کہ میں تجھ کو چھوڑ دوں جا اپنے لوگوں میں جا مل تو اسمٰعیل علیہ السلام نے اس کو طلاق دی اور ان میں سے اور عورت سے نکاح کیا پھر توقف کیا اس نے ابراہیم علیہ السلام نے جب تک کہ اللہ نے چاہا پھر اس کے بعد ان کے پاس آئے اور اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ پایا اور ان کی بیوی کے پاس گئے تو اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ فَإِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ إِسْمَاعِيْلُ قَالَ هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِيْ عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَسَأَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَأَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِيْ وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِيْ أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمَاعِيْلُ يَبْرِيْ نَبْلًا لَّهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِّنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيْلُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِيْنُنِيْ قَالَ وَأُعِيْنُكَ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا وَّأَشَارَ إِلٰى أَكَمَةٍ مُّرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمَاعِيْلُ يَأْتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَآءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِيْ وَإِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُوْرَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا

اس کا حال پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارا اور پوچھا ان سے حال ان کی معاش اور گزران کا تو اس نے کہا کہ ہم خیر اور فراخی میں ہیں یعنی ہم آسودہ ہیں اور اس نے اللہ کی تعریف کی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا ہے کھانا تمہارا اس نے کہا گوشت فرمایا اور کیا ہے پینا تمہارا اس نے کہا کہ پانی کہا الٰہی برکت کر واسطے ان کے گوشت اور پانی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس وقت وہاں اناج نہ تھا اور اگر ان کے واسطے ہوتا تو اس میں بھی برکت کی دعا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس نہیں کفایت کرتا ساتھ گوشت اور پانی کے کوئی بغیر مکے کے مگر کہ وہ اس کو موافق نہیں یعنی اگر کوئی کچھ مدت فقط گوشت اور پانی پر گزارہ کرے اور ان کے سوا اور کچھ اناج نہ کھائے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے یا طبیعت کو ان سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے لیکن جو لوگ مکے میں رہتے ہیں وہ اگر فقط ان دونوں کے ساتھ گزارہ کریں اور کچھ نہ کھائیں تو نہ وہ بیمار ہوتے ہیں اور نہ ان کو ان سے نفرت ہوتی ہے اگرچہ ساری عمر انہیں دونوں کو کھا کھا کر گزاریں اور کچھ نہ کھائیں اور یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا اثر ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا پس جب تیرا خاوند آئے تو اس کو سلام کرنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھ پھر اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو کہا کہ کیا کوئی تمہارے پاس آیا تھا ان کی عورت نے کہا ہاں آیا ہمارے پاس ایک بوڑھا خوبصورت اور اس نے ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی سو اس نے مجھ سے تیرا حال پوچھا تو میں نے اس کو خبر دی پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہاری معاش کا تو میں نے اس کو خبر دی کہ ہم خیر میں ہیں اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ اس نے تجھ کو کچھ وصیت بھی کی تھی اس نے کہا کہ ہاں وہ تجھ کو سلام کہتا تھا اور حکم کرتا تھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾.

اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھ اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ میرا باپ تھا اور تو چوکھٹ ہے اس نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تجھ کو اپنے پاس نگرانی میں رکھوں پھر دیر کی اس نے ابراہیم علیہ السلام نے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر اس کے بعد آئے اور اسمٰعیل علیہ السلام اپنا تیر درست کرتے تھے تلے ایک درخت کے نزدیک زمزم کے سو جب اسمٰعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان کی طرف کھڑے ہوئے تو دونوں نے کیا جیسے باپ بیٹے کے ساتھ کرتا ہے اور بیٹا باپ کے ساتھ یعنی معانقہ اور مصافحہ وغیرہ پھر کہا اے اسمٰعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایک کام کا حکم کیا ہے پس اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا پس کرو جو تمہارے رب نے تم کو حکم کیا ہے کہا اور تو میری مدد کر اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا اور میں تیری مدد کروں گا کہا پس اللہ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ اس جگہ ایک گھر بناؤں اور اشارہ کیا طرف ایک ٹیلے اونچے کے بنا کر دن میں اس کے گرد پس نزدیک اس کے اٹھائیں دونوں نے بنیادیں گھر کی سو اسمٰعیل علیہ السلام نے پتھر لانا شروع کیا اور ابراہیم علیہ السلام بنانے لگے یہاں تک کہ جب بنا بلند ہوئی تو اسمٰعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور اس کو ابراہیم علیہ السلام کے واسطے رکھا تو ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہوئے اور وہ بناتے تھے اور اسمٰعیل علیہ السلام ان کو پتھر دیتے تھے اور دونوں کہتے تھے کہ اے رب ہمارے قبول کر ہم سے تو ہی ہے اصل سنتا جانتا سو وہ دونوں بنانے لگے یہاں تک کہ بیت اللہ کے گرد گھومتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ اے ہمارے رب قبول کر ہم سے تو ہی اصل سنتا جانتا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ سب سے پہلے اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں نے کمر بند بنایا تو اس کا سبب یہ تھا کہ سارہ نے ہاجرہ کو ابراہیم علیہ السلام کے واسطے بخش دیا تھا پس حاملہ ہوئیں ہاجرہ ابراہیم علیہ السلام سے ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام کے پھر جب ہاجرہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمٰعیل علیہ السلام کو جنا تو سارہ کو اس سے غیرت آئی تو اس نے قسم کھائی کہ البتہ میں اس کے تین اعضاء کاٹ ڈالوں گی تو ہاجرہ نے کمر بند پکڑا اور اس کو اپنی کمر میں باندھ کر بھاگی اور اپنے تہبند کا دامن ڈھیلا چھوڑا تا کہ اس کے قدم کا نشان سارہ پر مٹ جائے اور کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی سفارش کی اور کہا کہ کھول دے اپنی قسم کو بایں طور کہ اس کے کانوں میں سوراخ کر اور کہتے ہیں کہ سارہ کو نہایت غیرت آئی پس نکلے ابراہیم علیہ السلام ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام کے اور ماں اس کی کے طرف مکے کے واسطے اس کے اور اسمٰعیل علیہ السلام اس وقت دو برس کے تھے اور یہ جو کہا کہ تھا خانہ کعبہ مانند ٹیلے کے اور ایک روایت میں ہے کہ جب نوح علیہ السلام کا طوفان آیا تو کعبہ اٹھایا گیا یعنی کسی کو اس کا اٹھانا معلوم نہ رہا کہ کہاں ہے پس تھے پیغمبر علیہم السلام حج کرتے اس کا اور نہ جانتے اس کو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی جگہ معلوم کرائی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس کو کعبے کے بنانے کا حکم کیا پس بنا کیا آدم علیہ السلام نے پھر حکم کیا اس کو ساتھ طواف کے اور کہا کہ تو اول آدمیوں کا ہے اور یہ اول گھر ہے جو رکھا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے اس کو فرشتوں نے بنایا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے اس کو شیث علیہ السلام نے بنایا تھا اور یہ جو کہا کہ پس تھی ہاجرہ اسی حال پر تو اس میں اشارہ ہے کہ وہ صرف زمزم کے پانی پر گزران کرتی تھی پس کفایت کرتا تھا وہ اس کو کھانے اور پینے سے اور یہ جو کہا کہ اسمٰعیل علیہ السلام نے ان سے عربی زبان سیکھی تو اس میں اشارہ ہے کہ اس کی اور اس کی ماں کی زبان عربی نہ تھی اور جرہم کی زبان عربی تھی اور ابن متین نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ ذبیح اللہ اسحاق ہے اس واسطے کہ مامور بالذبح ذبح کے وقت بالغ نہ ہوا تھا اور اس حدیث میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کو چھوڑا تو اس وقت وہ شیر خوار تھے اور جب اس کے پاس پھر آئے تو اس وقت اسمٰعیل علیہ السلام نے نکاح کیا ہوا تھا اور اگر ذبح کا حکم ان کے حق میں ہوتا تو البتہ حدیث میں مذکور ہوتا اور شیر خوارگی اور نکاح کے زمانے کے درمیان حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے پاس مکے میں نہیں آئے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ حدیث میں اس کی نفی نہیں کہ وہ اس کے درمیان کبھی نہیں آئی پس احتمال ہے کہ اس کے درمیان بھی کبھی آئے ہوں اور اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کے ساتھ حکم کیے گئے ہوں اور یہ بات حدیث میں مذکور نہ ہوئی ہو میں کہتا ہوں کہ اور حدیث میں آچکا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام دونوں زمانوں کے درمیان بھی اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس آتے رہے ہیں چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ہر مہینے میں ہاجرہ کے پاس آیا کرتے تھے ایک براق پر صبح کو سوار ہو کر مکے میں آتے تھے اور پھر دوپہر کو شام میں اپنے گھر میں جاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے اور یہ جو کہا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈال تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح ہے یہ کہ ہو یہ لفظ طلاق کے کنایات سے پس اگر کوئی کہے کہ میں نے اپنی چوکھٹ کو بدل ڈالا اور نیت کرے ساتھ اس کے طلاق کی تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام کے دوسری بیوی کے پاس آئے تو اس نے ان کا سر دھویا اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنا قدم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پر رکھا سو اس وقت سے اس میں ان کی ایڑھی کا نشان پڑ گیا اور یہ جو کہا کہ دونوں نے خانے کعبے کی بنیادیں اٹھائیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہی تھیں بنیادیں گھر کی پہلے اس کے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے بنیاد اٹھائی اور ایک روایت میں ہے کہ خانے کعبے کی بنیادیں ساتویں زمین میں تھیں اور یہ جو کہا کہ اسمٰعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے تو ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اتارا گیا اس پر حجر اسود اور مقام پس ابراہیم علیہ السلام مکان پر کھڑے ہو کر بنانے لگے اور اس کو اونچا کرنے لگے پھر اس جگہ میں پہنچے جس جگہ کہ حجر اسود ہے تو حجر اسود کو یہاں رکھا اور مقام کو اٹھا کر خانے کعبے کے ساتھ ملا کر رکھا پھر جب ابراہیم علیہ السلام خانے کی بنا سے فارغ ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے ان کو حج کا طریقہ سکھایا اور ایک روایت میں ہے کہ حجر اسود ہند میں تھا اور تھا موتی سفید۔ (فتح)

٣١١٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيْمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمَاعِيْلَ وَأُمِّ إِسْمَاعِيْلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيْمُ إِلٰى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَّرَائِهِ يَا إِبْرَاهِيْمُ إِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ إِلَى اللهِ قَالَتْ رَضِيْتُ بِاللهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ أُحِسُّ أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا فَلَمَّا

٣١١٤۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب واقع ہوا درمیان ابراہیم علیہ السلام کے اور ان کے بیوی سارہ کے جو کچھ کہ تھا یعنی جھگڑا تو ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام اور اس کی ماں کو لے نکلے اور ان ساتھ ایک مشک تھی جس میں پانی تھا تو اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں نے اس مشک سے پانی پینا شروع کیا تو اس کا دودھ اس کے لڑکے پر اترتا تھا یہاں تک کہ مکے میں آئے اور اس کو ایک درخت کے پاس اتارا پھر ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ گئے یعنی ملک شام میں تو پیچھے لگی اس کے ماں اسمٰعیل علیہ السلام کی یہاں تک کہ جب کداء میں پہنچے تو اس نے ابراہیم علیہ السلام کو پیچھے سے پکارا کہ اے ابراہیم علیہ السلام ہم کو کس کے پاس چھوڑے جاتے ہو کہا اللہ کے پاس ہاجر علیہا السلام نے کہا کہ میں اللہ کے ساتھ راضی ہوں پھر پلٹ آئیں اور مشک سے پانی پینے لگیں اور اترتا تھا ان کا دودھ ان کے لڑکے پر یہاں تک کہ جب پانی تمام ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نالے میں جا کر نظر کروں تو شاید کسی کو دیکھوں سو جا کر صفا پہاڑ پر چڑھیں سو نظر کی اور مکرر نظر کی کہ کسی کو دیکھے سو انہوں نے کسی کو نہ دیکھا پھر جب میدان میں پہنچیں تو دوڑ کر مروہ پر آئیں تو انہوں نے اسی طرح کیا پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں جاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ تَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ أُحِسُّ أَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا حَتّٰى أَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَآءُ فَدَهَشَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِزُ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَآءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَآءِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا قَالَ فَمَرَّ نَاسٌ مِّنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الْوَادِيْ فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوْا ذَاكَ وَقَالُوْا مَا يَكُوْنُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلٰى مَآءٍ فَبَعَثُوْا رَسُوْلَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَآءِ فَأَتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوْا يَا أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا أَنْ نَّكُوْنَ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيْهِمُ امْرَأَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّيْ مُطَّلِعٌ تَرِكَتِيْ قَالَ فَجَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمَاعِيْلُ

اور دیکھوں کہ لڑکے کا کیا حال ہے تو بہتر ہوگا پس گئیں اور دیکھا پس ناگہاں وہ اپنے حال پر ہے جیسے وہ فریاد کرتا ہے واسطے موت کے پس ان کے نفس نے ان کو ٹھہرنے نہ دیا کہ اس کو موت کی حالت میں دیکھیں پھر کہا انہوں نے کہ اگر میں جا کر نظر کروں تو بہتر ہوگا شاید کہ کسی کو دیکھوں سو جا کر صفا پر چڑھیں سو نظر کی اور مکرر نظر کی سو انہوں نے کسی کو نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام کیے سات پھیرے پھر اس نے کہا کہ اگر میں جا کر لڑکے کا حال دیکھوں تو خوب ہو تو ناگہاں اس نے ایک آواز سنی تو اس نے کہا کہ اگر تیرے پاس خیر ہے تو فریاد سن تو اچانک انہوں نے دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تو اس نے اپنی ایڑی اس طرح زمین پر ماری اور اشارہ کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ایڑی سے زمین پر پس پھوٹ نکلا پانی پس خوف ہوا اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں کو مبادا پانی بہ جائے تو زمین کھودنے لگیں تا کہ پانی جمع رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہاجرہ اس کو چھوڑتی تو زمزم ایک چشمہ جاری ہو جاتا سو ہاجرہ اس پانی سے پینے لگیں اور ان کا دودھ ان کے لڑکے پر اترتا تھا پس گزرے چند لوگ قوم جرہم کے نالے میں تو ناگہاں انہوں نے ایک جانور دیکھا تو گویا کہ انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ نہیں ہوتا ہے جانور مگر پانی پر تو انہوں نے اپنے ایلچی کو بھیجا سو اس نے نظر کی تو ناگہاں اس نے دیکھا کہ پانی ہے تو اس نے آ کر ان کو خبر دی سو وہ اس کے پاس آئے اور کہا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں کیا ہمکو اجازت دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس بسیں سو اس کا بیٹا بالغ ہوا تو ان میں ایک عورت سے نکاح کیا پھر ظاہر ہوا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا واسطے گھر والوں کے کہ میں جانے والا ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ إِذَا جَآءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جَآءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ أَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قَالَ فَجَآءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمَاعِيلُ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَآءُ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَآءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ وَّرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَآءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَنْ نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

طرف اپنے چھوڑے ہوؤں کی تا کہ ان کا حال معلوم کروں تو ابراہیم علیہ السلام آئے اور سلام کیا پھر کہا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کہاں ہیں تو ان کی عورت نے کہا کہ شکار کو گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب آئے تو اس کو کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈال پھر جب اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو اس نے ان کو خبر دی تو اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ چوکھٹ تو ہے پس جا اپنے گھر والوں کے پاس پھر ابراہیم علیہ السلام کے واسطے ظاہر ہوا تو اپنے اہل سے کہا کہ میں معلوم کرنے والا ہوں اپنے چھوڑے ہوؤں کو سو آئے اور کہا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کہاں ہے تو ان کی عورت نے کہا کہ شکار کو گئے ہیں پھر اس عورت نے کہا کہ کیا تم نہیں اترتے پس کھاؤ اور پیو سو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیا ہے کھانا تمہارا اور پینا تمہارا اس نے کہا کہ کھانا ہمارا گوشت ہے اور پینا ہمارا پانی ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے الٰہی برکت کر ان کے کھانے میں اور پینے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو برکت مکے والوں کے کھانے پینے میں ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی تاثیر ہے پھر تحقیق ظاہر ہوا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا اپنے گھر والوں سے کہ میں معلوم کرنے والا ہوں حال اپنے چھوڑے ہوؤں کا پس آئے پس پایا اسمٰعیل علیہ السلام کو پاس زمزم کے کہ اپنے تیر کو درست کرتے تھے پس کہا کہ اے اسمٰعیل علیہ السلام بیشک تیرے رب نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں اس کا گھر بناؤں انہوں نے کہا کہ کہا مانیں اپنے رب کا کہا کہ حکم کیا ہے مجھ کو اس نے یہ کہ تم مجھ کو اس پر مدد کرو اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اب کروں گا یا اس مطلب کا کوئی اور لفظ کہا سو دونوں کھڑے ہوئے تو ابراہیم علیہ السلام نے بنانا شروع کیا اور اسمٰعیل علیہ السلام ان کو پتھر دینے لگے اور کہتے تھے کہ اے رب ہمارے قبول کر ہم سے بیشک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہے سنتا جانتا یہاں تک کہ بنیاد بلند ہوئی اور ابراہیم علیہ السلام ضعیف ہوئے اوپر اٹھانے پتھروں کے پس کھڑے ہوئے ابراہیم علیہ السلام مقام کے پتھر پر اور اسمعیل علیہ السلام ان کو پتھر دینے لگے اور کہنے لگے اے رب ہمارے قبول کر ہم سے بیشک تو ہے اصل سنتا جانتا۔

۳۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ.

۳۱۱۵ - ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون مسجد ہے جو زمین میں پہلے بنائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانے کعبے کی مسجد میں نے کہا کہ پھر کون فرمایا کہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد میں نے کہا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا کہ چالیس برس کا پھر جس جگہ تجھ کو نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ پس تحقیق ثواب اس میں ہے یعنی نماز پڑھنے میں جب کہ اس کا وقت ہو۔

فائدہ: ابن جوزی نے کہا کہ اس میں اشکال ہے اس واسطے کہ خانے کعبے کو ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ہے اور بیت المقدس کو سلیمان علیہ السلام نے بنایا ہے اور ان دونوں کے درمیان ہزار برس سے زیادہ کا فاصلہ ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اول بنا کے اور رکھنے بنیاد مسجد کے اور نہیں ہے ابراہیم علیہ السلام جس نے پہلے کعبہ بنایا ہو اور نہ سلیمان علیہ السلام جس نے پہلے بیت المقدس بنایا ہو پس تحقیق روایت کی ہم نے کہ پہلے کعبے کو آدم علیہ السلام نے بنایا تھا پھر اس کی اولاد زمین میں پھیل گئی پس جائز ہے کہ بعضوں نے بیت المقدس کی وضع رکھی ہو پھر بنایا کعبے کو ابرہیم علیہ السلام نے ساتھ نص قرآن کے اور اسی طرح کہا قرطبی نے کہ حدیث نہیں دلالت کرتی ہے اس پر کہ ابراہیم علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نے پہلے پہل ان کی بنیاد رکھی بلکہ یہ تجدید ہے واسطے اس چیز کے کہ بنیاد رکھی تھی ان کے غیر نے اور بیت المقدس کو مسجد اقصی اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ دور ہے خانے کعبے سے اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ نہ تھی سوائے اس کے کوئی جگہ عبادت کی اور بعض کہتے ہیں کہ واسطے دور ہونے اس کے کے گندیوں اور پلیدیوں سے۔ (فتح)

۳۱۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى

۳۱۱۶ - انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑ احد نمود ہوا سو فرمایا کہ یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم سے محبت رکھتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں الٰہی بیشک ابراہیم علیہ السلام نے کے کو حرام کیا ہے اور میں حرام کرتا ہوں جو کچھ کہ مدینے کے دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر ہے۔

فائدہ: اورغرض اس سے ذکر ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور یہ کہ اس نے کے کو حرام کیا اور اس کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

۳۱۱۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ.

۳۱۱۷ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جبکہ کعبہ بنایا تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا تو میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پھر نہیں بناتے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں یوں ہی کرتا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نہیں گمان کرتا کہ چھوڑا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دونوں رکنوں کا جو حجر اسود کے پاس ہیں مگر یہ کہ نہیں تمام ہوا کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ بوسہ دینا دونوں رکنوں کو اسی وجہ سے ہے کہ وہ دونوں رکن اپنی اصلی بنیاد پر نہیں رہے۔

فائدہ: یہ حدیث حج میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣١١٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۳۱۱۸۔ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ انہوں کہا کہ یاحضرت ﷺ ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود پڑھیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہو الٰہی رحم کر محمد پر اور اس کی بیویوں پر اور اس کی اولاد پر جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت کر محمد ﷺ پر اور اس کی بیویوں پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر بیشک تو تعریف کیا ہوا، بڑائی والا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح دعوات میں آئے گی اور غرض اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔

٣١١٩ ـ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ

۳۱۱۹۔عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ کعب بن عجرہ مجھ کو ملا تو اس نے کہا کہ کیا میں تجھ کو ایک تحفہ نہ دوں جس کو میں نے حضرت ﷺ سے سنا ہے میں نے کہا کیوں نہیں تحفہ دے مجھ کو وہ چیز تو اس نے کہا کہ ہم نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ ہم کس طرح آپ ﷺ پر درود پڑھا کریں اے اہل بیت پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سکھایا ہے کہ تم آپ ﷺ کو کس طرح سلام کریں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ درود یوں کہا کرو الٰہی رحم کر محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے رحم کیا ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا ہوا، بڑائی والا ہے الٰہی برکت کر محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَعَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اور بڑائی والا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح بھی دعوات میں آئے گی۔

٣١٢٠ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

٣١٢٠ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے تعویز کرتے تھے اور فرماتے تھے بیشک تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے واسطے ان کلموں کے ساتھ تعویز کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہوں میں وسیلے اللہ کی کلام کے جس کی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ کلمات سے مراد کلام اس کا ہے مطلق اور بعض کہتے ہیں کہ جو وعدہ کیا ہے اس نے ساتھ اس کے اور مراد ساتھ تامہ کے کامل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نافع اور بعض کہتے ہیں کہ شافعیہ اور بعض کہتے ہیں کہ مبارکہ اور بعض کہتے ہیں کہ قاضیہ جو جاری رہتی ہے اور بدستور رہتے ہیں اور نہیں رد کرتی ان کو کوئی چیز اور نہیں داخل ہوتا ان میں کوئی نقص اور عیب خطابی نے کہا کہ امام احمد نے اس سے استدلال کیا ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اور حجت پکڑتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پناہ پکڑتے تھے ساتھ مخلوق کے اور شیطان سے مراد عام ہے خواہ شیطان جن ہو انس اور عین لامہ سے مراد ہر بیماری اور آفت ہے جو آدمی کو لگتی ہے جنوں وغیرہ سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ﴾ الْآيَةَ ﴿لَا تَوْجَلْ﴾ لَا تَخَفْ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ اور احوال سنا ان کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا جب داخل ہوئے اس کے گھروں میں بولے سلام آخر آیت تک لاتوجل لاتخف یعنی لاتوجل کے معنی ہیں نہ خوف کر۔

فائدہ: اور ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا قصہ ابو حاتم نے مفصل بیان کیا ہے اور اس میں ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے تلا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا بچھڑا ان کے آگے رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم کھانا نہیں کھاتے مگر قیمت سے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اس کے واسطے قیمت ہے انہوں نے کہا کہ اس کی کیا قیمت ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اس کے اول میں بسم اللہ اور اس کے آخر میں الحمد اللہ کہنا تو جبرائیل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام کی طرف نظر کی پس کہا کہ لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنا جانی دوست ٹھہرائے پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ کھاتے نہیں تو ان سے گھبرایا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے چار تھے جبرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام اور رفائیل علیہ السلام اور ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے بچھڑے پر اپنا پر مارا تو وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی ماں کے ساتھ جا ملا۔ (فتح)

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ﴾ الْآيَةَ.

اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے رب دکھا مجھ کو کیسے زندہ کرے گا تو مردے

٣١٢١ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ.

٣١٢١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم زیادہ تر شک کرنے کے لائق ہیں ابراہیم علیہ السلام سے جبکہ کہا کہ اے رب مجھ کو دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھ اس کا یقین نہیں ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیوں نہیں لیکن یہ تمنا اس واسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے اور اللہ رحم کر لوط علیہ السلام پر کہ اس نے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑے اور اگر مجھ کو قید خانے میں دیر لگتی بقدر یوسف علیہ السلام کے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی اپنی براءت نہ چاہتا اس کے ساتھ چلا جاتا۔

فائدہ: اختلاف کیا ہے سلف نے بیچ مراد کے ساتھ شک کے اس جگہ سو بعضوں نے تو اس کو ظاہر پر حمل کیا ہے اور کہا کہ یہ پیغمبر ہونے سے پہلے تھا اور طبری نے کہا کہ سبب حصول اس کے کا وسوسہ شیطان کا ہے لیکن اس نے قرار نہیں پکڑا اور انہیں ہلایا اس نے ایمان ثابت کو اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ایک گدھے کے مراد پر آئے جس کو درندے اور پرندے کھاتے تھے پس تعجب کیا انہوں نے اور کہا کہ اے رب ہم کو یقین ہے کہ تو ہم کو جمع کرے گا لیکن مجھ کو دکھلا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے اور بعض لوگ اس کی تاویل کرتے ہیں پس روایت کی طبری وغیرہ نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل یعنی دوست بنایا تو ملک الموت نے اجازت چاہی اللہ تعالیٰ سے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری سنا دے پس اجازت دی واسطے اس کے اللہ نے پس ذکر کیا قصہ اس کا ساتھ اس کے بیچ کیفیت قبض کرے روح مومن اور کافر کے تو ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو کر اللہ سے دعا کرنے لگے کہ اے میرے رب دکھا مجھ کو کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے تا کہ مجھ کو یقین ہو کہ میں تیرا دوست ہوں یعنی یقین سے مراد خلیل ہونے کا یقین ہے تا کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے کہ میں تیرا خلیل ہوں اور عکرمہ سے روایت ہے کہ مراد یہ ہے کہ تا کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے اس کا کہ کافر جانتے ہیں کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ قدرت دی مجھ کو مردوں کے زندہ کرنے پر پس ادب کیا سوال میں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ زندہ کر مردے کو میرے ہاتھ پر اور بعض کہتے ہیں کہ مراد قلب سے ایک مرد صالح ہے جو اس کے ساتھ رہتا تھا اور یہ تاویل کسی بے علم نے کی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد مردوں سے دلوں کا زندہ کرنا ہے اور یہ تاویل بھی نہایت بعید تر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اطمینان نفس کا ہے ساتھ کثرت دلیلوں کے اور بعض کہتے ہیں کہ محبت مراجعت کے سوال ہیں پھر اختلاف ہے بیچ معنی قول حضرت ﷺ کے کہ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ تر شک کرنے کے لائق ہیں سو بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم اشتیاق میں زیادہ تر ہیں طرف دیکھنے اس کے ابراہیم علیہ السلام سے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم کو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ شک نہیں تو ابراہیم علیہ السلام کو بطریق اولی نہ تھا یعنی اگر شک پیغمبروں کی طرف راہ پاتی تو البتہ تھا میں لائق تر ساتھ اس کے ان سے لیکن تم جانتے ہو کہ مجھ کو تو کچھ شک نہیں پر جان رکھو کہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی شک نہیں کیا اور یہ حضرت ﷺ نے تواضع کی رو سے کہا یا پہلے اس سے کہ معلوم کرائے آپ کو اللہ کہ آپ ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ سبب اس حدیث کا یہ ہے کہ کہ بعض لوگوں نے کہا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے شک کیا اور بعضوں نے کہا کہ شک نہیں کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی بعض کہتے ہیں کہ مراد آپ کے اپنی قول نحن سے اپنی امت جس پر شک جائز ہے اور نکالنا حضرت ﷺ کا اس سے ساتھ دلالت عصمت کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ یہ چیز جس کو تم دیکھتے ہو کہ اس نے شک کیا میں اولی ہوں ساتھ اس کے اس واسطے کہ وہ شک نہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ طلب ہے واسطے زیادہ بیان کے اور ابن عطیہ نے کہا کہ لیکن یہ حدیث پس مبنی ہے اوپر نفی شک کے اور مراد ساتھ شک کے اس میں خطرات ہیں جو دل میں آتے ہیں اور ثابت نہیں رہتے اور اوپر شک اصطلاحی اور وہ توقف ہے درمیان دو امروں کے بغیر زیادتی ایک کے دوسرے پر تو وہ نفی کیا گیا ہے ابراہیم علیہ السلام سے قطعاً اس واسطے کہ بعید ہے وقوع اس کا اس شخص سے جس کے دل میں ایمان پکا ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے اس شخص سے جو پیغمبر ہوا اور نیز پس سوال جب واقع ہوا ساتھ کیف کے تو دلالت کرتا ہے اوپر حال شے موجود کے جو مقرر ہے نزدیک سائل اور مسئول کے جیسے کہ تو کہتا ہے کیف علم فلان پس کیف آیت میں سوال ہے ہیئت زندہ کرنے کے سے نہ نفس احیاء سے پس تحقیق وہ ثابت مقرر ہے اور ابن جوزی نے کہا کہ ہوئے حضرت ﷺ لائق تر ابراہیم علیہ السلام سے واسطے اس چیز کے کہ مشقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائی حضرت ﷺ نے اپنی قوم کی تکذیب سے اور رد ان کے سے اوپر اس کے تعجب کرنے ان کے سے امر جی اٹھنے کے سے پس فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ یہ سوال کروں جو ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا واسطے عظیم ہونے اس چیز کے کہ جاری ہوتی ہے واسطے میرے ساتھ قوم اپنی کے جو قیامت اور زندہ کرنے مردوں کے منکر ہیں لیکن میں اس کا سوال نہیں کرتا اور عیاض نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے شک نہیں کیا اس میں کہ اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے لیکن ارادہ کیا اس نے اطمینان دل کا اور ترک جھگڑے کو واسطے مشاہدے احیاء کے پس حاصل ہوا واسطے اس کے علم الیقین سے طرف عین الیقین کے اور یہ جو کہا کہ میں قید خانے سے نکلنے میں جلدی کرتا تو یہ آپ نے بطور تواضع کے کہا اور تواضع کے بڑے درجے کو پست نہیں کرتی بلکہ زیادہ کرتی ہے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيْلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ﴾.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ یاد کر کتاب میں اسمٰعیل علیہ السلام کو کہ وہ وعدے کے پکے اور سچے تھے۔

٣١٢٢ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَأَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

٣١٢٢ ـ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گزرے حضرت ﷺ بنی اسلم کی ایک قوم پر جو آپس میں تیر اندازی کرتے تھے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کرواے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد! یعنی اے عرب پس تحقیق باپ تمہارے یعنی اسمٰعیل علیہ السلام تھے تیر انداز اور میں فلانے کی اولاد کے ساتھ ہوں یعنی تم دونوں فریق سے میں ایک کے ساتھ ہوں تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ بند کیے یعنی جن کے ساتھ حضرت ﷺ تھے ان کے مقابل میں جو تھے وہ تیر اندازی سے رک گئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہے واسطے تمہارے کہ تیر اندازی نہیں کرتے تو انہوں کہا کہ یا حضرت ﷺ ہم کس طرح تیر اندازی کریں اور حالانکہ آپ ﷺ ان کے ساتھ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس کے بخاری رحمہ اللہ نے اس پر میں اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں کما سیاتی۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قِصَّةِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے بیان میں قصے اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کے باب میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

فائدہ: ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ جب ہاجرہ رضی اللہ عنہا اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ حاملہ ہوئیں تو سارہ کو غیرت آئی پس حاملہ ہوئیں ساتھ اسحاق کے تو دونوں نے ان کو ایک وقت میں جنا پس جوان ہوئے دونوں لڑکے اور بعض اہل کتاب سے اس کا خلاف منقول ہے اور یہ کہ ان کی پیدائش کے درمیان تیرہ برس کا فاصلہ ہے اور پہلی بات اولیٰ ہے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ﴾ الْآيَةَ.

یہ باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کیا تم تھے حاضر جس وقت پہنچی یعقوب کو موت جب کہا اس نے اپنے بیٹوں کو آخر آیت تک۔

۳۱۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا.

۳۱۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے بزرگ تر لوگوں میں فرمایا ان میں زیادہ تر ڈرنے والا اللہ سے ان میں بزرگ تر ہے تو لوگوں نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس بزرگ تر لوگوں میں یوسف پیغمبر علیہ السلام پیغمبر کا بیٹا پیغمبر کا پوتا خلیل کا پڑوتا لوگوں نے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو مجھ سے عرب کے خاندانوں کا حال پوچھتے ہو اصحاب نے کہا ہاں فرمایا جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں بہتر اور افضل تھے وہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ دین میں ہشیار ہو جائیں اور اس میں سمجھ حاصل کریں۔

فائدہ: اور مناسبت اس حدیث کی واسطے ترجمہ کے جہت موافق ہونے حدیث کے سے آیت کو ہے بیچ سیاق نسب یوسف علیہ السلام کے پس تحقیق آیت بغل گیر ہے اس بات کو کہ خطاب کیا یعقوب نے اپنی اولاد کو نزدیک مرنے اپنے کے واسطے رغبت دلانے ان کے کے اوپر ثابت رہنے کے اسلام پر یعنی اسلام پر ثابت رہنا اور اس کی اولاد نے کہا کہ وہ عبادت کریں گے اس کے معبود کی اور اس کے باپ دادوں کے معبود کی اور یعقوب کی اولاد سے ایک یوسف علیہ السلام بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں پس نص کی حدیث نے اوپر نسب یوسف علیہ السلام کے اور یہ کہ وہ یعقوب کا بیٹا اور اسحاق کا پوتا اور ابراہیم علیہ السلام کا پڑوتا ہے اور یہ کہ یہ چاروں پیغمبر ہیں اور پہلا جواب جہت شرافت کے سے ہے ساتھ نیک عملوں کے اور دوسرا جہت شرافت نسب صالح کے سے ہے اور کہا نون عرب کے سے یعنی ان کے اصلوں سے جن کی طرف وہ منسوب ہے اور جن کے ساتھ فخر کرتے ہیں اور تشبیہ دی ان کو ساتھ خاندانوں کے واسطے ہونے ان کے کے ظرف شرافت کے جیسے کہ کانیں طرف ہیں واسطے جواہر کے پھر یہ نسبت چار قسم ہے پس تحقیق افضل وہ ہے جس میں جاہلیت اور اسلام دونوں کی شرافت جمع ہو اور تھی شرافت ان کی جاہلیت میں ساتھ خصال محمودہ کے جہت ملائمت طبع کے سے اور نفرت اس کی سے خاص کر ساتھ منسوب ہونے کے طرف دادوں کی جو موصوف ہیں ساتھ اس کے پھر شرافت اسلام میں ساتھ خصال محمودہ کے شرعا پھر بلند تر مرتبے میں وہ شخص ہے جو اس کے ساتھ تفقه في الدين کو جوڑے اور اس کے مقابل وہ شخص ہے جو جاہلیت میں مشروف ادنی ہو اور بدستور رہا مشروف اسلام میں پس یہ ادنی مرتبہ ہے اور تیسرے قسم وہ ہے جو اسلام میں شریف ہیں اور دین میں بوجہ حاصل کے اور نہ تھا شریف جاہلیت میں اور اس سے کم ہے جو اس طرح ہو لیکن دین میں ہوشیار نہ ہو اور چوتھی قسم وہ ہے جو جاہلیت میں شریف ہو پھر اسلام میں مشروف ہو پس یہ قسم اپنے پہلے قسم سے کم ہے پھر اگر دین میں ہوشیار ہو تو وہ اعلی رتبہ ہے شریف جاہل سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿وَلُوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ أَتَأْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ إِلَّا أَنْ قَالُوْا أَخْرِجُوْا آلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهٗ إِلَّا امْرَأَتَهٗ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِيْنَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے اور بھیجا ہم نے لوط علیہ السلام کو جب کہا اس نے اپنی قوم کو کیا تم کرتے ہو بے حیائی فساء مطر المنذرين تک۔

فائدہ: حضرت علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں اور تحقیق بیان کیا ہے اللہ نے قصہ اس کا ساتھ قوم اپنی کے سورۂ اعراف میں اور ہود میں اور شعراء میں اور نمل وغیرہ میں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے اغلام یعنی لونڈے بازی نکالی تھی لڑکوں سے بدفعلی کرتے تھے پس بلایا ان کو لوط علیہ السلام نے صرف توحید کے اور باز رہنے کے بے حیائی سے پس اصرار کیا انہوں نے اوپر اس کے اور ان میں سے کوئی اس کے ساتھ ایمان نہ لایا اور ان کے شہر کا نام سدوم تھا شام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ملک میں پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو بھیجا جرائیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کو طرف ابراہیم علیہ السلام کے اور اس کے مہمان بنے پس ہوا جو بیان کیا ہے سورۂ ہود میں پھر متوجہ ہوئے طرف لوط علیہ السلام کے تو خوف کیا لوط علیہ السلام نے ان پر اپنی قوم سے اور چاہا کہ ان کی خبر ان سے پوشیدہ کرے تو چغلی کھائی ان پر اس کی بیوی نے تو اس کی قوم کے لوگ آئے اور اس کو جھڑکا ان کے خبر کے چھپانے پر اور گمان کیا انہوں نے کہ وہ اس پر ظفر یاب ہوئے پس ہلاک کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے جرائیل علیہ السلام کے ہاتھ سے تو الٹ دیا جرائیل علیہ السلام نے ان کے شہر کو بعد اس کے کہ نکلا ان میں سے لوط علیہ السلام ساتھ اپنے گھر والوں کے مگر عورت اس کی پس تحقیق وہ پیچھے رہی ساتھ قوم اپنی کے پس الٹ دیا جرائیل علیہ السلام نے ان کے شہر کو ساتھ کنارے اپنے بازو کے پس ہو گئے وہ شہر اوپر نیچے اور ہو گئے ان کے مکان دریا کر بودار کہ نہ فائدہ اٹھایا جائے ساتھ پانی اس کے اور نہ ساتھ اس چیز کے کہ اس کے گرد ہے۔ (فتح)

۳۱۲٤ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ.

۳۱۲۴ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ مغفرت کرے لوط علیہ السلام کو کہ تحقیق وہ البتہ پناہ پکڑتا تھا مضبوط مکان میں ۔

فائدہ: یعنی طرف اللہ کے یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے ﴿لو ان لی بکم قوۃ اذ آوی الی رکن شدید﴾ اور کہتے ہیں کہ لوط علیہ السلام کی قوم میں کوئی اس کا قریبی نہ تھا اور نسب میں کوئی ان میں سے اس کے ساتھ نہ ملتا تھا اس واسطے کہ وہ سدوم سے تھے اور ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی اصل عراق سے تھی پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو لوط علیہ السلام نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی پھر پیغمبر کر کے بھیجا اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کو طرف اہل سدوم کی پس کہا لوط علیہ السلام نے کہ اگر میرے واسطے برادری ہوتی تو میں ان سے مدد لیتا تا کہ دفع کرتے میرے مہمانوں سے ۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿فَلَمَّا جَآءَ آلَ لُوْطٍ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ﴾ فَأَنْكَرَهُمْ وَ ﴿نَكِرَهُمْ﴾ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ ﴿يُهْرَعُوْنَ﴾ يُسْرِعُوْنَ دَابِرٌ آخِرٌ.

باب ہے اس بیان میں کہ پس جب آئے لوط علیہ السلام کے پاس وہ بھیجے ہوئے کہا اس نے کہ بیشک تم لوگ اوپرے ہو یعنی لوط علیہ السلام نے ان کو اجنبی پایا انکرھم ونکرھم واستنکرھم تینوں لفظوں کے معنی ایک ہیں یُهْرَعُوْنَ کے معنی ہیں دوڑتے دابر کے معنی ہیں آخر۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان دابر هو لاء، یعنی آخر ان کا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَيْحَةٌ هَلَكَةٌ ﴿لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ لِلنَّاظِرِيْنَ — صَيْحَةٌ کے معنی ہلاک کے ہیں۔ مُتَوَسِّمِيْنَ کے معنی ہیں دیکھنے والے

فائدہ: وہ تفسیر اس آیت کی ہے ان كانت الا صيحة واحدة اور میں نہیں پہچانتا وجہ داخل ہونے اس کے کی اس جگہ لیکن شاید اس نے اشارہ کیا ہو طرف اس آیت کے فاخذتهم الصيحة مشرقين۔ متوسمین سے مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان فی ذلك لايات للمتوسمين ای متفكرين یعنی واسطے فکر کرنے والوں کے۔

﴿لَبِسَبِيْلٍ﴾ لَبِطَرِيْقٍ. — لَبِسَبِيْلٍ کے معنی ہیں طریق یعنی راہ

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے وانها لبسبيل مقيم۔

﴿بِرُكْنِهٖ﴾ بِمَنْ مَّعَهٗ لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهٗ — بر کنه کے معنی وہ لوگ ہیں کہ اس کے ساتھ ہوں اس واسطے کہ وہ اس کی قوت تھے

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے فتولى بر كنه۔ یہ آیت فرعون کے حق میں ہے اس کو لوط علیہ السلام کے قصے سے کچھ تعلق نہیں یا بطور استطراد کے اس کو ذکر کیا ہے پس تحقیق وہ متعلق ہے ساتھ قوم لوط علیہ السلام کے۔ کیا ہے واسطے قول اس کے لوط علیہ السلام کے قصے میں آوی الی رکن شدید۔ (فتح)

﴿تَرْكَنُوْا﴾ تَمِيْلُوْا — تَرْكَنُوْا کے معنی ہیں جھکوتم

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولا تركنوا الى الذين ظلموا۔

٣١٢٥ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾.

۳۱۲۵۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمہ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

فائدہ: یہ کلمہ سورۂ قمر میں لوط علیہ السلام کے قصے میں واقع ہوا ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِلٰى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحًا﴾ ﴿كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ اَلْحِجْرُ مَوْضِعُ ثَمُوْدَ.

یعنی بیان میں اس آیت کے کہ بھیجا ہم نے طرف قوم ثمود کے ان کے بھائی صالح کو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حجر والوں نے مرسلون کو۔

فائدہ: حجر ثمود کی جگہ کا نام ہے اور وہ تبوک اور شام کے درمیان واقع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَمَّا ﴿حَرْثٌ حِجْرٌ﴾ حَرَامٌ

حرث کے معنی حرام ہیں

فائدہ: یہ تفسیر ہے اس آیت کی وقالوا هذه انعام وحرث حجرای حرام۔ اور اسی قبیل سے ہے یہ آیت ویقولون حجرا محجورا یعنی یہاں بھی حجر محجور کے معنی منع کی گئی چیز میں۔

وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيْلٍ مِنْ مَقْتُولٍ.

یعنی جو چیز کہ منع کی گئی ہو اس کو بھی حجر کہتے ہیں۔ اور حجر ہر بناء ہے کہ تو اس کو بنا کرے اور وہ چیز کہ احاطہ کرے تو اس کو زمین کے ساتھ بناء کے پس وہ حجر ہے اور اسی قبیل سے نام رکھا گیا ہے حطیم کعبے کا حجر یعنی اس واسطے کہ وہ احاطہ کیے گئے ہے یا منع کیے گئے ہے گویا کہ وہ مشتق ہے محطوم سے مثل قتیل اور مقتول کے یعنی فعل ساتھ مفعول کے ہے۔

فائدہ: یہ قول ابو عبیدہ کا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام حطیم اس واسطے رکھا گیا کہ وہ خانے کعبے سے نکالے گئے ہے۔

وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ الْحِجْرُ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى

اور کہا جاتا ہے واسطے گھوڑی کے حجر ہے اور کہا جاتا ہے واسطے عقل کے حجر اور حجی

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے۔

وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ

اور لیکن حجر یمامہ کا پس وہ نام ہے جگہ ثمود کا

فائدہ: اس کا ذکر بطور استطراد کے ہے نہیں تو وہ ایک شہر ہے مشہور درمیان حجاز اور یمن کے۔

٣١٢٦ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوْ عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِيْ قَوْمِهِ كَأَبِيْ زَمْعَةَ.

٣١٢٦۔ عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا اور ذکر کیا آپ ﷺ نے اس شخص کو جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی سو فرمایا کہ قبول فرمایا مار ڈالنا اونٹنی کا ایک مرد نے جو اپنی قوم میں صاحب عزت کا اور قوت کا تھا مانند ابی زمعہ کے۔

فائدہ: اور اس کا نام قدار بن سالف تھا اور ابن اسحاق وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ سبب مارنے اس کے کا اونٹنی کو یہ تھا کہ جب انہوں نے درخواست کر کے اس کو صالح علیہ السلام سے لیا بعد اس کے کہ اس کی وصف میں زیادتی کی تو نکالی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے واسطے ان کے اونٹنی پتھر سے ساتھ صفت مطلوب کے سو بعض ایمان لائے اور بعض کافر ہوئے اور اتفاق کیا سب نے اس پر کہ چھوڑیں اونٹنی کو چرے جس جگہ چاہے اور ایک دن پانی پر آتی تھی اور ایک دن نہ آتی تھی اور جس دن کنوئیں پر آتی تھی تو کنوئیں کا سارا پانی پی جاتی تھی اور اپنی بار کے دن آئندہ دن واسطے پانی بھر لیتی تھی پھر ان کو اس میں تنگی ہوئی تو مشورہ کیا نو آدمیوں نے جن میں قدار مذکور تھا تو اس نے اونٹنی کو مار ڈالا تھا سو یہ خبر صالح علیہ السلام کو پہنچی تو ان کو بتلا دیا کہ تین دن کے بعد تم پر عذاب اترے گا تو مطابق اس کے واقع ہوا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی باری کے دن اونٹنی پانی پر آتی تھی اور سب پانی پی جاتی تھی اور جتنا پانی پی تھی اتنا ہی اس کا دودھ دوہتے تھے لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ (فتح)

٣١٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَّا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذٰلِكَ الْعَجِينَ وَيُهَرِيقُوا ذٰلِكَ الْمَآءَ وَيُرْوٰى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّأَبِي الشُّمُوسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَآئِهِ.

٣١٢٧۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر یعنی قوم ثمود کی جگہ میں اترے تو اصحاب کو حکم کیا کہ حجر کے کنوئیں کا پانی نہ پینا اور نہ اس سے مشکوں میں اٹھانا تو اصحاب نے کہا کہ ہم نے اس سے آٹا گوندھا اور مشکوں میں پانی اٹھایا ہے تو حکم کیا ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آٹا پھینک دیں اور پانی بہادیں ۔ اور سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ڈالنے کھانے کے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹا گوندھا ہو۔

فائدہ: بہر حال حدیث سبرہ کی پس وہ طبرانی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا جبکہ حجر سے نکلے کہ جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہو یا حیس بنایا ہو تو چاہیے کہ اس کو ڈال دے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت یہ ہے کہ جنگ تبوک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک میدان میں آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ تم میدان ملعون میں ہو پس جلد نکل چلو یہاں سے اور فرمایا کہ جس نے آٹا گوندھا ہو تو چاہیے کہ اس کو گرا دے۔ (فتح)

٣١٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

٣١٢٨۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک لوگ اترے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُوْدَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّهَرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَّعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِيْنَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَّافِعٍ.

ساتھ حضرت ﷺ کے ثمود کی زمین میں کہ حجر ہے اور لیا انہوں نے پانی اس کے کنوئیں سے اور آٹا گوندھا ساتھ اس کے اور حکم ان کو حضرت ﷺ نے یہ کہ گرا دیں جو پانی کہ لیا ہے انہوں نے اس کے کنوؤں سے اور کھلا دے آٹا اونٹوں کو اور حکم کیا ان کو یہ کہ لیں پانی اس کنوئیں سے جس سے اونٹنی پانی پیتی تھی۔

فائدہ: اور ظاہر یہ ہے کہ یہ کنواں اونٹنی والا حضرت ﷺ کو وحی سے معلوم ہوا تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہے پانی لینا ثمود کے کنوؤں سے اور ملحق ہیں ساتھ ان کے وہ کنوئیں اور نہریں جو تھیں واسطے ان لوگوں کے جو ہلاک ہوئے ساتھ عذاب کرنے اللہ کے اوپر کفران کے اور اس میں اختلاف ہے کہ کراہت مذکورہ واسطے تنزیہ کے ہے یا تحریم کے اور تحریم پر کیا منع ہے صحت پاک ہونے کی اس پانی سے یا نہیں اور اس حدیث کی بحث کتاب الصلوۃ میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

٣١٢٩ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ أَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَآئِهٖ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ.

٣١٢٩ - ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ حجر (ثمود کے ملک) میں گزرے تو فرمایا کہ نہ جاؤ ان کے مکان میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر عذاب نہ پڑے جیسا کہ ان پر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں پھر حضرت ﷺ نے اپنی چادر سے اپنا سر منہ ڈھانکا اور آپ اونٹ کے پلان پر تھے۔

فائدہ: اور یہ شامل ہے ثمود کی جگہوں کو اور ان کے سوا ان کی جگہوں کو جو ان کی طرح ہیں اگرچہ سبب ان میں وارد ہوا ہے۔

٣١٣٠ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

٣١٣٠ - سالم سے روایت ہے کہ بیشک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبِيْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ أَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ.

فرمایا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ جاؤ ان کے مکان میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر عذاب نہ پڑے جیسا کہ ان پر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ الْأٰيَةَ

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ کیا حاضر تھے تم اس وقت جب آئی موت یعقوب علیہ السلام کو

فائدہ: یہ باب عنقریب پہلے بھی گزر چکا ہے لیکن جو حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے اس جگہ بیان کی ہے اس کی سند دوسری ہے پس اتنی ہی اجنبیت کافی ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ انا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اس کا باپ بھی بزرگ اس کا دادا بھی بزرگ پردادا بھی بزرگ ہو سو حضرت یوسف علیہ السلام ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑوتے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَإِخْوَتِهِ اٰيَاتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ البتہ یوسف علیہ السلام کے قصے میں اور اس کے بھائیوں کی نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کو۔

فائدہ: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے نام یہ ہیں روئیل اور شمعون اور لاوی اور یہودا اور دانی اور نفتالی وکاد واشیر والسیاجر ورایلون وبنیامین اور یہی ہیں اسباب جو قرآن میں مذکور ہیں اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے بیچ ان کے پس بعض کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر تھے اور کہا جاتا ہے کہ ان میں کوئی پیغمبر نہ تھا اور سوائے اس کے نہیں کہ مراد ساتھ اسباط کے قبائل ہیں بنی اسرائیل سے پس تحقیق ان میں بہت پیغمبر ہوئے ہیں۔ (فتح)

٣١٣١ - حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ

۳۱۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون ہے بزرگ لوگوں میں فرمایا ان میں زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

ڈرنے والا اللہ سے بزرگ تر ہے یعنی شرافت دین سب سے افضل ہے اور مقدم ہے اور اصحاب نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پس بزرگ تر لوگوں میں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں خود پیغمبر پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ کے پڑوتے اصحاب نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ سے عرب کے خاندانوں کا حال پوچھتے ہو آدمیوں کا حال کھانوں کا سا ہے جو ان لوگوں میں کفر کی حالت میں افضل تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہیں جبکہ دین میں ہوشیار ہو جائیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح ابھی گزر چکی ہے۔

۳۱۳۲ ۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِيْ أَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيْفٌ مَّتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ.

۳۱۳۲ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ کہہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل مرد ہے اگر حضرت ﷺ کے مقام پر نماز پڑھانے کھڑا ہوگا تو رونے لگے گا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا اور پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی کہا شعبہ کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تیسری بار یا چوتھی بار میں کہ تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف نماز کرتی ہو کہو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

فائدہ: یہ پوری حدیث ساتھ شرح اپنی کے امامت کے باب میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے آپ کا یہ قول ہے کہ تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو اور تحقیق گزر چکا ہے ذکر مناسبت اس کی کا اس جگہ اور تحقیق بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے قصہ یوسف علیہ السلام کا دراز ایک سورت میں کہ اس میں اس کے سوا اور کوئی قصہ ذکر نہیں کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ رحم کرے یوسف علیہ السلام پر کہ اگر یہ کلمہ نہ کہتا کہ یاد کر مجھ کو اپنے رب کے پاس تو قید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانے میں اتنا نہ ٹھہرتا۔ (فتح)

٣١٣٣ ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ كَذَا فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَتْ مِثْلَهُ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَأَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيْقٌ.

٣١٣٣ ـ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے یعنی مرض الموت سے فرمایا کہ کہو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسا مرد ہے یعنی نرم دل ہے تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس کے سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے مانند اس کے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سو بیشک تم یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو تو امامت کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں۔

فائدہ: یہ حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے۔

٣١٣٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِي يُوْسُفَ.

٣١٣٤ ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی الٰہی نجات دے عیاش بن ابی ربیعہ کو الٰہی نجات دے سلمہ بن ہشام کو الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو الٰہی نجات دے مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر الٰہی اپنا سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں قحط پڑا تھا

فائدہ: اس حدیث کی شرح نماز میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت قحط پڑا تھا اور مراد یوسف علیہ السلام کے قحط کے سالوں سے وہ سال ہے جن کو اللہ نے قرآن میں بیان کیا ہے کہ یوسف علیہ السلام کے زمانے میں سات سال قحط پڑا تھا اور کہتے ہیں نام اس بادشاہ کا جس نے خواب دیکھی تھی ریان تھا۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَآءَ هُوَ ابْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَآءَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِيْ لَأَجَبْتُهُ.

۳۱۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے لوط علیہ السلام پر کہ اس نے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑے اور اگر مجھ کو قید خانے میں دیر لگتی بقدر درازی اوپر یوسف علیہ السلام کے تو میں بلانے والی کی بات مان لیتا۔

فائدہ: یہ حدیث بھی پہلے گزر چکی ہے۔

۳۱۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيْلَ فِيْهَا مَا قِيْلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُوْلُ فَعَلَ اللهُ بِفُلَانٍ وَّفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ إِنَّهُ نَمٰى ذِكْرَ الْحَدِيْثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّ حَدِيْثٍ فَأَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهٰذِهِ قُلْتُ حُمّٰى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهِ فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا

۳۱۳۶۔ مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے ام رومان کو اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہے اس چیز سے کہ کہی گئی ام رومان نے کہا کہ جس حالت میں کہ میں اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں بیٹھی تھیں کہ اچانک ایک انصاری عورت ہمارے اندر آئی اور وہ کہتی کہ اللہ فلانے کو ہلاک کرے اور ہلاک کیا تو میں نے کہا کہ کیوں بددعا کرتی ہے اس نے کہا کہ اس نے بات زیادہ کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس نے کس بات کو زیادہ کیا ہے تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی ساتھ قول طوفان باندھنے والوں کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا اس بات کو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنا ہے اس نے کہا کہ ہاں تو عائشہ رضی اللہ عنہا بیہوش ہو کر گر پڑیں سو نہ ہوش میں آئیں مگر کہ ان پر لرزے کا بخار تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے میں نے کہا کہ اس کو بخار نے پکڑا ہے ایک بات کے سبب سے کہ بیان کی گئی ساتھ اس کے پس عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر میں قسم کھاؤں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ فَمَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ فَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا. فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ.

میں اس سے پاک ہوں تو آپ مجھ پر سچا نہ جانیں گے اور اگر میں عذر کروں تو میرا عذر قبول نہ کرو گے سو مثل میری اور تمہاری حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں کی مثل ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ مدد گار ہے سو حضرت ﷺ پھرے پھر اتارا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کہ اتارا یعنی براءت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سو حضرت ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ نعمت مقرون ہے ساتھ حمد اللہ کے نہ ساتھ حمد کسی کے یعنی میں اللہ کا شکر کرتی ہوں نہ کسی اور کا۔

٣١٣٧ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ ﴿حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا﴾ أَوْ ﴿كُذِبُوْا﴾ قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوْا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ لَقَدْ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا أَوْ ﴿كُذِبُوْا﴾ قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَأَمَّا هٰذِهِ الْأٰيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوْا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ جَآءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ﴿اسْتَيْأَسُوْا﴾ اسْتَفْعَلُوْا

٣١٣٧ ـ عروہ سے روایت ہے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ بھلا بتلاؤ تو اس آیت میں کہ جب ناامید ہوئے رسول اور گمان کیا ان کی قوم نے کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا کذبوا ہے ساتھ تخفیف ذال کے یا کذبوا ساتھ تشدید ذال کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بلکہ جھٹلایا ان کو ان کی قوم نے یعنی کذبوا تشدید ذال کے ساتھ ہے سو میں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ ان کو یقین تھا کہ ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا ہے اور نہیں وہ خیال اور گمان یعنی پس ان کی طرف گمان کو کیوں نسبت کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے عروہ البتہ ان کو یقین تھا یعنی ظن کے معنی یہاں یقین کے ہیں میں نے کہا کہ شاید کذبوا ہو ساتھ تخفیف ذال کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اللہ کی پناہ کہ رسولوں کو اپنے رب کے ساتھ یہ گمان نہ تھا اور اس پر یہ آیت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہی کہ رسولوں تابعدار ہیں جو اپنے رب کے ساتھ ایمان لائے اور رسولوں کو سچا جانا اور لمبی ہوئی ان پر آزمائش الٰہی اور تاخیر ہوئی ان سے مدد یہاں تک کہ جب ناامید ہوئے پیغمبر اپنی قوم کے جھٹلانے والوں کے ایمان سے اور گمان کیا انہوں نے کہ ان کے تابعداروں نے ان کو جھٹلایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ يَّئِسْتُ ﴿مِنْهُ﴾ مِنْ يُوْسُفَ ﴿لَا تَيْأَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ﴾ مَعْنَاهُ الرَّجَآءُ.

تو پہنچی ان کو مدد اللہ کی۔ استیأسوا باب استفعال سے ہے۔ استیاسوا مشتق ہے مئسیت سے اور منہ ضمیر یوسف علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی ناامید ہوئے یوسف سے۔ آیت ولا تیاسوا من روح اللہ کے معنی ہیں امید سے یعنی روح کے معنی امید ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورۂ یوسف کی تفسیر میں آئے گی۔ مراد تفسیر اس آیت کی ہے فلما استیاسوا منه خلصوا نجیا۔ اور قتادہ سے روایت ہے کہ روح کے معنی رحمت ہیں اور مطابقت اس حدیث کی واسطے ترجمہ کے واقع ہونا اس آیت کا ہے بیچ سورۂ یوسف کے اور داخل ہونا یوسف کا بیچ عموم اس آیت کے وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحی الیهم اور تھا مکان ان کا قید خانے میں یہ مدت لمبی یہاں تک کہ پہنچی ان کو مدد اللہ کی نزدیک سے بعد ناامیدی کے اس واسطے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اس جوان کو جس کے حق میں ان کو گمان تھا کہ وہ نجات پانے والا ہے یہ کہ بیان کرے قصہ اس کا اور یہ کہ وہ ظلم سے قید ہوا ہے پس نہ ذکر کیا اس نے اس کو مگر بعد سات سال کے اور اس قدر میں حاصل ہوتے ہے ناامیدی عادت میں۔ (فتح)

٣١٣٨ ـ أَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

٣١٣٨ ـ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اس کا باپ بھی بزرگ اس کا دادا بھی بزرگ اس کا پڑدادا بھی بزرگ ہو وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہے حضرت یعقوب کا بیٹا حضرت اسحاق علیہ السلام کا پوتا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پڑوتا۔

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

٣١٣٩ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ ـ

٣١٣٩ ـ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اس کا باپ بھی بزرگ اس کا دادا بھی بزرگ پردادا بھی بزرگ ہو سو حضرت یوسف علیہ السلام ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑوتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَأَيُّوْبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ أَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب ایوب علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا آخر تک

فائدہ: ابن اسحاق نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ ایوب علیہ السلام بنی اسرائیل میں سے ہے اور نہیں ثابت ہوا اس کے نسب میں کچھ مگر یہ کہ اس کے باپ کا نام امص ہے اور طبری نے کہا کہ شعیب علیہ السلام کے بعد تھا اور ابن ابی خیثمہ نے کہا کہ سلیمان کے بعد تھا۔

﴿ارْكُضْ﴾ اضْرِبْ ﴿يَرْكُضُوْنَ﴾ يَعْدُوْنَ.

ارْكُضْ کے معنی ہیں مار۔ يَرْكُضُوْنَ کے معنی ہیں یعدون یعنی دوڑتے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ارکض برجلك قتادہ نے کہا کہ مارا اس نے اپنا پاؤں زمین میں تو اچانک دو نہریں جاری ہوئیں تو اس نے ایک سے پانی پیا اور ایک سے غسل کیا۔ (فتح)

٣١٤٠ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا أَيُّوْبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ.

٣١٤٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہاتے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب علیہ السلام لپ بھر بھر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے تو ان سے ان کے رب نے کہا کہ اے ایوب علیہ السلام کیا میں تم کو مالدار اور اس سونے سے جس کو تو دیکھتا ہے بے پروہ نہیں کر چکا یعنی تو محتاج نہیں کیوں اس کو سمیٹتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا کہ کیوں نہیں مجھ کو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجھ کو مال کی کچھ پروہ نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھ کو بے پرواہی نہیں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اللہ نے کہا تو احتمال ہے کہ ہو یہ ساتھ واسطہ کے یا الہام کے یا بغیر واسطہ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے حرص کرنی اوپر بہت جمع کرنے حلال مال کے اس کے حق میں جس کو اپنے نفس پر شکر کرنے کا یقین ہو اور اس میں ہے نام رکھنا اس مال کا جو اس جہت سے ہو برکت اور اس میں فضیلت ہے مالدار شاکر کی اور استنباط کیا ہے اس سے خطابی نے جواز اخذ نثار کا املاک میں اور تعاقب کیا ہے اس کا ابن تین نے پس کہا کہ وہ ایک چیز ہے کہ خاص کیا ہے اللہ نے ساتھ اس کے اپنے پیغمبر کو اور برخلاف ہے نثار کے پس تحقیق وہ آدمی کے فعل سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے پس مکروہ ہوگا اس واسطے کہ اس میں اسراف ہے اور رد کیا گیا ہے ابن تین پر ساتھ اس کے کہ شارع کی طرف سے اس میں اجازت ہو چکی ہے اور اگر ثابت ہو اس میں حدیث اور استدلال کیا جاتا ہے اس پر ساتھ اس قصے کے اور اللہ خوب جانتا ہے۔

تنبیہ: نہیں ثابت ہوئی نزدیک بخاری کے ایوب علیہ السلام کے قصے میں کوئی چیز پس اکتفا کیا اس نے ساتھ اس حدیث کے جو اس کی شرط پر ہے اور زیادہ ترصحیح ایوب علیہ السلام کے قصے میں وہ چیز ہے جو ابن ابی حاتم وغیرہ نے روایت کی ہے انس سے کہ ایوب علیہ السلام مبتلا ہوئے تو تیرہ برس اپنی آزمائش میں گرفتار رہے پس چھوڑ دیا اس کو قریب اور بعید نے مگر دو مردوں نے اس کے بھائیوں سے کہ وہ صبح شام اس کے پاس آتے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ البتہ ایوب علیہ السلام نے بڑا گناہ کیا ہے نہیں تو یہ بیماری اس سے دور ہو جاتی تو دوسرے نے اس کو ایوب علیہ السلام سے ذکر کیا تو ایوب علیہ السلام کو نہایت رنج ہوا اور اس وقت اللہ سے دعا کی پس نکلا واسطے اپنی حاجت کے اور اس کی عورت نے اس کا ہاتھ پکڑا پھر جب فارغ ہوا تو اس پر اس کی عورت نے دیر کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ اپنا پاؤں مار تو اس نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو ایک نہر جاری ہوئی تو ایوب علیہ السلام نے اس سے غسل کیا سو پھر اسی حالت میں کہ تندرست تھے پھر ان کی بیوی آئی تو اس نے ایوب علیہ السلام کو نہ پہچانا تو اس نے اس سے ایوب علیہ السلام کا حال پوچھا تو ایوب علیہ السلام نے کہا بے شک وہ میں ہوں واسطے ان کے دو کھیت ایک واسطے گندم کے اور ایک جو کے واسطے تو اللہ تعالیٰ نے بدلی بھیجی تو ان سے گندم کی تھیلی کو سونے سے بھر دیا اور جو کی کھیت کو چاندی سے بھر دیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہشت کا لباس پہنایا تو ان کی عورت نے ان کو نہ پہچانا تو ایوب علیہ السلام نے کہا کہ میں ایوب علیہ السلام ہوں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بیوی کو پھر جوانی دی یہاں تک کہ اس نے چھبیس لڑکے جنے اور ابن اسحاق وغیرہ نے اس کا قصہ بہت لمبا بیان کیا ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ ایوب علیہ السلام حوران میں تھے اور ان کا مال اور اولاد بہت تھی تو ہوتے ہوتے ان کا سب مال برباد ہوا اور وہ صبر کرتے تھے اور ثواب چاہتے تھے پھر ان کے بدن میں کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوئیں یہاں تک کہ شہر سے باہر نکالا گیا پھر چھوڑ دیا ان کو لوگوں نے مگر ان کی عورت ان کے ساتھ رہی تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ وہ ان کو مزدوری کر کے کھلاتی تھی یہاں تک کہ اس نے اپنی ایک زلف ایک شریف عورت کے پاس بیچی اور اس کے ساتھ کھانا خرید لائی تو ایوب علیہ السلام نے اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے لائی ہے تو اس نے اپنا سر کھول کر دکھلایا تو ایوب علیہ السلام کو سخت رنج ہوا اور اس وقت یہ دعا کی کہ اے میرے رب مجھ کو دکھ پہنچا اور تو نہایت رحم کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی اور ایک روایت میں ہے کہ شیطان نے ان کی بیوی کو کہا کہ اگر ایوب علیہ السلام بے بسم اللہ کہے کھانا کھائے تو تندرست ہو جائے تو یہ بات اس نے ایوب علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہی تو ایوب علیہ السلام نے قسم کھائی کہ میں اس کو سو چھڑی ماروں گا پھر جب تندرست ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم کیا کہ ایک شاخ لے جس کی سو ٹہنی ہو تو اس نے اس کو ایک بار وہ شاخ ماری اور ایوب علیہ السلام کی عمر ترانویں برس کی ہے۔ (فتح)

بَابُ ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى إِنَّهُ كَانَ مُخْلِصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا وَّنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ كَلَّمَهُ ﴿وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُوْنَ نَبِيًّا﴾ يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ وَّيُقَالُ ﴿خَلَصُوْا نَجِيًّا﴾ اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَّالْجَمِيْعُ أَنْجِيَةٌ يَّتَنَاجَوْنَ.

باب ہے اس بیان میں کہ یاد کر کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ تھا چنا ہوا اور تھا رسول نجیا تک یقال للواحد واثنین والجمیع نجی اور کہا جاتا ہے واسطے واحد اور تثنیہ اور جمع کے نجی یعنی نجی کے لفظ واحد اور تثنیہ اور جمع تینوں پر اطلاق کی جاتی ہے ویقال خلصوا نجیا اعتذلوا نجیا یعنی خلصوا کے معنی ہیں اکیلے ہوئے مشورے کو والجمیع انجیة یعنی اور نجی کی جمع انجیة ہے یتناجون یعنی مشورہ کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ اس واسطے لائے ہیں کہ تا تصریح ہوئے معنی جمعیت میں تلقف تنقم یعنی تلقف کے معنی ہیں نگل جاتا اور کھا جاتا۔ مراد تفسیر اس آیت کی ہے فاذا هي تلقف مایا فکون۔

۳۱۴۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ إِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَّكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيْلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى وَإِنْ أَدْرَكَنِيْ يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا النَّامُوْسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ يُطْلِعُهٗ بِمَا يَسْتُرُهٗ عَنْ غَيْرِهٖ.

۳۱۴۱ ـ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یعنی غار حرا کے قصے میں کہ پھر پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف خدیجہ کے اس حال میں کہ آپ کا دل بے قرار تھا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ کی طرف لے چلیں اور وہ مرد نصرانی ہو گیا تھا پڑھتا تھا انجیل کو عربی میں یعنی سرایانی زبان میں سے اس کا ترجمہ عربی میں کرتا تھا تو ورقہ نے کہا تو کیا دیکھتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خبر دی تو ورقہ نے کہا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا اور اگر میں نے تیری نبوت کا زمانہ پایا تو تیری نہایت مدد کروں گا اور ناموس کے معنی نمرار ہیں جو اطلاع دیتا ہے کسی کو ساتھ اس چیز کے کہ چھپاتا ہے اس کو غیر اس کے سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح اول کتاب میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول ہے کہ یہ وہ فرشتہ جو موسیٰ علیہ السلام پر اترا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اور موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام عمران بن لاہب بن عازر بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام ہے ان کے نسب میں اختلاف نہیں اور ذکر کیا ہے سدی نے اپنی تفسیر میں کہ ابتدا قصے موسیٰ علیہ السلام کی یہ ہے کہ فرعون نے خواب میں دیکھا کہ بیت المقدس سے آگ آئی تو اس نے مصر کے گھر اور قبطیوں کے گھر سب جلا دیے مگر بنی اسرائیل کے نہ جلائے پھر جب فرعون جاگا تو کاہنوں اور جادگروں کو جمع کیا تو انہوں کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ مصر اس کے ہاتھ سے خراب ہوگا پس حکم کیا فرعون نے ساتھ قتل کرنے لڑکوں کے پھر جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو اللہ نے ان کی ماں کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ دے پھر جب تو اس پر خوف کرے تو اس کو دریا میں ڈال دے پس وہ اس کو دودھ دیتی رہی پھر جب اس نے اس پر خوف کیا تو اس کو ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا پس بہایا اس کو نیل نے یہاں تک کہ اس کو فرعون کے دروازے پر لا ٹھہرایا تو لونڈیاں اس کو اٹھا کر فرعون کی عورت یعنی آسیہ کے پاس لائیں تو اس نے تابوت کھول کر دیکھا کہ اس میں ایک لڑکا ہے تو وہ اس کو خوش لگا تو اس نے اس کو فرعون سے بخشا لیا اور اس کی پرورش کی یہاں تک کہ ہوا امر اس کے سے جو کچھ کہ ہوا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى إِذْ رَاٰى نَارًا إِلٰى قَوْلِهٖ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى﴾ ﴿آنَسْتُ﴾ أَبْصَرْتُ ﴿نَارًا لَّعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ﴾ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ ﴿طُوًى﴾ اسْمُ الْوَادِيْ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ کیا پہنچی ہے تجھ کو خبر موسیٰ علیہ السلام کی جب اس نے دیکھی ایک آگ تو کہا اپنے گھر والوں کو کہ ٹھہرو میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے چنگاری یا پاؤں اس آگ پر راہ پھر جب پہنچا آگ پاس تو آواز آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام میں ہوں تیرا رب دانا اپنی جوتیاں اتار دو تو ہے پاک وادی طویٰ میں انست ابصرت نارا یعنی انست نارا کے معنی ہیں کہ میں نے آگ دیکھی لعلي اتيكم منها بقبس الاية تا کہ شاید لے آؤں تم پاس اس میں سے آگ سلگا کر آخر تک وقال ابن عباس المقدس المبارك یعنی اور ابن عباس نے کہا کہ مقدس کے معنی مبارک ہیں طوی اسم لوادی یعنی طوی ایک میدان کا نام ہے۔

فائدہ: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ طوی کا نام طوی اس واسطے رکھا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو رات کے وقت لپیٹا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ طوی کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو بار آواز کی۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿سِيرَتَهَا﴾ حَالَتَهَا — سیرت کے معنی حالت ہیں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ یعنی پھیر لے گے ہم اس کو پہلی حالت پر۔

وَ ﴿النُّهٰى﴾ التُّقٰى — نہی کے معنی ہیں پرہیزگاری

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ان فی ذلك لایت لاولی النھی یعنی اس میں نشانیاں ہیں پرہیزگاروں کو۔

﴿بِمَلْكِنَا﴾ بِأَمْرِنَا — بِمَلْكِنَا کے معنی ہیں ساتھ امر ہمارے کے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ما اخلفنا موعدك بملکنا یعنی بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم نے خلاف نہیں کیا بغیر وعدہ اپنے اختیار سے۔

﴿هَوٰى﴾ شَقِيَ — هَوٰى کے معنی ہیں بدبخت ہوا

فائدہ: مراد یہ آیت ہے ومن یحلل عنه غضبی فقدھوی۔

﴿فَارِغًا﴾ إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوْسٰى — صبح کی موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل نے فارغ خالی ہر چیز سے مگر موسیٰ علیہ السلام کے ذکر سے

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے واصبح فئواد ام موسیٰ فارغا۔

﴿رِدْءًا﴾ كَيْ يُصَدِّقَنِيْ — ردا کے معنی ہیں مدد یعنی کہا جاتا ہے قد اردأ یعنی مدد کی میں نے اس کو اوپر اس کے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فارسل معی ردا یصدقنی یعنی پس بھیج ہارون کو ساتھ میرے تا کہ مجھ کو سچا کرے یعنی ہارون میری تصدیق کرے۔

وَيُقَالُ مُغِيْثًا أَوْ مُعِيْنًا يَبْطُشُ وَ يَبْطِشُ ﴿يَأْتَمِرُوْنَ﴾ يَتَشَاوَرُوْنَ — اور کہا جاتا ہے کہ ردأ کے معنی ہیں فریاد سننے والا ہے یا مددگار یَبْطُشُ یہ کلمہ دونوں طرح سے آیا ہے ط کی پیش کے ساتھ بھی اور زیر کے ساتھ بھی لیکن مشہور قرات ساتھ زیر ط کے ہے۔ یاتمرون کے معنی ہیں مشورہ کرتے ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان الملا یاتمرون بك۔

رِدْأً عَوْنًا يُقَالُ قَدْ أَرْدَأْتُهُ عَلٰى ...... أَيْ أَعَنْتُهُ عَلَيْهَا — یعنی رداء کے معنی ہیں مدد یعنی کہا جاتا ہے ارداته میں نے اس کی مدد کی اس کے کام پر

وَالْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ — جذوع کے معنی ہیں ایک ٹکڑا موٹا لکڑی کا جس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ ﴿سَنَشُدُّ﴾ سَنُعِينُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا.

لپٹ نہ ہو یعنی انگارا سنشد کے معنی ہیں کہ ہم مدد کریں گے تجھ کو جب تو کسی چیز کو قوی کرے تو تو نے اس کے واسطے بازو گردانا۔

فائدہ: یہ تفسیریں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔

وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غیر نے کہا یعنی آیت واحلل عقدة من لسانی کی تفسیر میں کہ گرہ زبان میں یہ ہے کہ نہ بول سکے ساتھ حرف کے یا ہو اس میں تردد حرف ت میں یا ہو تردد حرف ف میں یعنی ت اور ف زبان سے نہ نکل سکیں پس یہ گرہ ہے۔

﴿أَزْرِي﴾ ظَهْرِي

یعنی ازری کے معنی ہیں پیٹھ میری

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے واشدد به ازری۔

﴿فَيُسْحِتَكُمْ﴾ فَيُهْلِكَكُمْ ﴿الْمُثْلَى﴾ تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ يُقَالُ خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ.

فیسحتکم کے معنی ہیں کہ پس ہلاک کرے تم کو کہ مثلی تانیث امثل کی ہے جو اسم تفضیل سے کہتا ہے کہ چاہتے ہیں کہ تمھارا عمدہ دین لے جائیں کہا جاتا ہے یعنی یہ صیغہ مذکر اور مؤنث کا ساتھ انہی معنی کے مستعمل ہے۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ویذھبا بطریقتکم المثلی۔

﴿ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا﴾ يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ ﴿فَأَوْجَسَ﴾ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ ﴿خِيفَةً﴾ لِكَسْرَةِ الْخَاءِ ﴿فِي جُذُوعِ النَّخْلِ﴾ عَلَى جُذُوعِ ﴿خَطْبُكَ﴾ بَالُكَ.

یعنی اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ آؤ قطار باندھ کر اور اس کے واسطے اور معنی ہیں فاوجس کے معنی ہیں کہ اپنے دل میں خوف پایا، پس دور ہوئی واؤ خیفة سے واسطے زیر کے یعنی اصل خیفة کی خوف ہے پس حذف ہوئی واؤ واسطے کسرہ ف کے پھر اس کی جگہ ی لائی گئی واسطے مناسب ہونے ی کے کسرہ کو، یعنی کلمہ فی کا اس آیت میں ساتھ معنی علی کے ہے خطبك کے معنی ہیں حال تیرا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فما خطبك یا سمری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مِسَاسَ﴾ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا

فائدہ: اور مراد یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ان کو حکم کیا کہ نہ اس کے ساتھ کھائیں اور نہ اس سے ملیں جلیں اور نام سامری کا موسیٰ بن ظفر ہے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو گائے کو پوجتے تھے۔

﴿لَنَنْسِفَنَّهُ﴾ لَنُذْرِيَنَّهُ — لَنَنْسِفَنَّهُ کے معنی ہیں لَنُذْرِيَنَّهُ یعنی پھر ڈال دیں گے ہم اس کو دریا میں

الضَّحَاءُ الْحَرُّ — یعنی الضحاء کے معنی ہیں گرمی

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی وانك لاتظما فيها ولا تضحى یعنی نہ تجھ کو اس میں پیاس لگے گی اور نہ دھوپ۔

﴿قُصِّيهِ﴾ اتَّبِعِي أَثَرَهُ — قصيه کے معنی ہیں کہ اس کے پیچھے جا

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وقالت لاخته قصيه۔

وَقَدْ يَكُوْنُ أَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ﴾ ﴿عَنْ جُنُبٍ﴾ عَنْ بُعْدٍ — کبھی قصیہ کے معنی ہوتے ہیں بیان کرنا کلام کا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر عن جنب عن بعد یعنی عن جنب کے معنی ہیں دور سے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فبصرت به عن جنب۔

وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿عَلٰى قَدَرٍ﴾ مَوْعِدٌ — ان تینوں کا ایک معنی ہے اور کہا مجاہد نے کہ علیٰ قدر کے معنی ہیں وعدے پر

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے علی قدر یاموسی۔

﴿لَا تَنِيَا﴾ لَا تَضْعُفَا — لاتنیا کے معنی ہیں نہ سستی کرو میرے ذکر میں

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ولا تنيا فی ذکری۔

مَكَانًا سُوًى مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ — یعنی مکانا سوی کے معنی ہیں درمیانی جگہ کہ ان کے درمیان

﴿يَبَسًا﴾ يَابِسًا — یعنی یبسا کے معنی خشک ہیں

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے فاضرب لهم طريقا فی البحر يبسا۔

﴿مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ﴾ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ — زينة القوم کے معنی ہیں جو زیور جو رعایت لیا تھا انہوں نے فرعون کی قوم سے

فائدہ: قتادہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے واسطے تیس راتیں مقرر کی تھیں پھر تمام کیا ان کو ساتھ دس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راتوں کے پھر جب تیس راتیں گزر چکیں تو سامری نے بنی اسرائیل سے کہا کہ سوائے اس کے نہیں جو مصیبت تم کو پہنچی ہے یہ عقوبت ہے اس زیور کی جو تمہارے ساتھ ہے اور انہوں نے شادی کے بہانے فرعون کی قوم سے زیور مانگا تھا تو انہوں نے یہ سب زیور سامری کو دے دیا اس نے اس کو پگھلا کر بچھڑے کی صورت بنائی اور اس نے جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کے قدم تلے سے ایک مٹھی مٹی لی ہوئی تھی اس کو ڈال دیا تو وہ آواز کرنے لگا۔

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولکنا حملنا اوزارھن زینة القوم۔

فَقَذَفْتُهَا أَلْقَيْتُهَا — قذفتها کے معنی ہیں کہ میں نے اس کو ڈالا

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فقبضت قبضة من اثر الرسول فقذفتها۔

﴿أَلْقَى﴾ صَنَعَ — القی کے معنی ہیں بنایا سامری نے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فکذلك القی السامری۔

﴿فَنَسِيَ﴾ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهٗ أَخْطَأَ الرَّبَّ أَنْ لَّا يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ.

فنسی موسیٰ کے معنی ہیں کہ سامری اور اس کے تابعدار کہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ سے چوک کر اور جگہ چلا گیا۔ یہ آیت بچھڑے کے حق میں ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ بچھڑا ان کی طرف قول کو نہیں پھیرتا یعنی ان کی بات کا جواز نہیں دیتا۔

فائدہ: اشارہ کیا امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ ان تفسیروں کے طرف اس چیز کے کہ واقع ہوئی واسطے موسیٰ علیہ السلام کے بیچ نکلنے اس کے طرف مدین کے پھر بیچ رجوع کرنے اس کے طرف مصر کے پھر بیچ اخبار اس کی کے ساتھ فرعون کے پھر بیچ غرق ہونے فرعون کے پھر بیچ جانے موسیٰ علیہ السلام کے طرف کوہ طور کے پھر بیچ عبادت کرنے بنی اسرائیل کے بچھڑے کو اور شاید ان میں سے کوئی چیز اس کی شرط پر ثابت نہیں ہوئی اور زیادہ ترصحیح اس باب میں وہ حدیث ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیچ حدیث قنوت کے بقدر تین ورقوں کے اور وہ بیچ تفسیر طٰہٰ کے ہے نزدیک اس کے اور یہ سب تفسیریں موسیٰ علیہ السلام کے قصے سے متعلق ہیں پس یہی ہے وجہ مناسبت ان تفسیروں کی باب سے ہے۔(فتح)

٣١٤٢ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ

۳۱۴۲۔ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات سے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے تو ناگہاں دیکھا کہ ہارون علیہ السلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهٗ ثَابِتٌ وَّعَبَّادُ بْنُ أَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں سو اس کو سلام کر تو میں نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا۔

فائدہ: اس حدیث میں ہارون علیہ السلام کا ذکر ہے پس یہی وجہ ہے مطابقت حدیث کی ساتھ ترجمہ کے۔

بَابُ ﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيْمَانَهٗ إِلٰى قَوْلِهٖ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾.

باب ہے کہ یعنی کہا ایک مرد ایماندار نے فرعون کی قوم سے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کہ کیا قتل کرتے تم ایک مرد کو اس پر کہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور لایا تمہارے پاس کھلی نشانیاں تمہارے رب کی مُسْرِفٌ كَذَّابٌ تک۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ یوشع بن نون ہیں اور یہ بعید ہے اس واسطے کہ یوشع علیہ السلام یوسف علیہ السلام کی اولاد سے ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایماندار مذکور فرعون کی قوم سے تھا اور استدلال کیا ہے طبری نے واسطے اس کے کہ اگر وہ بنی اسرائیل سے ہوتا تو فرعون اس کا کلام نہ سنتا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ فرعون کے چچا کا بیٹا تھا اور بعض کہتے ہیں نام اس کا شمعان تھا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى﴾ ﴿وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ کیا نہیں پہنچی تجھ کو خبر موسیٰ علیہ السلام کی اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا۔

٣١٤٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رَأَيْتُ مُوْسٰى وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَّجِلٌ كَأَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَّبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَّأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ

۳۱۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو اچانک وہ دبلا پتلا مرد ہے سید ہے بال والا جیسے قوم شنوءۃ کے مرد تو میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو ناگہاں وہ مرد ہے میانہ قد سرخ رنگ والا جیسے وہ دیماس یعنی حمام سے نکلا ہے اور میں ابراہیم علیہ السلام سے اس کی اولاد میں زیادہ مشابہ ہوں اور میرے سامنے دو پیالے لائے گئے ایک پیالے میں دودھ تھا اور ایک پیالے میں شراب تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ پی لے جس کو چاہے دونوں میں سے تو میں نے دودھ لے کر پی لیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَائَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ. وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

کہا گیا یعنی حکم ہوا تو نے پیدائشی دین پایا خبردار ہوا گر تو شراب لیتا تو تیری امت گمراہ ہو جاتی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح معراج میں آئے گی۔

٣١٤٤ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَّرْبُوْعٌ وَّذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

۳۱۴۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو لائق نہیں کہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے اور نسبت کیا ہے راوی نے یونس کو طرف باپ کی اور ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کو سو فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گوں لمبا قد ہے جیسے شنوءہ کی قوم کے مرد اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام گھنگرالے بال والا میانہ قد ہے اور ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک دوزخ کے دربان کو اور دجال کو۔

فائدہ: اس کی شرح روزے کے بیان میں گزر چکی ہے۔

٣١٤٥ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُوْرَاءَ فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَّهُوَ يَوْمٌ نَّجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا

۳۱۴۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے میں تشریف لائے تو پایا یہود کو کہ عاشورا کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن بڑا ہے اور وہ دن ہے کہ نجات دی اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور غرق کیا فرعون کی قوم کو تو روزہ رکھا اس دن موسیٰ علیہ السلام نے واسطے ادا کرنے شکر اللہ تعالیٰ کے سو فرمایا کہ میں لائق تر ہوں ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے یہود سے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور لوگوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصَامَهٗ وَأَمَرَ بِصِيَامِهٖ.

بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً وَّأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَّقَالَ مُوْسٰى لِأَخِيْهِ هَارُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ إِلٰى قَوْلِهٖ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾.

باب ہے اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وعدہ کیا ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتو کا کہ کوہ طور پر رہے اور تمام کیا ہم نے ان کو ساتھ دس روز کے اول المومنین تک

فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ وعدہ دو بار واقع ہوا۔

يُقَالُ دَكَّةٌ زَلْزَلَةٌ

دكة کے معنی ہیں زلزلہ

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے و حملت الارض والجبال دكتا دكة واحدة۔

﴿فَدُكَّتَا﴾ فَدُكِكْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿أَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا﴾ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ

یعنی دکتا صیغہ تثنیہ کا ہے اور جبال صیغہ جمع کا ہے اور قیاس چاہتا ہے کہ دککن دكة کہا جاتا لیکن گردانا گیا جبال کو بیچ حکم صیغہ واحد کے اور اسی طرح ارض بھی صیغہ واحد کا ہے تو دونوں کو تثنیہ کے صیغے سے لایا گیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین دونوں منہ بند تھے یہاں بھی تثنیہ کا صیغہ لایا گیا اگرچہ قیاس چاہتا تھا کہ جمع کا صیغہ ہو اور رتقا کے معنی ہیں جڑے ہوئے اور منہ بند اور اس میں ملے ہوئے۔

فائدہ: ذکر کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے واسطے استطراد کے اس واسطے کہ اس کو موسیٰ علیہ السلام کے قصے سے کچھ تعلق نہیں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رتق اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس میں کوئی سوراخ نہ ہو پھر کھولا اللہ تعالیٰ نے آسمان کو ساتھ مینہ کے اور زمین کو ساتھ درختوں کے۔

﴿أُشْرِبُوْا﴾ ثَوْبٌ مُشْرَبٌ مَصْبُوْغٌ

اُشْرِبُوْا ثوب مشرب مصبوع یہ اشارہ ہے طرف اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کہ اشربوا شرب سے نہیں جس کے معنی پینے کے ہیں بلکہ وہ اس قبیل سے ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ثوب مشرب یعنی کپڑا رنگا ہوا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ معنی اس کے پینے کے ہیں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ ﴿وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ﴾ رَفَعْنَا

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ انْبَجَسَتْ کے معنی جاری ہونے کے ہیں وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ آیت کے معنی ہیں کہ ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

٣١٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَفَاقَ قَبْلِيْ أَمْ جُوْزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ.

٣١٤٦۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو اول میں ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو اس طرح دیکھوں گا کہ عرش کا ایک پایا پکڑے ہوئے ہیں اس کے پایوں سے سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا بے ہوش ہی نہ ہوں گے اس لیے کہ طور پر بے ہوش ہو چکے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح عنقریب آتی ہے۔

٣١٤٧ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ.

٣١٤٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو کبھی کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت اور بد خواہی نہ کرتی۔

فائدہ: اس کی شرح پہلے گزر چکی۔

بَابٌ

یہ باب ہے

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور وہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اس کا ساتھ اس کے ظاہر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ طُوْفَانٍ مِّنَ السَّيْلِ يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ طُوْفَانٌ

یعنی طوفان کے معنی پانی کا سیل یعنی غرقابہ اور بہت مرے کو بھی طوفان کہا جاتا ہے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے و ارسلنا علیھم الطوفان۔

الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ ﴿حَقِيْقٌ﴾ حَقٌّ ﴿سُقِطَ﴾ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ.

قمّل کے معنی ہیں چچڑی کہ مشابہ ہوتی ہے چھوٹی جون کو حَقِیْقٌ کے معنی ہیں حق۔ جو پچتا ہے اس کو حق میں کہا جاتا ہے۔

فائدہ: مراد ان دونوں آیتوں کی تفسیر ہے حقیق علی اور ولما سقط فی ایدیھم۔

بَابُ حَدِيْثِ الْخَضِرِ مَعَ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

باب ہے بیان میں حدیث خضر کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے۔

٣١٤٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّيْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِيْ سَأَلَ السَّبِيْلَ إِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ

۳۱۴۸۔ عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حر بن قیس رضی اللہ عنہ دونوں جھگڑے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں کہ وہ کون ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ خضر ہیں اور حر نے کہا کہ کوئی اور ہے تو ابی بن کعب ان کے پاس سے گزرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بلایا سو ان کو کہا کہ جھگڑا کیا ہے میں نے اور میرے اس ساتھی نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے حق میں جس نے اس کی ملاقات کی طرف راہ پوچھی تھی کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس کا حال بیان کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس حالت میں کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے کہ ناگہاں ان کے پاس ایک مرد آیا تو اس نے کہا کہ کیا تو کسی کو اپنے آپ سے زیادہ عالم جانتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ کیوں نہیں ہمارا ایک بندہ خضر ہے جو تجھ سے زیادہ عالم ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کی راہ پوچھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْحُوتُ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ﴾ فَقَالَ مُوسَى ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ.

تو گردانی گئی واسطے اس کے کہ ایک مچھلی نشانی اور اس کو کہا گیا کہ جب تو مچھلی کو گم کرے تو پلٹ آ بیشک تو اس سے ملے گا تو موسیٰ علیہ السلام انتظار کرتے تھے کہ دریا میں مچھلی کہاں گم ہوتی ہے تو موسیٰ علیہ السلام سے ان کے خادم نے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ جب ہم آئے تھے پتھر کے پاس تو میں بھول گیا آپ سے مچھلی کا قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجھ کو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے پاؤں پلٹے تو دونوں نے خضر کو پایا پس تھا حال ان کے سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا۔

٣١٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ ثَمَّهْ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ

٣١٤٩۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی گمان کرتا ہے کہ بیشک موسیٰ علیہ السلام ساتھی خضر علیہ السلام کا نہیں موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ اور موسیٰ علیہ السلام ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ کا دشمن جھوٹا ہے حدیث بیان کی ہم کو ابی بن کعب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے تو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو اللہ تعالیٰ نے ان پر غصہ کیا اس واسطے کہ موسیٰ علیہ السلام نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہ پھیرا یعنی یوں نہ کہا واللہ اعلم پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ بلکہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم کے پاس کہ وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے رب میرا اور اس کا کیوں کر ملاپ ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اپنے پاس ایک بھنی ہوئی مچھلی لے پھر اس کو ایک ٹوکری میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھ سے گم ہو جائے تو وہ اس مکان میں ہو گا موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے پھر اس کو ایک ٹوکری میں رکھا پھر روانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ ﴿فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ هٰكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ ﴿قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللّٰهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا﴾ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسَى ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسَى فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي ﴿مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾ قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ

ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ جب سنگم کے پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں صاحب سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے ٹوکری میں پھڑکی اور اس سے نکل کر دریا میں گر پڑی اور اس نے دریا میں اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور اللہ تعالیٰ نے جہاں سے مچھلی گئی تھی پانی کا بھاؤ بند کر رکھا تو وہ طاق سا ہو گیا پس کہا راوی نے اس طرح مانند طاق کے پھر دونوں چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہتا تھا جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم کو کہا کہ ہم کو ناشتہ دو البتہ ہم نے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تک اس مکان سے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا آگے نہ بڑھے تھے نہ تھکے تھے کہا ان کو خادم نے بھلا یہ تو بتلایئے کہ جب ہم آئے تھے پتھر کے پاس سو میں بھول گیا آپ سے مچھلی کا قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجھ کو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھے کو تعجب ہے فرمایا حضرت ﷺ نے کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو تعجب ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر الٹے پاؤں پلٹے حضرت ﷺ نے فرمایا سو دونوں پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہاں تک کہ پتھر کے پاس پہنچے تو اچانک وہاں دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اس کو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیوں کیا کہا کہ میں موسیٰ علیہ السلام ہوں خضر علیہ السلام نے کہا کہ کیا تو قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ علیہ السلام ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں کہ تو مجھ کو سکھلائے جو اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سکھلایا ہے خضر علیہ السلام نے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَّكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا إِلٰى قَوْلِهٖ أَمْرًا﴾ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ كَلَّمُوْهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ جَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ الْبَحْرِ إِذْ أَخَذَ الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوْسٰى إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا﴾ فَكَانَتِ الْأُوْلٰى مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوْا بِغُلَامٍ يَّلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهٖ فَقَلَعَهٗ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهٖ كَأَنَّهٗ يَقْطِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ -

اے موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بے شمار علم سے مجھ کو ایک علم ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سکھایا ہے کہ تو اس علم کو نہیں جانتا اور تجھ کو اللہ تعالیٰ کے علم سے ایک علم ہے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو سکھلایا ہے کہ میں اس کو نہیں جانتا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کیا میں تیرے ساتھ رہوں خضر علیہ السلام نے کہا کہ میرے ساتھ تو البتہ نہ ٹھہر سکے گا اور کیسے ٹھہرے تو دیکھ کر ایک چیز جو تیرے قابو میں نہیں یا سمجھ اس کے امر کو پھر دونوں روانہ ہوئے دریا کے کنارے کنارے چلے جاتے تھے تو ادھر سے ایک کشتی گزری تو کشتی والوں سے تینوں آدمیوں کے چڑھانے کے لیے بات چیت کی تو وہ پہچان گئے خضر علیہ السلام کو تو وہ بغیر کرایہ لیے چڑھائے گئے پھر جب کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ گئی سو اس نے ایک یا دو بار دریا میں چونچ ڈبوئی تو خضر علیہ السلام نے کہا کہ نہیں ہے میرا علم اور تیرا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے مگر اس کے برابر جتنا اس چڑیا نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی اللہ تعالیٰ کا علم مثل سمندر کے ہے اور ہمارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑیا نے اپنی چونچ میں اٹھایا ناگہاں خضر علیہ السلام نے تیشے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا سو نہ دیر کی موسیٰ علیہ السلام نے مگر کہ خضر علیہ السلام نے تیشے سے تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو نے کیا کیا یہ لوگ ہیں کہ انہوں نے ہم کو بغیر کرائے چڑھا لیا تو نے ان کی کشتی کو قصد کر کے پھاڑ ڈالا تا کہ تو اس کے لوگوں کو ڈبو دے البتہ عجیب بات تجھ سے ہوئی حضرت علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ بیشک تجھ کو میرے ساتھ نہ رہا جائے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھ کو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھ پر مشکل نہ ڈال یعنی میں نے بھول سے کہا معاف کیجئے راوی نے کہا کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ أَنْ يَّنْقَضَّ﴾ مَآئِلًا أَوْمَأَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلَى فَوْقُ فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَآئِلًا إِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا عَمَدْتَ إِلٰى حَآئِطِهِمْ ﴿لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَّأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَّكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِيْ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيْلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَّحَفِظْتُهُ مِنْهُ.

پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ علیہ السلام سے بھول سے ہوا پھر جب دونوں دریا سے نکلے تو ایک لڑکے پر گزرے کہ کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ سو خضر علیہ السلام نے اس کے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اس کا سر اپنے ہاتھ سے اکھاڑ ڈالا اس طرح اور اشارہ کیا سفیان راوی نے اپنی انگلیوں سے جیسے وہ ایک چیز اچک لیتا ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو یعنی اس نے کسی کا خون نہ کیا تھا جس کے بدلے تو اس کو مارتا البتہ تجھ سے برا کام ہوا خضر علیہ السلام نے کہا کہ بھلا میں نے تجھ سے نہ کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں تجھ سے کوئی بات پوچھوں اس کے بعد تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھنا تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو ان لوگوں سے کھانا مانگا ان لوگوں نے ان کی مہمانی نہ کی تو دونوں نے ایک دیوار کو پایا کہ گرنا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی تو خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا سو اس کو سیدھا کھڑا کر دیا اور اشارہ کیا سفیان نے جیسے ہاتھ پھیرتا ہے ایک چیز کو اوپر کی طرف راوی کہتا ہے کہ نہیں سنا میں نے سفیان سے ذکر مائلا کا مگر ایک بار موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے سو انہوں نے نہ ہم کو کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی تو نے ان کی دیوار کی طرف قصد کیا اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر علیہ السلام نے کہا کہ اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو اب میں بتلاؤں تجھ کو بیان ان تینوں باتوں کا جس پر تو صبر نہ کر سکا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو ان کا بہت قصہ ہم کو معلوم ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفیان نے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام پر اگر صبر کرتے تو ان کا بہت قصہ ہم کو معلوم ہوتا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آیت و کان وراء هم ملك یاخذ کل سفینة غصبا میں وراء هم کے بدلے امامهم پڑھا ہے اور لڑکا تو کافر تھا اور اس کے ماں باپ ایماندار تھے۔

فائدہ: اس کی شرح تفسیر سورۂ کہف میں آئے گی۔

۳۱۵۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ أَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ.

۳۱۵۰ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام کا نام اس واسطے خضر علیہ السلام رکھا گیا کہ صاف چٹی زمین ان کے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی۔

فائدہ: اور تعلق اس کا ساتھ باب کے ظاہر ہے جہت ذکر خضر علیہ السلام کے سے بیچ اس کے اور مجاہد سے روایت ہے کہ خضر علیہ السلام کو اس واسطے خضر علیہ السلام کہا گیا کہ جب وہ نماز پڑھتا تھا تو جو اس کے گرد ہوتا تھا وہ سرسبز ہو جاتا تھا اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے بیچ نام اس کے اور بیچ نسب اس کی کے اور پیغمبری اس کی کے اور عمر اس کی کے پس کہا وہب بن منبہ نے کہ اس کا نام بلیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نام اس کا الیاس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عابر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ خضرون ہے اور پہلی بات بہت ثابت ہے ابن ملکان بن فانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اس بنا پر کے پس پیدائش اس کی ابراہیم علیہ السلام سے پہلے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی پیدائش ابراہیم علیہ السلام سے پیچھے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے باپ کا نام ملکان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فرعون کا بیٹا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نواسہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سو برس مار کر پھر زندہ کیا تھا پس نہ مرے گا یہاں تک کہ صور پھونکا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ جو شخص دجال سے جھگڑا کرے گا وہ خضر علیہ السلام ہے اور جعفر صادق سے روایت ہے کہ ذوالقرنین کا ایک فرشتہ یار تھا تو ذوالقرنین نے اس سے کہا کہ مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا جس سے میری عمر دراز ہو جائے تو اس نے اس کو آب حیات کا چشمہ بتلایا اور وہ اندھیرے کے اندر تھا تو ذوالقرنین اس کی طرف چلا اور خضر علیہ السلام اس کے اگاڑی لشکر میں تھا تو آب حیات کو خضر علیہ السلام نے پایا اور ذوالقرنین کو ہاتھ نہ آیا اور کعب احبار سے روایت ہے کہ چار پیغمبر زندہ ہیں امان ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے زمین والوں کے دو زمین میں ہیں خضر اور الیاس علیہ السلام اور دو آسمان میں ہیں ادریس علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور بغوی وغیرہ نے اکثر اہل علم سے حکایت کی ہے کہ وہ پیغمبر ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں اور ایک گروہ نے کہا کہ وہ ولی ہے اور طبری نے اپنی تاریخ میں کہا کہ خضر علیہ السلام تھا بیچ زمانے فریدون کے بیچ قول عام اہل کتاب کے اور تھا او پر مقدمے ذوالقرنین اکبر کے اور نقاش نے بہت روایتیں نقل کی ہیں جو دلالت کرتی ہیں او پر زندہ رہنے اس کے لیکن کوئی چیز ان میں سے لائق حجت کے نہیں اور ابن عطیہ نے کہا کہ اگر زندہ ہوتا تو البتہ ہوتا واسطے اس کے بیچ ابتدا اسلام کے ظہور اور کوئی چیز اس سے ثابت نہیں اور ثعلبی نے کہا کہ وہ زندہ ہے سب قولوں پر چھپا ہوا ہے آنکھوں سے اور تحقیق بعض کہتے ہیں کہ نہ مرے گا وہ مگر بیچ اخیر زمانے کے جبکہ اٹھایا جائے گا قرآن قرطبی نے کہا کہ وہ پیغمبر ہے نزدیک جمہور کے اور آیت گواہی دیتی ہے ساتھ اس کے اس واسطے کہ پیغمبر نہیں سیکھتا اپنے کم سے اور نیز باطن کی خبر سوائے پیغمبر کے کسی کو معلوم نہیں ہوتی ابن صلاح نے کہا کہ خضر زندہ ہے نزدیک جمہور علماء کے اور عام ساتھ ان کے ہیں بیچ اس کے اور انکار تو صرف بعض قلیل محدثین نے کیا ہے اور نووی کا بھی یہی قول ہے اور اس نے یہ بات زیادہ کی ہے کہ یہ بات متفق علیہ ہے درمیان صوفیوں کے اور اہل صلاح کے اور حکایتیں ان کی ساتھ دیکھنے ان کے اور جمع ہونے ساتھ اس کے اکثر ہیں اس سے کہ گنے جائیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خضر اب موجود نہیں ہیں یہ لوگ ہیں بخاری اور ابراہیم حربی اور ابو جعفر اور ابو طاہر اور ابو بکر بن عربی اور ایک گروہ اور عمدہ تمسک ان کا مشہور ہے جو ابن عمر اور جابر وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر زندگی میں فرمایا کہ جو لوگ آج زمین پر ہیں سو برس تک ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مراد ساتھ اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن کا گزر جانا ہے اور جو کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے اور یہ جواب دیتا ہے کہ وہ اس وقت دریا پر تھا یا مخصوص ہے حدیث سے جیسا کہ خاص کیا گیا ہے اس سے شیطان بالاتفاق اور جو لوگ کہ انکار کرتے ہیں ان کی ایک دلیل یہ آیت ہے وماجعلنا لبشر من قبلك الخلد یعنی تجھ سے پہلے ہم نے کسی بشر کے واسطے ہمیشگی نہیں کی اور ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ کوئی پیغمبر نہیں ہوا مگر کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے عہد لیا ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں تو ان کے ساتھ ایمان لائے اور اس کی مدد کرے اور کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا کہ خضر علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے ہمراہ جہاد کیا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ الٰہی اگر تو اس گروہ کو ہلاک کر دے گا تو پھر زمین میں تیری عبادت نہ ہو گی پس اگر خضر موجود ہوتا تو یہ نفی صحیح نہ ہوتی اور نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے چاہا کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو ان کا بہت قصہ ہم کو معلوم ہوتا اور اگر خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو یہ آرزو اچھی نہ ہوتی اور البتہ حاضر ہوتا اور ان کو عجائبات دکھاتا اور یہ بہت باعث تھا واسطے ایمان لانے کافروں کے خاص کر واسطے اہل کتاب کے، اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ خضر علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لیکن وہ حدیث ضعیف ہے اور ایک حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے کہ ہر سال حج کے دنوں میں خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام جمع ہوتے اور ایک دوسرے کا سر مونڈتے تھے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ زمزم کا پانی ایک بار پیتے ہیں اور آئندہ سال تک ان کو پیاس نہیں لگتی اور یہ بھی ضعیف ہے اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ بعض اصحاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی لیکن ان روایتوں کی اسناد وہی ہے اور یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں اور ابو عروبہ نے ریاح بن عبیدہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلتا تھا اس کے ہاتھ پر ٹیک لگا کر سو جب وہ پھرا تو میں نے کہا کہ وہ مرد کون تھا کہا کہ وہ میرا بھائی خضر علیہ السلام تھا اس نے مجھ کو بشارت دی کہ میں حاکم ہوں گا اور عدل کروں گا نہیں ڈر ہے ساتھ راویوں اس کے اور نہیں واقع ہوئی واسطے میرے کوئی حدیث اب تک اور نہ کوئی اثر ساتھ سند جید کے سوائے اس کے اور یہ سو برس کی حدیث کے معارض نہیں اس واسطے کہ سو برس سے پہلے کا ذکر ہے (فتح) مخلصاً۔

بَابٌ

یہ باب ہے

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور وہ مانند فصل کے ہے پہلے باب سے اور تعلق اس کا ساتھ اس کے ظاہر ہے۔

٣١٥١ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُولُوا حِطَّةٌ﴾ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

٣١٥١۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ داخل ہو جاؤ دروازے میں سجدہ کرتے اور کہو ہم مغفرت چاہتے ہیں سو انہوں نے حکم بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسیٹے ہوئے اور کہا دانہ بالی میں بہتر ہے۔

فائدہ: اس کی شرح سورۂ اعراف کی تفسیر میں آئے گی۔

٣١٥٢ ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَّا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ

٣١٥٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک موسیٰ علیہ السلام تھے مرد شرمیلے اور بہت پردہ کرنے والے نہ دیکھی جاتی تھی ان کے بدن سے کوئی چیز واسطے شرم کرنے ان کے ان سے تو ایذا دی اس کو جس نے ایذا دی قوم بنی اسرائیل سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پردہ کرتا یہ پردہ کرتا مگر کسی عیب کے سبب سے کہ اس کے بدن میں ہے یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَّإِمَّا أُدْرَةٌ وَّإِمَّا آفَةٌ وَّإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُّبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَّحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾.

سفید داغ یا بادخائے یعنی خصیہ پھولا یا کوئی اور آفت اور اللہ نے چاہا کہ پاک کرے موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حق میں کہی تو موسیٰ علیہ السلام ایک دن نہانے کے واسطے تنہا ہوئے سو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے پھر غسل کیا پھر جب غسل سے فارغ ہوئے تو اپنے کپڑے لینے کے واسطے آگے بڑھے تو لے بھاگا پتھر ان کے کپڑے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی لی اور پتھر کے پیچھے دوڑے سو کہنے لگے کہ میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ تک پہنچے تو انہوں نے ان کو ننگا دیکھا نہایت بہتر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اور پاک تر اس عیب سے کہ کہتے تھے اور کھڑا ہو گیا پتھر سو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے پھر اپنی لاٹھی سے پتھر کو مارنے لگے پس قسم ہے اللہ کی کہ بیشک پتھر پر البتہ نشان ہیں ان کے مارنے کے اثر سے تین یا چار یا پانچ پس یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے قول کا کہ اے ایمان والو تم نہ ہو ان لوگوں کی طرح جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی سو پاک کیا اور بے عیب دیکھا یا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے کہ کہی انہوں نے اور تھا نزدیک اللہ تعالیٰ کے آبرو رکھتا

فائدہ: یہ جو کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بدن سے کوئی چیز نہ دیکھی جاتی تھی تو یہ مشعر ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک دوسرے کے سامنے ننگا نہانا جائز تھا ان کے شرع میں اور موسیٰ علیہ السلام تو صرف حیا کے واسطے تنہا نہاتے تھے اور اس حدیث میں سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ننگے چلنا درست ہے اور یہ کہ جائز ہے دیکھنا طرف شرمگاہ کے وقت ضرورت کے جو داعی ہو واسطے اس کے مانند دوا کرنے کے یا بری ہونے کے عیب سے جیسے کہ میاں بیوی سے ایک دوسرے پر برص کا دعویٰ کرے کہ اس کو سفید داغ ہے تا کہ نکاح کو فسخ کرے اور وہ انکار کرے کہ مجھ کو یہ عیب نہیں اور یہ کہ پیغمبر لوگ اپنی خلق اور پیدائش میں نہایت کمال پر ہیں اور یہ کہ جو نسبت کرے کسی پیغمبر کو پیغمبروں سے طرف نقص کے پیدائش میں تو بیشک اس نے اس کو ایذا دی کہ اس کے فاعل پر کفر کا خوف ہے اور اس میں ظاہر ہے معجزہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور یہ کہ آدمی پر بشریت غالب ہوتی ہے اس واسطے کہ موسیٰ علیہ السلام نے معلوم کیا کہ نہیں لے بھاگا پتھر کپڑے اس کے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور باوجود اس کے معاملہ کیا اس سے معاملہ عاقل کا یہاں تک کہ اس کو مارا اور احتمال ہے کہ مراد ان کے بیان کرنا اور معجزے کا ہو واسطے اپنی قوم کے ساتھ تاثیر کرنے مارنے لاٹھی کے پتھر میں اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر انبیاء علیہم السلام صبر کرنے سے جاہلوں پر اور اٹھانے ایذا ان کی کے اور آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایذا دینے والوں پر غالب کیا اور طحاوی وغیرہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت مذکور نازل ہوئی بیچ طعن کرنے بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام پر بسبب ہارون علیہ السلام کے اس واسطے کہ متوجہ ہوا وہ ساتھ اس کے واسطے زیارت کے پس مر گئے ہارون علیہ السلام اور دفنایا ان کو موسیٰ علیہ السلام نے تو بعض بنی اسرائیل نے اس میں طعن کیا کہ تو نے خود اس کو مار ڈالا ہے پس پاک کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اس طرح کہ ہارون علیہ السلام کا بدن ان کے سامنے اٹھایا گیا اور حالانکہ وہ مردہ تھا تو اس نے بنی اسرائیل سے کلام کیا کہ وہ اپنی موت سے مرا ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے اور اگر ثابت ہو تو نہ ہوگی اس میں وہ چیز کہ منع کرے کہ دونوں فریق کے حق میں اتری ہو واسطے صادق آنے اس بات کے کہ دونوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی پس پاک کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اس چیز سے کہ انہوں نے کہی۔ (فتح)

۳۱۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَّا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللهُ مُوْسٰى قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

۳۱۵۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال بانٹا یعنی جنگ حنین کے دن تو ایک مرد نے یعنی منافق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کہ بیشک اس تقسیم سے کچھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود نہیں تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں غصہ دیکھا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے موسیٰ علیہ السلام پر البتہ وہ اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیے گئے تھے پر اس نے صبر کیا۔

فائدہ: اور غرض اس حدیث سے ذکر موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور اس کی شرح فرض خمس میں گزر چکی ہے۔

بَابُ ﴿يَعْكِفُوْنَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَّهُمْ﴾

باب ہے تفسیر میں اس آیت کے کہ وہ یعنی بنی اسرائیل پہنچی ایک لوگوں پر کہ پوجنے میں لگے رہے تھے اپنے بتوں کے۔

﴿مُتَبَّرٌ﴾ خُسْرَانٌ

متبر کا معنی ہے خسارہ پانے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے متبر ماهم فیه اور نہیں تفسیر کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت مذکورہ سے سوائے متبر کے پس کہا کہ متبر کے معنی ہیں خسران یعنی ٹوٹا پانے والے۔

﴿ وَلِيُتَبِّرُوْا﴾ يُدَمِّرُوْا ﴿مَا عَلَوْا﴾ مَا غَلَبُوْا

یتبروا کے معنی ہیں خراب کریں ماعلوا کے معنی ہیں جس جگہ غالب ہوں

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولیتبروا ماعلوا تتبیرا اور ذکر کرنا اس کا اس جگہ بطور استطراد کے ہے۔(فتح)

٣١٥٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوْا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا.

۳۱۵۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور عمدہ ہے اصحاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ بکریاں چراتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور کیا کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں۔

فائدہ: اور لیکن مناسبت حدیث کی واسطے ترجمہ کے پس واسطے داخل ہونے موسیٰ علیہ السلام کے ہے اس حدیث کے عموم میں کہ کیا کوئی ایسا پیغمبر بھی ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں اور ابیر مناسبت ترجمہ کی واسطے حدیث کے پس نہیں ہے ظاہر اور جو میرے دل میں گزرتا ہے یہ ہے کہ تحقیق تھا درمیان تفسیر مذکور کے اور درمیان حدیث مذکور کے بیاض کہ خالی چھوڑا اس کو واسطے حدیث کے کہ داخل کرے ترجمہ میں اور ترجمہ صلاحیت رکھتا ہے واسطے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کے پھر ملایا گیا یہ بیاض جیسے کہ اس کی مثلوں میں اور مناسبت حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی واسطے قصے موسیٰ علیہ السلام کے آپ کے اس قول کے عموم کی جہت سے ہے کہ کیا کوئی ایسا پیغمبر بھی ہے جس نے بکریاں نہیں چرائیں پس داخل ہوئے اس میں موسیٰ علیہ السلام جیسے کہ اشارہ کیا ہے طرف اس کے ہمارے استاد نے بلکہ ایک حدیث میں واقع ہوا ہے کہ البتہ پیغمبر کر کے بھیجے گئے موسیٰ علیہ السلام اور حالانکہ وہ بکریاں چراتے تھے اور اماموں نے کہا کہ حکمت بیچ چرانے پیغمبروں کے بکریوں کو یہ ہے کہ تا اپنی جانوں کو تواضع سکھائیں اور عادت پکڑیں دل ان کے ساتھ گوشہ گیری کے اور ترقی کریں بکریوں کی سیاست سے طرف سیاست امتوں کی اور اس کی توضیح اجارے کے اول میں گزر چکی ہے اور نہیں ذکر کیا بخاری علیہ السلام نے آیتوں سے ساتھ عبارت کے اور اشارہ کیا مگر قول اللہ تعالیٰ کا متبر ماهم فیه اور نہیں شک ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وھو فضلکم علی العالمین سوائے اس کے نہیں ذکر کیا گیا بعد اس کے پس کس طرح حمل کیا جائے گا کہ اس نے اشارہ کیا ہے طرف اس کے سوائے ماقبل کے پس معتبر وہ بات ہے جو میں نے ذکر کی اور نقل کیا ہے کرمانی نے خطابی سے کہ مراد اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھی ہے نبوت دنیاداروں اور مالداروں میں اور سوائے اس کے نہیں کہ گردانا ہے اس کو تواضع کرنے والوں میں جیسے بکریاں چرانے والے اور پیشہ ور لوگ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی متن کے واسطے مناسبت ہے نہ واسطے خاص ترجمہ کے۔ (فتح)

بَابُ ﴿وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً﴾ الْاٰيَةَ

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کو یہ کہ ذبح کرو ایک گائے۔

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں سوائے ابو العالیہ کی تفسیر کے اور کچھ چیز بیان نہیں کی اور گائے کا قصہ ابو العالیہ سے اس طرح مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک مرد مالدار تھا اور اس کی اولاد نہ تھی مگر ایک قریبی وارث تھا اس وارث نے اس کو مار ڈالا تا کہ اس کے مال کا وارث بنے پھر اس کو مار کر راہ میں ڈال دیا پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ میرا قریبی مارا گیا اور اس کے مارنے والا معلوم نہیں اور میں آپ کے سوا کسی کو نہیں پاتا کہ اس کا قاتل میرے واسطے بیان کرے تو موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں میں پکارا کہ جس کسی کو کچھ معلوم ہو تو چاہیے کہ اس کو بیان کرے تو کسی نے بیان نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ ان کو کہہ کہ گائے ذبح کریں تو لوگوں نے تعجب کیا اور کہنے لگے کہ کس طرح طلب تو کریں معرفت اس کے قاتل کی پس حکم ہوتا ہے ہم کو گائے ذبح کرنے کا اور تھا قصہ اس کا اس طور سے کہ کیا بیان کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی ہے اور نہ بن بیائی یعنی نہ بوڑھی اور نہ چھوٹی درمیانی ہے ان کے بیچ بولے کہ پکارے ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کر دے ہم کو کہ کیسا ہے رنگ اس کا کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے کہ بہت زرد ہے رنگ اس کا یعنی صاف ہے خوش لگتی ہے دیکھنے والوں کو بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کس قسم میں ہے وہ گائیوں میں کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے کہ محنت والی نہیں یعنی نہیں ذلیل کیا اس کو محنت نے کہ کھودتی ہو زمین کو یا پانی دیتی ہو کھیت کو یعنی نہیں محنت کرتی زمین میں سلامت ہے یعنی عیبوں سے نہیں اس میں کچھ داغ یعنی نہیں اس میں کچھ سفیدی بولے اب تو لایا ٹھیک بات ابو العالیہ نے کہا کہ جب ان کو گائے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا تو اس وقت خواہ کوئی گائے ذبح کرتے ان کو کفایت کرتی لیکن انہوں نے سوال میں سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کی اور اگر وہ انشاء اللہ نہ کہتے تو کبھی اس کی طرف راہ نہ پاتے سو ہم کو خبر پہنچی کہ نہ پایا انہوں نے اس کو مگر نزدیک ایک بوڑھی عورت کے تو اس نے اس کی قیمت بہت زیادہ لگائی تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم نے اپنی جانوں پر بہت سختی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس دو اس کو جو مانگتی ہے تو انہوں نے اس کو لے کر ذبح کیا تو اس کی ایک ہڈی لے کے مقتول کے بدن پر ماری تو وہ زندہ ہوا اور اپنے قاتل کا بتلایا پھر اسی وقت مر گیا تو اس کا قاتل پکڑا گیا یعنی وہی اس کا قریبی جو اس کا وارث ہونا چاہتا تھا سو قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے برے کام پر۔ (فتح)

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ ﴿فَاقِعٌ﴾ صَافٍ ﴿لَا ذَلُوْلٌ﴾ لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ ﴿تُثِيْرُ الْأَرْضَ﴾ لَيْسَتْ بِذَلُوْلٍ تُثِيْرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ ﴿مُسَلَّمَةٌ﴾ مِنَ الْعُيُوْبِ ﴿لَا شِيَةَ﴾ بَيَاضٌ ﴿صَفْرَآءُ﴾ إِنْ شِئْتَ سَوْدَآءُ وَيُقَالُ صَفْرَآءُ كَقَوْلِهٖ ﴿جِمَالَاتٌ صُفْرٌ﴾ ﴿فَادَّارَأْتُمْ﴾ اخْتَلَفْتُمْ.

ابوالعالیہ نے کہا کہ عوان کے معنی ہیں میانہ سال درمیان کم سن اور بوڑھے کے فَاقِعٌ کے معنی ہیں صاف لَا ذَلُوْلٌ کے معنی ہیں کہ کام نے اسے ذلیل نہیں کیا تُثِيْرُ الْأَرْضَ کی تفسیر ابوالعالیہ نے اس طرح کی ہے کہ وہ گائے محنتی نہیں کہ زمین میں ہل چلاتی ہوا اور نہ کھیتی کا اور کوئی کام کرتی ہو۔ مُسَلَّمَةٌ کی تفسیر اس طرح ہے کہ سب عیبوں سے بچی ہوئی ہے اور بے عیب ہے۔ لَا شِيَةَ کی تفسیر بیاض سے کی ہے کہ اس کے زرد رنگ میں کوئی سفیدی اور داغ نہیں صَفْرَآءُ کے معنی اگر تو چاہے تو زرد کرے اور اگر چاہے تو سیاہ کرے یعنی ممکن ہے حمل کرنا صفرت کا اوپر معنی مشہور یعنی زردی کے اوپر معنی سیاہی کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے جِمَالَاتٌ صُفْرٌ پس تحقیق وہ تفسیر کیا گیا ہے اس طرح کہ وہ زرد ہے مائل بسیاہی۔ فَادَّارَأْتُمْ کے معنی ہیں پھر تم نے جھگڑا کیا۔

بَابُ وَفَاةِ مُوْسٰى وَذِكْرِهٖ بَعْدُ

باب ہے بیان میں وفات موسیٰ علیہ السلام کے اور ذکر ان کے کا بعد وفات کے

۳۱۵۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآئَهٗ صَكَّهٗ فَرَجَعَ إِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ

۳۱۵۵ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا یعنی تو اس نے کہا کہ اپنے رب کا کہا مان یعنی موت کو قبول کر سو جب ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا یعنی تو اس کی آنکھ کو پھوڑ ڈالا اور ملک الموت لوگوں کے پاس ظاہر ہو کے آتا تھا تو فرشتہ اللہ کی طرف پلٹ گیا تو اس نے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ قَالَ فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

اے الٰہی تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ اس کو پھیر دی سو فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور اس کو کہہ کہ اگر تو زندگی چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹ پر رکھ سو تیرا ہاتھ جس قدر بالوں کو ڈھک لے گا تو جتنے بال ہوں گے اتنے برس تو زندہ رہے گا کہا اے میرے رب پھر کیا ہوگا کہا پھر آخر کو موت ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر یہی حال ہے تو ابھی ہی سہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھ کو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینکنے کی مسافت کے برابر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس مکان کے پاس ہوتا تو تم کو دکھلا دیتا موسیٰ علیہ السلام کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہے سرخ ٹیلے کے تلے۔

فائدہ: وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ فرشتوں نے موسیٰ علیہ السلام کا جنازہ پڑھا اور ان کو دفنایا اور ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی ابن خزیمہ نے کہا کہ بعض بدعتیوں نے اس حدیث سے انکار کیا ہے اور کہا اگر موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پہچان لیا تھا تو اس کو ذلیل جانا اور اگر اس کو نہیں پہچانا تھا تو ان سے آنکھ کا بدلہ کیوں نہ لیا گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی جان قبض کرنے کو نہیں بھیجا تھا بلکہ صرف آزمائش کے واسطے بھیجا تھا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو طمانچہ اس واسطے مارا کہ اس کو آدمی دیکھا بغیر اجازت ان کے گھر میں داخل ہوا اور نہ معلوم کیا موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ ملک الموت ہے اور جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت دیکھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھ پھوڑنی جائز رکھی ہے اور قرآن مجید میں ہے کہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو دونوں نے ان کو ابتداء میں نہ پہچانا اور اگر ابراہیم علیہ السلام ان کو پہچانتے تو ان کے آگے کھانا لا کر نہ رکھتے اور اگر لوط علیہ السلام ان کو پہچانتے تو اپنی قوم سے ان پر خوف نہ کرتے اور نووی نے کہا کہ نہیں منع ہے یہ کہ اجازت دی ہو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اس طمانچہ میں واسطے امتحان ملطوم کے یعنی جس کو طمانچہ مارا گیا یعنی فرشتے کو اور ابن قتیبہ نے کہا کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے تو وہ آنکھ پھوڑی تھی جو تخییل اور تمثیل تھی اور وہ حقیقی آنکھ نہ تھی اور معنی آنکھ پھوڑ دینے کے یہ ہیں کہ پھیرا اس کو حقیقی پیدائش اس کے کے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ظاہر پر محمول ہے اور پھیر دی اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بشری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھ تا کہ پھرے طرف موسیٰ علیہ السلام کے اوپر کمال صورت کے پس ہوگا یہ قوی ترجیح عبرت اپنی کے اور یہی بات معتمد ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتہ آدمی کی شکل بن جاتا ہے اور یہ بات کئی حدیثوں سے ثابت ہوتی ہے اور اس میں فضیلت ہے دفن ہونے کی پاک زمین میں اور اس کی شرح جنازے میں گزر چکی ہے اور یہ جو فرمایا کہ تجھ کو ہر بال کے بدلے ایک سال عمر ملے گی تو اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ جو دنیا باقی رہتی ہے وہ نہایت ہی بہت ہے اس واسطے کہ گنتی بالوں کی جن کو ہاتھ ڈھکے گا وہ مقدار ہے اس مدت کا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہمارے حضرت ﷺ کے پیغمبر ہونے کے درمیان ہے دوبار اور زیادہ اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر جواز زیادت عمر کے۔ (فتح)

۳۱۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَدَهٗ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِي عَلٰى مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.

۳۱۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان لڑائی ہوئی تو مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس کی جس نے محمد ﷺ کو سب عالم سے برگزیدہ کیا ایک قسم میں جس کے ساتھ قسم تھا یعنی محمد ﷺ سب جہان سے بہتر ہیں اور یہودی نے کہا قسم کھائی اور کہا قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا یعنی موسیٰ علیہ السلام سب عالم سے افضل ہیں تو مسلمان نے اس وقت ہاتھ اٹھا کر یہودی کو طمانچہ مارا تو یہودی حضرت ﷺ کے پاس گیا اور خبر دی آپ کو اپنی اور مسلمان کے واقعہ کی سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ لوگ صور کی آواز سے بیہوش ہو جائیں گے یعنی قیامت میں تو اول میں ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو اس طرح دیکھوں گا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بیہوش ہونے والے لوگوں میں سے تھے سو مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کیا ہے یعنی اس آیت میں فصعق من فی السموات والارض الامن شاء اللّٰہ۔

فائدہ: اور محل افاقے یعنی ہوش میں آنے کا دوسرے نفخہ کے بعد ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں صریح آ چکا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سب لوگ قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے اول میری قبر پھٹے گی اور ممکن ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تطبیق اس پر کہ اول نفخے کے بعد سب خلقت کو بیہوشی ہو جائے گی زندے کو بھی اور مردے کو بھی اور وہ گھبراہٹ ہے پھر اس کے بعد مردوں کو اور زیادہ گھبراہٹ ہو گی جس میں وہ ہیں اور واسطے زندوں کے موت پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا واسطے جی اٹھنے کے تو سب زندہ ہو جائیں گے سو جو قبر میں ہو گا اس کی قبر پھٹ جائے گی اور وہ قبر سے نکل آئے گا اور جو قبر میں نہ ہو گا اس کو اس کی کچھ حاجت نہ ہو گی اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دنیا میں قبر میں دفن کیے گئے تھے پس صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو سرخ ٹیلے کے پاس دیکھا کہ اپنی قبر میں نماز پڑھتے تھے روایت کیا ہے اس کو بعد حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور شاید یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے کہ میں نے تقریر کی اور اس پر یہ شبہ آتا ہے کہ تمام خلقت کس طرح بیہوش ہو گی اور حالانکہ مردوں کو کچھ حس حرکت نہیں پس جواب دیا جاتا ہے مراد یہ ہے کہ بیہوش وہی ہوں گے جو زندہ ہیں اور اوپر جو مردے ہیں پس وہ مستثنیٰ ہیں بیچ قول اللہ تعالیٰ الامن شاء اللہ یعنی مگر وہ شخص کہ پہلے مر چکا ہے کہ وہ بیہوش نہ ہو گا اور اسی کی طرف میل کی ہے قرطبی نے اور نہیں معارض ہے اس کے جس اس حدیث میں وارد ہو چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام بھی مستثنیٰ ہیں اس واسطے کہ وہ پیغمبر زندہ ہیں نزدیک اللہ کے اگرچہ بہ نسبت اہل دنیا کے مردوں کی صورت میں ہیں اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے یہ بات واسطے شہیدوں کے اور نہیں شک ہے اس میں کہ پیغمبروں کا رتبہ شہیدوں سے بلند ہے تکمیل گمان کیا ہے ابن حزم نے کہ قیامت کے دن صور چار بار پھونکا جائے گا پہلا نفخہ مارنے کا ہے کہ جو دنیا میں زندہ باقی ہو گا وہ اس سے مر جائے گا اور دوسرا نفخہ زندہ کرنے کا ہے کہ ہر مردہ اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو گا اور پھیل پڑیں گے قبروں سے اور جمع کیے جائیں گے واسطے حساب کے اور تیسرا نفخہ گھبراہٹ کا ہو گا اور بیہوشی کا ہے ہوش میں آئیں گے اس سے مانند بیہوش کے نہیں مرے گا اس سے کوئی اور چوتھا نفخہ ہوش میں آنے کا ہے اس بیہوشی سے اور یہ بات ابن حزم کی واضح نہیں بلکہ وہ فقط دو ہی نفخے ہیں اور صرف دو ہی بار صور پھونکا جائے گا اور واقع ہوا ہے تغائر بیچ ہر ایک کے ان دونوں میں سے باعتبار سامع یعنی سننے والے اس کے پس پہلے نفخہ سے مر جائے گا ہر وہ شخص کہ زندہ ہو گا اور بیہوش ہو جائے گا وہ شخص کہ نہیں مرا جس کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے اور دوسرے نفخے سے جو مرا ہوا ہو گا وہ زندہ ہو جائے گا اور جو بیہوش ہو گا وہ ہوش میں آجائے گا اور علماء نے کہا کہ پیغمبروں میں ایک دوسرے پر فضیلت دینے سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تو یہ صرف اس شخص کو منع کیا ہے جو اپنی رائے سے کہے نہ جو دلیل سے کہے یا فضیلت دے اس طرح سے کہ منفول کی تنقیص کی طرف پہنچائے یا جھگڑے یا عداوت کی طرف پہنچائے یا مراد یہ ہے کہ نہ فضیلت دو ساتھ ہر قسم فضیلت کے اس طور سے کہ مفضول کے واسطے کوئی فضیلت باقی نہ رہی پس امام مثلاً جب ہم کہیں کہ وہ افضل ہے مؤذن سے تو نہیں مستلزم ہے یہ تنقیص فضیلت مؤذن کو بہ نسبت اذان کے اور بعض کہتے ہیں کہ نہی فقط نفس نبوت کے حق میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں فرق کرتے ہم درمیان کسی کے اس کے رسولوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اور منع کیا تفضیل بعض انبیاء سے بعض پر واسطے قول اللہ تعالیٰ کے کہ یہ رسول ہیں فضیلت دی ہم نے بعضوں کو بعضوں پر۔ (فتح)

٣١٥٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِيْ أَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ.

٣١٥٧ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحث کی آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے سو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو وہی آدم علیہ السلام ہے کہ تجھ کو تیرے گناہ نے تجھ کو بہشت سے نکالا آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تو وہی موسیٰ علیہ السلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اپنی رسالت اور کلام سے برگزیدہ کیا تو مجھ کو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے تو جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے دو بار فرمایا۔

فائدہ: اور غرض اس سے گواہی آدم علیہ السلام کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو برگزیدہ کیا۔

٣١٥٨ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهِ.

٣١٥٨ ـ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے سو فرمایا کہ میرے سامنے کی گئیں اگلی امتیں سو میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی کہ اس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا سو کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہے اپنی قوم میں۔

فائدہ: یہ حدیث ساری ساتھ شرح کے رقاق میں آئے گی اور اس میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بعد سب امتوں سے بہت ہے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِيْنَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِلٰى

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بیان کی اللہ عزوجل نے ایک مثال ایمان والوں کو عورت فرعون کی۔ آخر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْلِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ﴾. آیت تک۔

فائدہ: اور غرض اس ترجمہ سے ذکر آسیہ کا ہے اور وہ فرعون کی عورت تھی بعض کہتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل سے تھی اور بعض کہتے ہیں کہ عمالقہ سے اور بعض کہتے کہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی اور بعض کہتے کہ فرعون کے چچا کی بیٹی تھی اور مریم کا ذکر آئندہ آئے گا۔ (فتح)

۳۱۵۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ.

۳۱۵۹ ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتوں سے آسیہ فرعون کی عورت اور مریم عمران کی بیٹی کے سوا کوئی عورت کمال کو نہیں پہنچی اور بیشک فضیلت عائشہ کی عورتوں پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

فائدہ: ثرید اس کھانے کو کہتے ہیں کہ روٹی کو شوربے میں بھگویا ہو۔ استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حصر کے کہ وہ دونوں عورتیں پیغمبر ہیں اس واسطے کہ اکمل قسم آدمی کے پیغمبر ہیں پھر ولی اور صدیق اور شہید سو اگر دونوں پیغمبر نہ ہوتیں تو البتہ لازم آتا کہ عورتوں میں نہ ولی ہوں اور نہ صدیق اور نہ شہید اور واقع یہ ہے کہ یہ صفتیں بہت عورتوں میں موجود ہیں پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں پیغمبر ہوئیں عورتوں سے مگر فلانی اور فلانی اور اگر فرماتے کہ نہیں ثابت ہوئی صفت ولایت یا صداقت یا شہادت کی مگر واسطے فلانے اور فلانے کے تو یہ کہنا صحیح نہ ہوتا واسطے موجود ہونے اس کے کے ان کے غیر میں بھی مگر یہ کہ ہو مراد حدیث میں کمال سوائے پیغمبروں کے پس نہ تمام ہوگی دلیل اوپر اس کے اس سبب سے اس بنا پر پس وہ عورتیں ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے گزر چکیں اور نہیں تعرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے عورتوں سے مگر واسطے عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور نہیں اس میں تصریح ساتھ فضیلت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے غیر پر اس واسطے کہ فضیلت ثرید کی اور کھانے پر سوائے اس کے نہیں کہ اس میں محنت کم ہوتی ہے اور جلد ہضم ہو جاتا اور اجل کھانا ان کا اس وقت یہی تھا اور کل یہ خصلتیں نہیں مستلزم ہیں ثبوت فضیلت کو واسطے اس کے ہر جہت سے پس کبھی ہوتا ہے مفضول فضیلت بہ نسبت اپنے غیر کے اور جہتوں سے اور اس حدیث میں اتنا اور لفظ زیادہ وارد ہوا ہے کہ مریم علیہا السلام اور خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سب عورتوں سے افضل ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بہشتی عورتوں میں افضل خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مریم اور آسیہ ہیں اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلے کی تفصیل مناقبت میں آئے گی اور قرطبی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ مریم نبیہ ہے اس واسطے کہ وحی کی طرف اس کے اللہ تعالیٰ نے ساتھ واسطہ فرشتے کے اور آسیہ پس نہیں ہے کوئی چیز جو دلالت کرے اس کے نبی ہونے پر اور کرمانی نے کہا کہ نہیں لازم آتا لفظ کمال سے ثبوت نبوت اس کی کا اس واسطے کہ وہ اطلاق کیا جاتا ہے واسطے تمام ہونے شے کے اور منتہی ہونے اس کے اپنے باب میں پس مراد پہنچنا اس کا نہایت کو ہے تمام فضائل میں جو عورتوں کے واسطے ہیں اور تحقیق نقل کیا گیا ہے اجماع اوپر عدم نبوت عورتوں کے اس طرح کہا ہے اس نے اور اشعری سے منقول ہے کہ چھ عورتیں نبی ہیں حوا سارہ اور ماں موسیٰ علیہ السلام کی اور ہاجرہ اور آسیہ اور مریم اور ضابطہ اس کے نزدیک یہ ہے کہ جس کے پاس فرشتہ آئے اللہ کی طرف سے ساتھ امر کے یا نہی کے یا اعلام کے تو وہ نبی ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے آنا فرشتے کا واسطے ان لوگوں کے ساتھ امروں مختلف کے اللہ کے نزدیک سے اور واقع ہوئی ہے تصریح ساتھ وحی کرنے کے طرف بعض عورتوں کے قرآن میں اور ذکر کیا ابن حزم نے ملل اور نحل میں کہ نہیں پیدا ہوئی نزاع اس مسئلے میں مگر بیچ زمانے اس کے کے قرطبہ میں اور تیسرا قول بھی ان سے محکی ہے اور مانعین کی حجت یہ آیت ہے وما ارسلنا من قبلك الا رجالا اور اس میں حجت نہیں اس واسطے کہ کسی نے ادن میں رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور کلام تو فقط نبوت میں ہے اور صریح تر اس میں قصہ مریم کا ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے قصے میں وہ چیز وارد ہوئی ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر ثابت ہونے نبوت کے واسطے اس کے کہ جلدی کی اس نے ساتھ ڈال دینے بچے اپنے کے دریا میں مجرد وحی سے اور آسیہ فرعون کی عورت کے فضائل سے ہے کہ اختیار کیا اس نے قتل ہونے کو ملک پر اور دنیا کے عذاب کو ان نعمتوں پر کہ اس میں تھیں۔ (فتح)

بَابُ ﴿إِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى﴾ الْأٰيَةَ	باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ البتہ قارون تھا موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے آخر تک

فائدہ: قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا کا بیٹا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ چچا تھا اور پہلا قول صحیح ہے اختلاف ہے قارون کی بغاوت میں بعض کہتے ہیں کہ حسد سے کہ موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کیوں ملی اس واسطے کہ وہ کہتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پیغمبری لے گئے اور میرے واسطے کوئی چیز باقی نہیں رہی اور بعض کہتے ہیں کہ اس نے ایک حرام کار عورت کو سکھایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ حرام کاری کی تہمت لگا تو اس عورت نے سچ سچ کہہ دیا کہ قارون نے مجھ کو سکھایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تکبر سے اس واسطے کہ سرکشی کی اس نے ساتھ زیادہ اپنے مال کے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اول ہے جس نے کپڑا لمبا کیا یہاں تک کہ اس کے قد سے ایک بالشت بھر بڑھ گیا۔ (فتح)

﴿لَتَنُوْءُ﴾ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ	لتنوء کے معنی ہیں کہ بھاری ہوتی تھیں اس کی کنجیاں کئی مرد زور آور پر۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھاتی تھی ان کو ایک جماعت مردوں کی یعنی مراد عصبہ سے مرد ہے۔

فائدہ: اور عصبہ میں اختلاف بعض کہتے ہیں کہ عصبہ دس مرد ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ پندرہ اور بعض کہتے ہیں چالیس اور بعض کہتے ہیں دس سے چالیس تک۔ (فتح)

يُقَالُ ﴿الْفَرِحِيْنَ﴾ الْمَرِحِيْنَ ﴿وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ﴾ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ ﴿أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَآءُ وَيَقْدِرُ﴾ وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ.

کہا جاتا ہے کہ فرحین کے معنی ہیں مرحین یعنی اتراتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہیں کرتے۔ ویکان اللہ کے معنی ہیں کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ کھولتا ہے روزی جس کو چاہے اور روکتا ہے یعنی فراخ کرتا ہے روزی کو اوپر اس کے اور تنگ کرتا ہے۔

تنبیہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے قارون کے قصے میں ان اثروں کے سوا اور کچھ ذکر نہیں کیا اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل سے کہتے تھے کہ اللہ تم کو اس طرح فرماتا ہے یہاں تک کہ داخل ہوا ان پر ان کے مالوں میں تو یہ قارون پر دشوار گزرا تو قارون نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کہتا ہے کہ جو حرام کاری کرے وہ سنگسار کیا جائے تو آؤ ہم ایک حرام کار عورت کے واسطے کچھ مقرر کریں تا کہ وہ کہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ساتھ حرام کاری کی ہے پس سنگسار کیا جائے گا اور ہم اس سے آرام پائیں گے تو انہوں نے یہ کام کیا سو جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کو وعظ کیا تو قارون نے کہا اگرچہ تو ہی ایسا ہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگرچہ میں ہوں تو انہوں نے کہا کہ تو نے حرام کیا ہے تو موسیٰ علیہ السلام غمناک ہوئے پھر انہوں نے عورت کو بلا بھیجا سو جب وہ تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بڑی قسم دی اور کہا کہ قسم ہے تجھ کو اس کی جس نے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو پھاڑ دیا کہ سچ سچ کہہ تو اس عورت نے سچ کہا تو موسیٰ علیہ السلام روتے ہوئے سجدے میں گر پڑے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں نے زمین تیرے حکم میں دی سو حکم کر اس کو جو چاہے تو موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم کیا سو دھنسایا گیا زمین میں قارون کو اور اس کے ساتھیوں کو اور کہتے ہیں کہ قارون نے بہت بیشمار مال جمع کیا ہوا تھا یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ اس کے خزانوں کی کنجیاں چمڑے کی تھیں ان کو چالیس خچریں اٹھاتی تھیں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ بھیجا ہم نے طرف مدین کے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو

فائدہ: شعیب علیہ السلام کے باپ کا نام مکیل تھا اور مدین ان کا بڑا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایمان لایا تھا جب کہ جلائے گئے آگ میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلٰى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَّمِثْلُهُ ﴿وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ﴾ وَاسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيرِ ﴿وَرَآئَكُمْ ظِهْرِيًّا﴾ لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ حَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا قَالَ الظِّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَآءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ.

یعنی آیت مذکور میں مدین سے مراد رہنے والے مدین کے ہیں اس واسطے کہ مدین شہر کا نام ہے اور مثل اس کے ہے یہ آیت وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْئَلِ الْعِيرَ میں پوچھ گاؤں والوں سے اور قافلے والوں سے۔ وَرَآءَ کُمْ ظِهْرِيًّا کے معنی ہیں کہ تم اس کو مڑ کر نہیں دیکھتے۔ اور کہا جاتا ہے جب تو اس کے حاجت ادا نہ کرے کہ تو نے میری حاجت پس پشت ڈال دی اور تو نے مجھ کو پس پشت ڈالا۔ ظھری کے معنی یہ ہیں کہ لے تو ساتھ اپنے چوپایہ یا برتن کہ قوت پکڑے تو ساتھ اس کے۔ مکانتکم اور مکانکم ان دونوں لفظوں کے معنی ایک ہیں۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ۔

﴿يَغْنَوْا﴾ يَعِيشُوْا — يَغْنَوْا کے معنی ہیں زندہ رہے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا یعنی جیسے نہ اترے تھے اس میں۔

﴿تَأْسَ﴾ تَحْزَنْ — تاس کے معنی ہیں کہ غم نہ کھا

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ یعنی تو غم نہ کھا بے حکم لوگوں پر۔

﴿آسٰى﴾ أَحْزَنُ — یعنی اسی کے معنی ہیں احزن

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فکیف اسی یعنی پس کس طرح غم کھاؤں میں۔

وَقَالَ الْحَسَنُ ﴿إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ﴾ يَسْتَهْزِئُوْنَ بِهٖ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَيْكَةَ الْأَيْكَةِ ﴿يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ إِظْلَالُ الْغَمَامِ الْعَذَابَ عَلَيْهِمْ.

اور کہا حسن نے کہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ اس کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ اور کہا مجاہد نے لیکه سے مراد ایکه ہے یعنی دوزخیوں کا بن۔ مراد یوم الظلة سے اتارنا عذاب کا اوپر ان کے۔

فائدہ: مراد ان دونوں آیتوں کی تفسیر ہے كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ اور عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ۔

تنبیہ: امام بخاری رحمہ اللہ شعیب علیہ السلام کے قصے میں سوائے ان اثروں کے اور کچھ ذکر نہیں کیا اور تحقیق ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے قصہ اس کا سورۂ اعراف اور ہود اور شعرا وغیرہ میں اور قتادہ سے روایت ہے کہ شعیب علیہ السلام دو امتوں کی طرف پیغمبر کر کے بھیجے گئے مدین والوں کی طرف اور اصحاب ایکہ کی طرف اور ترجیح دی گئی ہے اس قول کو اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وصف کیا گیا ہے وہ بیچ اصحاب مدین کے ساتھ اس کے کہ وہ ان کا بھائی ہے بخلاف اصحاب ایکہ کے یعنی بن والوں کے اور کہا بیچ حق اصحاب مدین کے کہ پکڑا ان کو رجفہ اور صیحہ نے اور اصحاب ایکہ کے کہ پکڑا ان کو عذاب یوم ظلہ کے نے اور جمہور اس پر ہیں کہ مدین والے وہی ایکہ والے ہیں اور جواب دیا ہے انہوں نے اس طرح کہ جب ایکہ کی عبادت کرتے تھے تو مناسب ہوا یہ کہ اخوت کو ذکر نہ کیا جائے اور ثانی وجہ سے یہ جواب ہے کہ کہ مغایرت انواع عذاب میں اگر معذبین کی مغایرت کو چاہتی ہے تو چاہیے کہ جو رجفہ کے ساتھ عذاب کیے گئے تھے وہ غیر ہوں ان لوگوں کے جو صیحہ کے ساتھ عذاب کے گئے اور حق یہ ہے کہ تمام قسم کا عذاب ان کو پہنچا تھا پس تحقیق پہنچی ان کو گرمی سخت تو گھروں سے نکلے پھر سایہ کیا ان کو ایک بدلی نے تو سب اس کے نیچے جمع ہوئے پھر کانپی ساتھ ان کے زمین تلے ان کے سے اور پکڑا ان کو سخت آواز نے اوپر سے اور اس کا بیان آئندہ آئے گا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَإِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَهُوَ مُلِيْمٌ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ مُّذْنِبٌ الْمَشْحُوْنَ الْمُوْقَرُ ﴿فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ﴾ الْأٰيَةَ ﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَآءِ﴾ بِوَجْهِ الْأَرْضِ ﴿وَهُوَ سَقِيْمٌ وَّأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ﴾ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهٖ ﴿وَأَرْسَلْنَاهُ إِلٰى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلٰى حِيْنٍ﴾ ﴿وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ إِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ﴾ ﴿كَظِيْمٌ﴾ وَهُوَ مَغْمُوْمٌ.

یعنی باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ بیشک یونس علیہ السلام ہے رسولوں میں سے مُلِیْمٌ تک اور کہا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہ مُلِیْمٌ کے معنی ہیں گنہگار مَشْحُوْنُ کے معنی ہیں بوجھ دار فلولا الایۃ یعنی پس اگر نہ ہوتا یونس علیہ السلام تسبیح کہنے والوں سے آخر آیت تک ڈال دیا ہم نے اس کو عرا پر یعنی روئے زمین پر اور اگایا ہم نے اس پر درخت یَّقْطِیْنٍ سے جس کی نالی نہیں ہوتی جیسے کہ کدو اور مانند اس کے جیسے ککڑی وغیرہ یعنی اور بھیجا ہم نے اس کو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ کے سو ایمان لائے وہ ساتھ اس کے تو فائدہ دیا ہم نے ان کو ایک وقت تک یعنی اور مَکْظُوْمٌ کے معنی اس آیت میں غمناک ہیں۔

٣١٦٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ ح حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ

۳۱۶۰۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یوں نہ کہے کہ البتہ میں بہتر ہوں حضرت یونس علیہ السلام پیغمبر متی کے بیٹے سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

٣١٦١ ـ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ إِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهُ إِلٰى أَبِيْهِ.

۳۱۶۱ ـ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لائق نہیں کسی کو یہ کہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام پیغمبر متی کے بیٹے سے بہتر ہوں اور منسوب کیا ہے اس کو راوی نے طرف باپ کے۔

فائدہ: پس اس میں رد ہے اس پر جو کہتا ہے کہ متی ان کی ماں کا نام ہے اور وجہ ان کے بہتر ہونے کی یہ ہے کہ انہوں نے اندھیروں میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کہی ہے اور علماء نے کہا کہ حضرت ﷺ نے یہ بات بطور تواضع کے کہی ہے اگر اس کو معلوم کرنے کے بعد کہی ہو کہ آپ سب خلقت سے افضل ہیں اور اگر حضرت ﷺ نے یہ بات معلوم کرنے سے پہلے کہی ہو تو اس میں کچھ اشکال نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ خالص کیے گئے یونس علیہ السلام ساتھ ذکر کے واسطے اس چیز کے کہ خوف کیا جاتا ہے اس پر جو ان کا قصہ سنے یہ کہ واقع ہو اس کے دل میں تنقیص ان کی پس مبالغہ کیا بیچ ذکر کرنے فضیلت ان کی کے واسطے بند کرنے اس ذریعہ کے اور تحقیق روایت کیا ہے قصہ اس کا سدی نے اپنی تفسیر میں ابن مسعود وغیرہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو اہل نینوی کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا اور وہ زمین موصل سے ہے تو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو وعدہ دیا ان کو یونس علیہ السلام نے ساتھ اترنے عذاب کے وقت معین میں اور نکلا ان کے درمیان سے ساتھ غصے کے سو جب انہوں نے عذاب کی نشانیاں دیکھیں تو گڑگڑائے اور نہایت عاجزی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور عذاب ان سے دور ہوا اور صبح کو یونس علیہ السلام گاؤں پر جھانکے دیکھا کہ ان پر عذاب نہیں اترا اور ان کی شریعت میں تھا کہ جو جھوٹ بولے وہ قتل کیا جائے تو چلے یونس علیہ السلام غصے سے یہاں تک کہ کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی چلنے سے ٹھہر گئی تو یونس علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ساتھ ایک غلام ہے اپنے آقا سے بھاگا ہوا اور کشتی نہیں چلے گی یہاں تک کہ اس کو ڈالو تو انہوں نے کہا نہیں ڈالیں گے ہم تم کو اے نبی اللہ کے پھر انہوں نے قرعہ ڈالا تو تین بار یونس علیہ السلام کا ہی نام نکلا تو کشتی والوں نے ان کو دریا میں ڈال دیا تو نگل گئی ان کو مچھلی اور ان کو دریا کے گہراؤ میں لے پہنچی تو سنی یونس علیہ السلام نے تسبیح پتھروں کی سو پکارا اندھیروں میں کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے مگر تو اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم کیا کہ یونس علیہ السلام کی کوئی ہڈی نہ توڑے اور نہ اس کا گوشت چھیلے پھر فرشتوں نے یونس علیہ السلام کی سفارش کی تو مچھلی کو حکم ہوا تو اس نے اس کو کنارے پر ڈال دیا مانند بچے جانور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جس پر کوئی پرنہ ہو اور یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن یا سات دن یا تین دن رہے۔

۳۱۶۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَّعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرٰى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَمْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُّونُسَ بْنِ مَتّٰى.

۳۱۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں ایک یہودی اپنا اسباب بیچنے کے واسطے دکھاتا تھا کہ دیا گیا بدلے اس کے ایک چیز جس کو اس نے برا جانا تو یہودی نے کہا کہ مجھ کو قبول نہیں ہے قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب بندوں میں برگزیدہ کیا تو ایک انصاری مرد نے یہ بات سنی تو اس نے یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب بندوں سے برگزیدہ کیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہیں تو وہ یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہا کہ اے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے ذمہ اور عہد ہے سو کیا حال ہے فلانے کا کہ اس نے میرے منہ پر طمانچہ ہمارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اس کو طمانچہ کیوں نہ مارا سو اس نے قصہ ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں غصے کا اثر دیکھا گیا پھر فرمایا کہ اللہ کے پیغمبروں کو آپس میں ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو پس تحقیق شان یہ ہے کہ صور پھونکا جائے گا سو بیہوش ہو جائے گا جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں مگر جس کو چاہے اللہ پھر پھونکا جائے گا دوسری بار تو اول میں ہوش میں آؤں گا پھر دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ کوہ طور کے دن کی ان کی بیہوشی مجرا ہو گئی یا مجھ سے پہلے ہوش میں آئے اور میں نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی سے بہتر ہے۔

۳۱۶۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۳۱۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق نہیں کسی کو یہ کہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

بَابُ ﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ﴾ يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُوْنَ فِي السَّبْتِ ﴿إِذْ تَأْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ شَوَارِعَ ﴿وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ﴾ بَئِيْسٍ شَدِيْدٌ.

یعنی پوچھ ان سے احوال اس بستی کا جو تھے کنارے دریا کے جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم میں جب آنے لگی ان کے پاس مچھلیاں ان کے ہفتے کے دن پانی کے اوپر اور جس دن ہفتہ نہ ہو نہ آئیں خَاسِئِيْنَ تک اور بَئِيْسٍ کے معنی سخت ہیں۔

فائدہ: جمہور اس پر ہیں کہ مراد بستی مذکور سے ایلہ ہے جو مکے اور مصر کے درمیان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ طبریہ ہے۔

تنبیہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصے میں کوئی حدیث مسند بیان نہیں کی اور عبدالرزاق وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ہفتے والے ایلہ میں رہتے تھے اور یہ کہ جب انہوں نے مچھلیوں کے پکڑنے کے واسطے حیلہ کیا اس طرح کہ ہفتے کے دن انہوں نے جال لگا دیے پھر اتوار کے دن شکار کیا تو ایک گروہ نے ان پر انکار کیا اور ان کو منع کیا تو اور گروہ نے کہا کہ ان کو چھوڑو اور آؤ ہم تم ان سے جدا ہو جائیں تو ایک دن صبح کو اٹھے تو دیکھا کہ جو حد سے بڑھ گئے تھے انہوں نے اپنے دروازے نہیں کھولے تو انہوں نے ایک مرد کو حکم کیا کہ سیڑھی پر چڑھ کر دیکھے تو وہ ان پر جھانکا تو ان کو دیکھا کہ وہ سب بندر ہو گئے پھر سالم گروہ ان پر داخل ہو تو وہ ان کے ساتھ پناہ پکڑنے لگے اور مانعین نے کہا کہ کیا ہم نے تم کو منع نہیں کیا تھا کیا ہم نے تم کو منع نہیں کیا تھا تو اپنے سروں سے اشارہ کرتے تھے کہ ہاں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر چند روز کے بعد وہ سب مر گئے اور ایک روایت میں ہے کہ جو جوان تھے وہ بندر ہو گئے تھے اور جو بوڑھے تھے وہ سور ہو گئے تھے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَآتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا﴾ الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُوْرٌ زَبَرْتُ كَتَبْتُ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ دی ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور یعنی زبر کے معنی ہیں کتابیں اس کا واحد زبور ہے زبرت کتبت یعنی زبرت کے معنی ہیں لکھا میں نے

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے فی زبر الاولین۔

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَهٗ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِيْ مَعَهٗ ﴿وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ﴾ الدُّرُوْعَ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے دی داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے بڑائی اے پہاڑو تسبیح پڑھو ساتھ اس کے اور اڑتے جانور اور نرم کر دیا ہم نے اس کے واسطے لوہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ﴾ الْمَسَامِيْرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدِقَّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ وَلَا يُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ ﴿وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ بَسْطَةً زِيَادَةً وَ فَضْلًا.

بنا کشادہ زرہیں اور اندازے سے جوڑ کڑیاں یعنی میخیں اور حلقے یعنی نہ پتلی کر میخیں پس جاری ہوں ہلتی رہیں اور محکم نہ ہوں اور نہ بڑی کر میخیں پس ٹوٹ جائیں۔ یعنی افرغ انزل کے معنی ہیں اتار یعنی بسطة کے معنی ہیں زیادتی اور فضیلت۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے ان اللہ اصطفہ علیکم وزادہ بسطة اور یہ دونوں کلمے طالوت کے قصے میں واقع ہیں اور گویا کہ ذکر کیا ہے اس کو واسطے اس چیز کے کہ تھا اخیر اس کا متعلق ساتھ قصے داؤد علیہ السلام کے پس اشارہ کیا طرف قصے طالوت کے اور تحقیق بیان کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں۔

٣١٦٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣١٦٤۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلکا اور آسان ہو گیا تھا داؤد علیہ السلام پر قرآن سو وہ اپنی سواریوں کو کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے۔

فائدہ: اور مراد قرآن سے قرات ہے اور بعض کہتے ہیں کہ زبور ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ تورات ہے اور پہلی بات اقرب ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ تردد کیا زبور اور تورات میں اس واسطے کہ زبور کل وعظ ہے اور وہ احکام کو تورات سے لیا کرتے تھے اور کہا قتادہ نے کہ زبور ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب وعظ ہیں نہیں اس میں جلال اور نہ حرام اور نہ فرائض اور نہ حدیں بلکہ تھا اعتماد اس کا تورات پر روایت کی یہ حدیث ابن ابی حاتم وغیرہ نے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برکت واقع ہوتی ہے زمانے تھوڑے میں یہاں تک کہ واقع ہوتا ہے اس میں عمل کثیر نووی نے کہا کہ جو زیادہ زیادہ ہم کو اس قسم سے پہنچا ہے وہ شخص ہے جو چار ختم دن کو کرتا تھا اور چار رات کو اور بعض صوفیوں نے اس سے زیادہ بھی دعویٰ کیا ہے اور یہ جو کہا کہ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے تھے تو اس میں دلیل ہے کہ یہ افضل ہے سب کسبوں سے۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣١٦٥ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَأَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُهُ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

٣١٦٥ ـ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی کہ میں کہتا ہوں کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں البتہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور رات بھر نماز پڑھا کروں گا جب تک کہ جیتا رہوں گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تو ہی کہتا ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور رات بھر نماز پڑھا کروں گا میں نے کہ تحقیق میں نے یہ بات کہی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تجھ سے یہ نہ ہو سکے گا سو کبھی روزہ رکھ اور کبھی نہ رکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سو یا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر مہینے سے تین دن سو بیشک ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے اور یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھ اور دو دن نہ رکھ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن نہ رکھ اور یہ داؤد کا روزہ ہے اور یہ افضل روزہ ہے میں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی روزہ اس سے افضل نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث نماز کے بیان میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے روزہ داؤد کا ہے۔

٣١٦٦ ـ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ

٣١٦٦ ـ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا مجھ کو خبر نہیں ہوئی کہ تو رات بھر نماز پڑھا کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھا کرتا ہے میں نے کہا کہ ہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اگر تو یوں ہی کرے گا تو تیری دونوں آنکھیں کمزوری سے اندر گھس جائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّهَارَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنِّيْ أَجِدُ بِيْ قَالَ مِسْعَرٌ يَّعْنِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى.

گی اور تیری جان ضعیف ہو جائے گی روزہ رکھا کر ہر مہینے سے تین دن کہ یہ ہمیشہ کے روزے کے برابر ہے میں نے کہا کہ میں اپنے بدن میں قوت پاتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزہ رکھ کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے اور نہ بھاگتے تھے جبکہ دشمن سے ملتے تھے یعنی جہاد میں۔

فائدہ: اس سے بھی غرض داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔

بَابُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَّهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ إِلَّا نَائِمًا.

نہایت پیاری نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدھی رات تک تو وہ سوتے تھے اور تہائی رات وہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے کہا علی رضی اللہ عنہ نے اور یہی قول عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے کہ نہیں پایا حضرت ﷺ کو پچھلی رات نے نزدیک میرے مگر سونے والے۔

فائدہ: اور مراد ساتھ اس کے بیان کرنا مراد کا ہے اس قول سے کہ چھٹا حصہ سوتے تھے یعنی اخیر چھٹا حصہ رات کا اور گویا کہ فرمایا کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے موافق ہے۔

٣١٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

٣١٦٧۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ نہایت پیارہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک تو سوتے تھے اور تہائی رات نماز پڑھتے تھے اور رات کا اخیر چھٹا حصہ سوتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ ﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴾

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ یاد کر ہمارے بندے داؤد علیہ السلام صاحب قوت کو وہ تھا رجوع کرنے والا ہم نے تابع کیے پہاڑ اس کے ساتھ پاکی بولتے صبح اور شام کو اور اڑتے جانور جمع ہو کر سب تھے اس کے آگے رجوع رہتے اور زور دیا ہم نے اس کی سلطنت کو اور دی اس کو تدبیر اور فیصلہ بات کا۔

فائدہ: اور تھے داؤد علیہ السلام موصوف ساتھ نہایت شجاعت اور دلیری کے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ ﴿وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ﴾ إِلَى ﴿وَلَا تُشْطِطْ﴾ لَا تُسْرِفْ ﴿وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً﴾ يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ ﴿وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا﴾ مِثْلُ ﴿وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءُ﴾ ضَمَّهَا ﴿وَعَزَّنِي﴾ غَلَبَنِي صَارَ أَعَزَّ مِنِّي أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا ﴿فِي الْخِطَابِ﴾ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ ﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ﴾ الشُّرَكَاءِ ﴿لَيَبْغِي إِلَى قَوْلِهِ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيدِ التَّاءِ ﴿فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ﴾.

اور کہا مجاہد نے کہ فصل خطاب کے معنے ہیں سمجھ فیصلے میں اور ایک روایت میں ہے کہ عدل حکم میں۔ تُشْطِطْ کے معنی ہیں زیادتی اور ظلم نہ کر اور بتا دے ہم کو سیدھی راہ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ہیں ننانوے دنبیاں کہا جاتا ہے واسطے عورت کی دنبی اور اس کو بکری بھی کہا جاتا ہے اور میرے پاس ایک دنبی ہے تو کہتا ہے کہ حوالے کر دے مجھ کو ایک دنبی مثل اس آیت کے۔ جوڑا اس کو زکریا نے ساتھ اپنے اور عَزَّنِي کے معنی ہیں غالب ہوا مجھ پر غالب ہوا مجھ سے اور أَعْزَزْتُهُ کے معنی ہیں کیا میں نے اس کو عزیز اور في الخطاب کے معنی ہیں محاورت یعنی ایک دوسری بات چیت کرنے داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ظلم کرتا ہے تجھ پر کہ مانگتا ہے تیری دنبی ملانے کو اپنی دنبیوں میں اور اکثر شریک زیادتی کرتے ہیں ایک دوسرے پر۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ فَتَنَّاهُ کے معنی ہیں کہ ہم نے اس کو آزمایا اور جانچا اور پڑھا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فَتَّنَّاهُ ساتھ تشدید کے۔ پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جھک کر اور رجوع ہوا۔

٣١٦٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ

٣١٦٨۔ مجاہد سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَسْجُدُ فِيْ ص فَقَرَأَ ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ﴾ حَتّٰى أَتٰى ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ.

کہ کیا سجدہ کریں ہم سورۂ ص میں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی کہ اس کی اولاد سے داود علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام یہاں تک کہ پہنچے اس آیت پر کہ پیغمبروں کے طریقے کی پیروی کر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی حکم ہے کہ ان کی پیروی کرے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

٣١٦٩ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا.

۳۱۶۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورۂ ص کا سجدہ واجب سجدوں سے نہیں اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ الرَّاجِعُ الْمُنِيْبُ وَقَوْلِهِ ﴿هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ﴾ وَقَوْلِهِ ﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ﴾ ﴿وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَّأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ﴾ أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيْدِ ﴿وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ يَعْمَلُوْنَ لَهُ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَّا دُوْنَ الْقُصُوْرِ ﴿وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ﴾

باب ہے سلیمان علیہ السلام کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دیا ہم نے داود علیہ السلام کو سلیمان علیہ السلام بہت خوب بندہ رجوع رہنے والا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب بخش دے مجھ کو وہی بادشاہی کہ نہ چاہیے کسی کو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو پڑھتے تھے شیطان سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تابع کی سلیمان علیہ السلام کے ہوا کہ صبح کی منزل اس کی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی اور بہایا یعنی پگھلایا ہم نے اس کے واسطے چشمہ لوہے کا اور جنوں میں سے بعض لوگ وہ تھے جو اس کے سامنے محنت کرتے تھے اس کے رب کے حکم سے اور جو پھرے ان میں سے ہمارے حکم سے چکھائیں ہم اس کو آگ کا عذاب بناتے اس کو واسطے جو چاہتا محراب مجاہد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ ﴿وَقُدُوْرٍ رَّاسِيَاتٍ اعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَّقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ﴾ الْأَرَضَةُ ﴿تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ﴾ عَصَاهُ ﴿فَلَمَّا خَرَّ - إِلٰى قَوْلِهِ - فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ﴾ ﴿حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ﴾ ﴿فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْأَعْنَاقِ﴾ يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيْبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿الصَّافِنَاتُ﴾ صَفَنَ الْفَرَسُ رَفَعَ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ عَلٰى طَرَفِ الْحَافِرِ ﴿الْجِيَادُ﴾ السِّرَاعُ ﴿جَسَدًا﴾ شَيْطَانًا ﴿رُخَآءً﴾ طَيِّبَةً ﴿حَيْثُ أَصَابَ﴾ حَيْثُ شَآءَ ﴿فَامْنُنْ﴾ أَعْطِ ﴿بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ بِغَيْرِ حَرَجٍ.

نے کہا کہ عمارتیں کم محلوں سے اور تصویریں اور لگن جیسے تالاب اونٹوں کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مانند گھڑی کے زمین میں اور دیگیں چولہوں پر جمی کام کرو داؤد علیہ السلام کے گھر والو حق مان کر اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں حق ماننے والے پھر جب تقدیر کی ہم نے اس پر موت نہ جتایا ان کو اس کا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا رہا اس کا عصا پھر جب وہ گر پڑا عذاب نہیں تک سلیمان علیہ السلام بہت میں نے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی یاد سے پس اس آیت میں عن ساتھ معنی من کے ہے پھر لگا جھاڑنے گھوڑوں کی گردن سے بال اور پنڈلیاں اصفاد کے معنی ہیں قید میں یعنی بیڑیاں (مراد اس آیت کی تفسیر ہے مقرنین فی الاصفاد) اور کہا مجاہد نے صافنات کے معنی ہیں صفن الفرس یعنی اٹھایا گھوڑے نے اپنا ایک پاؤں یہاں تک کہ ہوتا تھا اوپر کھر کے اور جیاد کے معنی ہیں تیز رو اور جسدا کے معنی ہیں شیطان یعنی اس آیت میں والقینا علی کرسیه جسدا اور رخاء کے معنی ہیں خوشی خوشی اور حیث اصاب کے معنی ہیں جہاں پہنچنا چاہتا اور فامنن کے معنی ہیں دے اور بغیر حساب کے معنی ہیں بغیر حرج کے یعنی کچھ حرج نہیں حساب معاف ہے۔

٣١٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِيْ

٣١٧٠ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک سرکش جن رات کو میرے آگے گھس پڑا تاکہ میری نماز کو توڑ ڈالے سو اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا تو میں نے اس کو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کے ستون میں باندھ دوں تاکہ تم سب لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ ﴿هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ﴾ فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا ﴿عِفْرِيْتٌ﴾ مُتَمَرِّدٌ مِّنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ.

اس کو دیکھو پھر مجھ کو یاد پڑ گئی اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا وہ یہ تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھے ایسی بادشاہی کہ میرے بعد کسی کو ویسی نہ ملے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں نے اس کو دھکیل دیا درکار کر اور عفریت کے معنی ہیں سرکش آدمیوں اور جنوں سے مثل زِبْنِيَةٍ کے کہ اس کی جمع زبانیہ ہے یعنی کہا گا عِفْرِيْتٌ میں عفریتہ۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ مجھ کو یاد پڑ گئی الخ تو اس میں اشارہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر قادر تھے لیکن سلیمان علیہ السلام کی رعایت کے واسطے اس کو چھوڑ دیا اور احتمال ہے کہ ہو خصوصیت سلیمان علیہ السلام کی خدمت لینی جنوں سے بیچ ہر چیز کے کہ تھے ارادہ کرتے اس کو نہ فقط اس قدر میں اور استدلال کیا ہے خطابی نے ساتھ اس حدیث کے اس پر کہ سلیمان علیہ السلام کے ساتھی تھے دیکھتے جنوں کو ان کی اصل شکلوں اور صورتوں میں وقت تصرف ان کے اور لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ شیطان اور اس کا لشکر تمہیں دیکھتا ہے اور تم ان کو نہیں دیکھتے تو مراد اکثر ہے احوال نبی آدم علیہ السلام سے اور تعاقب کیا گیا ہے اس طرح کہ نفی رویت آدمیوں کی واسطے جنوں کے اپنی شکلوں پر نہیں ہے قاطع آیت سے بلکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے سو ہمارا ان کو نہ دیکھنا مقید ہے ساتھ حال دیکھنے ان کے ہم کو اور نہیں نفی کرتا امکان رویت ہماری کو واسطے ان کے بیچ غیر اس حالت کے اور احتمال رکھتا ہے عموم کا اور یہی ہے جس کو اکثر علماء نے سمجھا ہے یہاں تک کہ شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو گمان کرے کہ وہ جنوں کو دیکھتا ہے تو ہم اس کی شہادت کو باطل کر دیں گے اور استدلال کیا ہے اس نے ساتھ اس آیت کے اور زبانیہ فرشتوں کو کہتے ہیں۔ (فتح)

٣١٧١ ـ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدُ ـ

٣١٧١ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام نے کہا کہ میں آج کی رات ستر عورتوں پر گھوموں گا یعنی ان سے صحبت کروں گا کہ ان میں سے ہر ایک عورت حاملہ ہو کر سوار جنے گی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا تو اس کے ساتھی یعنی فرشتے نے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہے گا تو اس نے انشاء اللہ نہیں کہا پس نہ حاملہ ہوئی کوئی عورت ساتھ کسی چیز کے مگر آدھے بچے سے یعنی ایک عورت آدھا آدمی جنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَّابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تِسْعِيْنَ وَهُوَ أَصَحُّ.

سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو ستر لڑکے پیدا ہوتے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ نوے عورتوں پر اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ساٹھ عورتوں کا ذکر ہے اور ایک روایت میں ستر کا اور ایک میں نناوے کا اور ایک میں نوے کا اور ایک میں سو کا اور تطبیق یہ ہے کہ ساٹھ آزاد عورتیں تھیں اور باقی لونڈیاں تھیں یا بالعکس اور ستر تو مبالغہ کے واسطے ہے اور اوپر نوے اور سو تو سو سے کم تھیں اور نوے سے زیادہ سو جس نے نوے کہا اس نے کسر کو چھوڑ دیا ہے اور جس نے سو کہا اس نے کسر کو جوڑ لیا ہے اور وہب بن منبہ رحمہ اللہ نے حکایت کیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی ہزار عورتیں تھیں تین سو آزاد اور سات سو لونڈیاں اور ان کے واسطے ہزار گھر شیشوں کے تھے جن میں وہ رہتی تھیں اور بعض سلف نے کہا کہ تنبیہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اوپر آفت تمنی کے اور اعراض کے تفویض سے اور اس حدیث میں فضیلت ہے فعل خیر کی اور تعاطی اس کی اسباب کی اور یہ کہ بہت کام مباح نیت سے مستحب ہو جاتے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہنا انشاء اللہ واسطے اس کے جو کہے کہ میں ایسا کروں گا اور یہ کہ قسم کے پیچھے انشاء اللہ کہنا اس کے حکم کو دور کر دیتا ہے اور یہ متفق علیہ ہے ساتھ شرط اتصال کے اور یہ کہ انشاء اللہ نہیں ہوتا ہے مگر ساتھ نطق کے اور نہیں کفایت کرتی اس میں نیت اور اس پر اتفاق ہے مگر جو بعض مالکی سے محکی ہے اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ خاص کیے گئے ہیں ساتھ اس کے پیغمبر جماع کی قوت سے جو دلالت کرتی ہے اوپر صحت بدن کے اور قوت فحولیت کے اور کمال رجولیت کے باوجود اس چیز کے دی اس میں شغل سے ساتھ عبادت اور علوم کے اور تحقیق واقع ہوا ہے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے کمال معجزہ اس واسطے کہ باوجود مشغول ہونے آپ کے ساتھ عبادت رب اپنے کے اور علوم کے اور محنت خلق کے نہایت کم کھاتے پیتے تھے جو مقتضی ہے واسطے ضعف بدن کے اوپر کثرت جماع کے اور باوجود اس کے پس تھے صحبت کرتے اپنی سب عورتوں سے ایک رات میں ساتھ غسل واحد کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں گیارہ تھیں اور اس کا بیان کتاب الغسل میں گزر چکا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جو بہت پرہیز گار ہو اس کی شہوت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے کہ جو پرہیز گار نہیں ہوتا وہ تازہ ہوتا ہے ساتھ نظر کے اور مانند اس کے اور اس میں جواز اخبار کا ہے چیز سے اور واقع ہونے اس کے سے آئندہ زمانے میں ساتھ غلبہ ظن کے پس تحقیق سلیمان علیہ السلام نے یقین کیا ساتھ اس کے کہ کہا اور نہ تھا یہ وحی سے نہیں تو واقع ہوتا اسی طرح اور قرطبی نے کہا کہ نہیں گمان کر سکتا ساتھ سلیمان علیہ السلام کے کہ اس نے یقین کیا ہو ساتھ اس کے اپنے رب پر مگر جو ناواقف ہو پیغمبروں کے حال سے اور ادب ان کے ساتھ اللہ کے اور پہلا احتمال قریب تر ہے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ وحی کی گئی ہو طرف ان کے مقید ساتھ شرط انشاء اللہ کے سو انشاء اللہ کہنا بھول گئے ہوں سو نہ واقع ہوا یہ واسطے گم ہونے شرط کے اور اسی واسطے جائز ہے واسطے اس کے اول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ قسم کھائے اور یہ کہ جائز ہے بھول چوک پیغمبر سے اور یہ ان کے مرتبے کے بلند ہونے میں قادح نہیں اور یہ کہ جائز ہے خبر دینی شے سے کہ وہ عنقریب واقع ہوگی اور سند مخبر کی ظن ہو باوجود قرینہ قوی کے واسطے اس کے اور یہ کہ جائز ہے اضمار قسم کے کا قسم میں واسطے قول سلیمان علیہ السلام کے کہ البتہ میں گھوموں گا باوجود فرمانے آپ کے کہ نہ حانث ہوئی پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا نام اس میں مقدر ہے پس اگر کوئی جواز کا قائل ہو تو یہ حدیث حجت ہے واسطے اس کے اس بنا پر کہ پہلوں کی شرط ہمارے واسطے شرع ہے جبکہ وارد ہو تقریر اس کی اوپر زبان شارع کے اور اس میں حجت ہے واسطے اس کے جو کہتا ہے کہ نہیں شرط ہے تصریح کرنی ساتھ مقسم بہ معین کے سو جو کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں اور مانند اس کے تو وہ قسم ہے اور یہ قول حنفیہ کا ہے اور مقید کیا ہے اس کو مالکیہ نے ساتھ نیت کے اور بعض شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ مطلق قسم نہیں اور یہ کہ جائز ہے استعمال لو کا اور اس میں استعمال ہے کفایت کا لفظ میں جس کا ذکر قبیح ہو واسطے قول اس کے کے کہ میں گھوموں گا بدلے اس لفظ کے کہ میں جماع کروں گا۔ (فتح)

۳۱۷۲ ۔ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ.

۳۱۷۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون مسجد ہے جو زمین میں پہلے بنائی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانے کعبے کی مسجد میں نے کہا کہ پھر کون فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس شام کے ملک میں میں نے کہا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے فرمایا کہ چالیس برس کا پھر جہاں تجھ کو نماز کا وقت ملے نماز پڑھ لے اور ساری زمین تمہارے واسطے سجدہ گاہ ہے۔

فائدہ: اور اس میں اشارہ ہے طرف محافظت کے نماز پر اول وقت میں اور بغل گیر ہے یہ بلانے کو طرف معرفت اوقات کے اور اس میں اشارہ ہے طرف کہ مکان افضل واسطے عبادت کے جبکہ نہ حاصل ہو نہ چھوڑا جائے مامور بہ واسطے فوت ہونے اس کے کے بلکہ کیا جائے مامور بہ مکان مفضول میں اس واسطے کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ نے خاص کر زمین کی پہلی مسجد سے سوال کیا تو گویا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ مراد اس کی تخصیص نماز کی ہے بیچ اس کے سو تنبیہ کر دی کہ واقع کرنا نماز کا جبکہ حاضر ہو نہیں موقوف ہے مکان افضل پر ہے اور اس میں فضیلت ہے امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس کے کہ مذکور ہوا ہے کہ پہلی امتوں کے لوگ نہ نماز پڑھتے تھے مگر مکان مخصوص میں اور تحقیق گزر چکی ہے تنبیہ اوپر اس کے تیمم میں اور اس میں زیادتی ہے سوال پر جواب میں خاص کر جبکہ سائل کو اس میں زیادہ فائدہ ہو۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۷۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَّمَا كُنَّا نَقُوْلُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.

۳۱۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری مثل اور آدمیوں کی (یعنی مثل بلانے میرے کی طرف اسلام کے جو چھوڑانے والا ان کا ہے آگ سے اور مثل اس چیز کی کہ زینت دیتے ہیں ان کو نفس ان کے قائم رہنے سے باطل پر) مثل اس مرد کی ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور یہ جانور آگ میں گرنے لگے حضرت ﷺ نے فرمایا اور دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے بیٹے کو بھیڑیا لے گیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے بیٹے کو تو وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس جھگڑا فیصل کروانے کو آئیں سو انہوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا پھر وہ دونوں نکلیں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے یہ حال کہا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری مجھ کو دو کہ میں اس لڑکے کو کاٹ کر آدھا آدھا ان دونوں عورتوں کو دوں تو چھوٹی نے کہا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے یہ نہ کر وہ لڑکا اس عورت کا ہے یعنی اب میں دعویٰ نہیں کرتی بڑی کو دیجئے تو سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا چھوٹی کو دلایا یعنی اس واسطے کہ جب کاٹنے پر اس کو درد آیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہیں سنی میں نے سکین مگر اس دن اور نہ کہا کرتے تھے ہم مگر مدیہ۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ تشبیہ دی حضرت ﷺ نے اپنے مخالفین کو ساتھ پتنگوں کے اور گرنے ان کے آگ آخرت میں ساتھ گرنے پتنگوں کے دنیا کی آگ میں باوجود حرص ان کی کے اوپر واقع ہونے کے بیچ اس کے اور منع کرنے آپ کے کے ان کو اور جامع ان کے درمیان پیروی خواہشات کی ہے اور ضعف تمیز کا اور حرص ہر ایک کی دونوں گروہ سے اوپر ہلاک ہونے اپنے نفس کے اور قاضی ابو بکر بن عربی نے کہا کہ آدمی نہیں آتے اس چیز کے پاس جو کھینچے ان کو طرف آگ کے اوپر قصد ہلاکت کے بلکہ آتے ہیں پاس اس کے ساتھ قصد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ پانے کے اور اتباع شہوت کے جیسے کہ پتنگے آگ میں گرتے ہیں نہ واسطے ہلاک ہونے ان کے کے بلکہ اس واسطے کہ روشنی ان کو خوش لگتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اندھیرے میں ہوتے ہیں پھر جب روشنی کو دیکھتے ہیں تو اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ ایک روشن دان ہے جس سے روشنی ظاہر ہوتی ہے پس قصد کرتے ہیں اس کو واسطے اس کے تو جل جاتے ہیں اور ان کو معلوم نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی نظر ضعیف ہے سو گمان کرتے ہیں کہ وہ اندھیرے گھر میں ہیں اور چراغ روشن دان ہے پس ڈالتے ہیں اپنے آپ کو طرف اس کے اور وہ اپنی تیز پروازی کے سبب اس کے آگے بڑھ جاتے ہیں اور واقع ہوتے ہیں اندھیرے میں سو پلٹ آتے ہیں یہاں تک کہ آخر کار سیانے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ سخت روشنی سے ضرر پاتے ہیں تو قصد کرتے ہیں اس کے بجھانے کا تو اپنی جہالت کے سبب سے جل جاتے ہیں اور غزالی نے کہا کہ تمثیل واقع ہوئی ہے اوپر صورت گرنے کے خواہشوں پر آدمی سے ساتھ گرنے فراش کے آگ پر لیکن آدمی کی جہالت سخت تر ہے پتنگوں کی جہالت سے اس واسطے کہ وہ ساتھ مغرور ہونے اپنے کے ساتھ ظواہر حال کے جب جل جاتے ہیں تو ان کا عذاب فی الحال تمام ہو جاتا ہے اور آدمی باقی رہے گا آگ میں دراز مدت تک یا ہمیشہ اور یہ جو کہا کہ داؤد علیہ السلام نے وہ لڑکا بڑی کو دلوایا تو قرطبی نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ کہا جائے داؤد علیہ السلام نے دلوایا وہ لڑکا بڑی کو واسطے کسی سبب کے کہ تقاضا کیا اس نے ترجیح قول اس کی کو نزدیک ان کے اس واسطے کہ دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہ تھا اور حدیث میں بوجہ اختصار کے سبب کو معین نہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا واقع میں یہی کوئی سبب نہ ہو اور احتمال ہے کہ زندہ لڑکا بڑی کے ہاتھ میں تھا اور عاجز ہوئی دوسری گواہ لانے سے اور یہ تاویل بہتر ہے جاری ہے اوپر قواعد شرعیہ کے اور سیاق حدیث کا اس کے مخالف نہیں پس اگر کہا جائے کہ کس طرح جائز ہوا واسطے سلیمان علیہ السلام کے توڑنا حکم ان کے کا تو جواب یہ ہے کہ ان کا قصد ان کے حکم کے توڑنے کا نہ تھا بلکہ انہوں نے تو ایک لطیف حیلہ کیا تھا جس سے واقعی بات معلوم ہوئی اس واسطے کہ جب دونوں نے سلیمان علیہ السلام کو قصے کی خبر دی اور انہوں نے چھری منگوائی تا کہ اس کو کاٹ کر دونوں کو آدھا آدھا دیں اور باطن میں ان کا یہ قصد نہ تھا بلکہ مراد ان کی طلب کشف امر کی تھی تو حاصل ہوا مقصود ان کا واسطے گھبرانے چھوٹی کے جو دلالت کرتا ہے اوپر بڑی ہونے شفقت اس کی کے اور نہ التفات کیا طرف اقرار اس کی کے کہ یہ بڑی کا بیٹا ہے اس واسطے کہ سلیمان علیہ السلام نے جان لیا کہ اس نے اس کی زندگی کو اختیار کیا تو ظاہر ہوئی واسطے ان کے قرینہ شفقت چھوٹی کی سے اور نہ شفقت کرنے بڑی کے ساتھ جوڑنے قرینہ کے جو دال ہے اوپر صدق اس کے کے وہ چیز کہ باعث ہوئے ان کو اوپر حکم کرنے کے واسطے چھوٹی کے اور احتمال ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو اپنے علم سے حکم کرنا جائز ہو یا بڑی نے اس حالت میں حق کے ساتھ اقرار کر لیا ہو جبکہ دیکھی اس نے سلیمان علیہ السلام سے کوشش بیچ اس کے اور نظیر اس قصے کی یہ ہے کہ اگر حکم کرے حاکم اوپر مدعی منکر کے ساتھ قسم کے پھر جب گزرے تا کہ قسم کھائے تو حاضر ہو وہ شخص جو نکالے منکر سے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کہ تقاضا کرے اقرار اس کے کو ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ کرتا تھا کہ قسم کھائے اوپر انکار کرنے اس کی کے سو بے شک اس حالت میں حکم کیا جائے گا ساتھ اقرار اس کے برابر ہے کہ قسم سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہ پہلے حکم کا توڑنا نہیں بلکہ یہ بدل حکم کا ہے ساتھ بدل ہونے اسباب کے اور دلالت کی اس قصے نے کہ فہم اور فراست اللہ کی طرف سے ہے نہیں متعلق بڑی عمر سے اور نہ چھوٹی سے اور یہ کہ حق ایک جہت میں ہے اور یہ کہ پیغمبروں کا اجتہاد سے حکم کرنا جائز ہے اگرچہ ممکن ہو وجود نص کا نزدیک ان کے وحی سے لیکن اس میں زیادتی ہے ان کے اجر میں اور واسطے معصوم ہونے ان کے کے چوک سے بیچ اس کے اس واسطے کہ نہیں برقرار رہتے باطل پر واسطے معصوم ہونے ان کے کے اور نووی نے کہا کہ کیا یہ کام سلیمان علیہ السلام نے واسطے حیلہ کے اوپر ظاہر کرنے حق کے تو ہوگا جیسے کہ اقرار کرے محکوم بعد حکم کے کہ حق واسطے خصم اس کے کے ہے اور اس میں استعمال کرنا حیلوں کا ہے احکام میں واسطے نکالنے حقوق کے اور نہیں حاصل ہوتا ہے یہ مگر ساتھ زیادہ دانائی اور تجربہ احوال کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾.

باب ہے لقمان علیہ السلام کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور البتہ دی ہم نے لقمان علیہ السلام کو حکمت عظیم تک اے بیٹا اگر کوئی چیز ہو وہ برابر رائی کے دانے کے پھر رہی ہو کسی پتھر میں فَخُوْرٍ تک۔

فائدہ: اور اختلاف ہے لقمان علیہ السلام میں سو بعض کہتے ہیں کہ حبشی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ نوبی تھے پھر اس کے پیغمبر ہونے میں اختلاف ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبشی غلام تھے بڑھئی کا کام کرتے تھے اور ابن مسیب سے روایت ہے کہ لقمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی اور پیغمبری نہ دی اور وہ داؤد علیہ السلام کے زمانے میں تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل پر قاضی تھے داؤد علیہ السلام کی طرف سے اور مجاہد سے روایت ہے کہ نیک آدمی تھے اور پیغمبر نہ تھے اور عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر تھے اور کہتے ہیں کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ اس قول میں تنہا ہیں کہ وہ پیغمبر تھے اس کے سوا کسی نے لقمان علیہ السلام کو پیغمبر نہیں کہا اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ مراد حکمت سے تفقه فی الدین ہے اور وہ پیغمبر نہ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ درزی تھے اور ان کے بیٹے کا نام باران تھا۔ (فتح)

﴿وَلَا تُصَعِّرْ﴾ الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ

یعنی تُصَعِّرْ کے معنی ہیں منہ پھیرنا

فائدہ: مراد تفسیر اس آیت کی ہے ولا تصعر خدك للناس۔ (فتح)

www.KitaboSunnat.com

٣١٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ

۳۱۷۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کو نہ ملایا ان کو قیامت میں امن امان ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾.

اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا تو یہ آیت اتری کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہرا بیشک شرک کرنا بڑا ظلم ہے۔

فائدہ: اس کی شرح تفسیر سورۂ انعام میں آئے گی۔

۳۱۷۵ ۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾.

۳۱۷۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری الذین امنوا الخ تو یہ بات مسلمانوں پر بہت بھاری پڑھی تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اس کا مطلب یوں نہیں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ شرک ہے کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اس کو نصیحت کرتا تھا کہ اے بیٹے اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک کرنا بڑا ظلم ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ﴾ الْآيَةَ ﴿فَعَزَّزْنَا﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿طَآئِرُكُمْ﴾ مَصَآئِبُكُمْ.

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ بیان کر واسطے ان کے مثال اس گاؤں کے لوگوں کی جب آئے اس میں بھیجے ہوئے۔ اور کہا مجاہد نے کہ عززنا کے معنی ہیں زور دیا ہم نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ طائرکم کے معنی ہیں مصیبتیں۔

فائدہ: مراد گاؤں سے انطاکیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کی کاری گری سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کا ہے اور نام صاحب یٰسین کا حبیب نجار ہے اور تینوں رسولوں کا نام صادق اور مصدوق اور شلوم تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجے ہوئے تھے۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے قالوا طائر کم معکم۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا إِذْ نَادٰى رَبَّهُ نِدَآءً

باب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہربانی کا اپنے بندے زکریا علیہ السلام پر اس قول تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَفِيًّا قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا إِلَى قَوْلِهِ لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِّثْلًا يُقَالُ ﴿رَضِيًّا﴾ مَرْضِيًّا.

کہ نہیں کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سَمِيًّا کے معنی مثل ہیں یعنی اس آیت میں هل تعلم له سميا يقال رضيا مرضيا کے معنی ہیں پسندیدہ یعنی من مانتا۔

فائدہ: مراد اس آیت کی تفسیر ہے وجعله رب رضيا۔

﴿عُتِيًّا﴾ عَصِيًّا عَتَا يَعْتُو ﴿قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا إِلَى قَوْلِهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ وَيُقَالُ صَحِيْحًا ﴿فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا﴾ فَأَوْحَى فَأَشَارَ ﴿يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا﴾ ﴿حَفِيًّا﴾ لَطِيفًا ﴿عَاقِرًا﴾ الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى سَوَآءٌ.

عسيا کے معنی ہیں نہایت ضعف عتیا مشتق ہے عتا یعتو سے ساتھ معنی خشکی جوڑوں کے یعنی اس آیت میں و قد بلغت من الكبر عتيا، بولا اے رب کہاں سے ہو گا مجھ کو لڑکا اور میری عورت بانجھ ہے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں یہاں تک کہ اکڑ گیا یعنی کہتے ہیں سویا کے معنی ہیں صحیح اور تو صحیح ہے سو بند ہو گئی زبان اس کی اور نہ کلام کرتا تھا لوگوں سے لیکن تورات اور تسبیح پڑھ سکتا تھا پھر نکلا اپنے لوگوں کے پاس حجرے سے تو اشارے سے کہا ان کو کہ یاد کرو اللہ کو صبح اور شام اے یحییٰ علیہ السلام اٹھا لے کتاب زور سے بیعث حیا تک اور حفیا کے معنی ہیں لطیفا یعنی اس آیت میں ﴿إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا﴾ اور عاقر میں مذکر اور مؤنث برابر ہیں۔

٣١٧٦ ـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَّيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيَى

٣١٧٦ ـ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ان کو معراج کی رات سے پھر جبرائیل علیہ السلام چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان کے پاس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھولے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرائیل ہوں کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہا کیا بلائے گئے ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں سو جب میں داخل ہوا تو ناگہاں وہاں یحییٰ علیہ السلام اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعِیسٰی وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا یَحْیٰی وَعِیسٰی فَسَلِّمْ عَلَیْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ.

عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اور وہ دونوں خالاتی بھائی ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں سو ان کو سلام کر تو میں نے ان کو سلام کیا سو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کہ کیا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آئے۔

فائدہ: ثعلبی نے کہا کہ پیدا ہوئے یحییٰ علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ نوے سال کی تھی اور بعض کم وبیش کہتے ہیں اور غرض اس سے زکریا یحییٰ علیہ السلام بن زکریا علیہ السلام کا ہے اور ابن اسحاق نے مبتدا میں ذکر کیا ہے کہ مریم علیہا السلام کی ماں کا نام حنا تھا وہ عمران کے نکاح میں تھیں اور یحییٰ علیہ السلام کی ماں کا نام ایشاع ہے وہ زکریا علیہ السلام کے نکاح میں تھیں اور یہ دونوں سگی بہنیں تھیں اور کہتے ہیں کہ مریم علیہا السلام کی ماں کے گھر میں اولاد نہ ہوتی تھی پھر وہ مریم علیہا السلام کے ساتھ حاملہ ہوئیں اور عمران علیہ السلام فوت ہو گئے اور حالانکہ وہ حاملہ تھیں اور ثعلبی نے کہا کہ یحییٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام سے چھ مہینے پہلے پیدا ہوئے تھے اور اختلاف کیا گیا ہے بیچ تفسیر اس آیت کی و آتیناہ الحکم صبیا سو بعض کہتے ہیں کہ اس سے بھی کم عمر میں اور مراد ساتھ حکم کے سمجھ ہے دین میں اور ابن اسحاق نے کہا کہ زکریا علیہ السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر ہوئے تھے اور بنی اسرائیل نے چاہا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو مار ڈالیں تو وہ ان سے بھاگے تو ایک درخت پر گزرے وہ پھٹ گیا حضرت زکریا علیہ السلام اس کے اندر گھس پڑے اور وہ درخت ان پر مل گیا تو شیطان نے ان کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر باہر رکھا بنی اسرائیل نے ان کو دیکھ لیا تو آرے سے اس درخت کو زکریا علیہ السلام کے سمیت درمیان سے چیر ڈالا اور اپر یحییٰ علیہ السلام سو قتل کیے گئے بسبب ایک عورت کے کہ اس سے ان کے بادشاہ نے نکاح کرنا چاہا تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ عورت تجھ کو حلال نہیں اس واسطے کہ وہ اس کی عورت کی بیٹی تھی جب یہ خبر بادشاہ کو پہنچی تو اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو مار ڈالا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اٹھائے جانے سے پہلے تھا۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿وَاذْكُرْ فِی الْكِتَابِ مَرْیَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا﴾ ﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ یَا مَرْیَمُ إِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ﴾ ﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِیمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِینَ إِلٰی قَوْلِهٖ. یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾.

یاد کر کتاب میں مریم علیہا السلام کو جب کنارے ہوئیں اپنے لوگوں سے ایک شرقی مکان میں اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے ایک حکم کی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں کو اور عمران علیہ السلام کے گھر والوں کو سارے جہان سے بغیر حساب تک۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: یہ باب معقود ہے واسطے حدیثوں مریم علیہا السلام کے اور میں نے کچھ حال ان کا پہلے بیان کیا ہے اور مریم علیہا السلام سریانی زبان میں خادم کو کہتے ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کا نام ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّآلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِيْنَ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ﴾ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوْبَ أَهْلُ يَعْقُوْبَ فَإِذَا صَغَّرُوْا آلَ رَدُّوْهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوْا أُهَيْلٌ.

اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ مراد آل عمران سے ایماندار ہیں اور اولاد ابراہیم علیہ السلام اور اولاد یاسین علیہ السلام اور اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اگرچہ اولاد کا لفظ عام ہے لیکن مراد اس سے یہاں خاص ایماندار لوگ ہیں کہا جاتا ہے آل یعقوب علیہ السلام۔ کی اہل یعقوب علیہ السلام کے جب آل کی تصغیر کریں اس کو اصل کی طرف رد کرتے ہیں کہتے ہیں اہیل اور جمہور کے نزدیک اصل آل کی اہل ہے۔

۳۱۷۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﴿وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾.

۳۱۷۷ ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اس کو چھو لیتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم علیہا السلام کو اور اس کے بیٹے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان نے ہاتھ نہیں لگایا پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی کہ میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں چھونے کا بیان اس طور سے آیا ہے کہ شیطان ہر آدمی کے پہلو میں اپنی انگلی سے چوکتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سوائے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے کہ ان کو چوکنے لگا تو جھلی میں چوکا جس میں لڑکا ہوتا ہے قرطبی نے کہا کہ یہ چوکا شیطان سے وہ ابتدا ہے قابو پانے اس کی کا سو بچایا اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے کو اس کی ماں کی دعا کی برکت سے جو ابھی گزری اور نہ تھی واسطے مریم علیہا السلام کے کچھ اولاد سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ (فتح)

بَابُ ﴿وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى

باب ہے اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام بیشک اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تجھ کو اس قول تک کہ کون پالے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ﴾ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ ﴿كَفَّلَهَا﴾ ضَمَّهَا مُخَفَّفَةً لَّيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُوْنِ وَشِبْهِهَا.

مریم علیہا السلام کو یکفل کے معنی ہیں جوڑے اور کفلها کے معنی ہیں کہ اس کو اپنے ساتھ جوڑا اس حال میں کہ کفل بغیر تشدید کے ہے نہیں کفل ساتھ معنی کفالت کے کہ قرض میں ہوتی ہے ساتھ معنی ضامن کے اور مانند اس کے۔

فائدہ: اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس آیت کے کہ مریم علیہا السلام پیغمبر تھیں اور یہ اس میں تصریح نہیں اور تائید کرتا ہے اس کی ذکر کرنا اس کا ساتھ پیغمبروں کے بیچ سورۂ مریم کے اور نہیں منع کرتا یہ موصوف ہونے اس کے کو ساتھ اس کے کہ وہ صدیقہ ہے پس تحقیق یوسف علیہ السلام موصوف ہوئے ہیں ساتھ اس کے اور اشعری سے منقول ہے کہ چھ عورتیں پیغمبر ہیں کما مرّ اور نقل کیا ہے اس کو تمہید میں اکثر فقہاء سے اور قرطبی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ مریم علیہا السلام ہیں عیاض نے کہا کہ جمہور اس کے مخالف ہیں اور نقل کیا ہے نووی نے اذکار میں کہ نقل کیا ہے امام نے اجماع کو اس پر کہ مریم علیہا السلام پیغمبر نہیں اور حسن سے روایت ہے کہ نہیں عورتوں میں کوئی پیغمبر نہ آدمیوں میں اور نہ جنوں میں اور سبکی کبیر نے کہا کہ نہیں صحیح ہوئی میرے نزدیک اس مسئلے میں کچھ چیز اور یہی منقول ہے اکثر فقہاء سے۔ (فتح)

٣١٧٨ ـ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ ابْنُ أَبِيْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ.

۳۱۷۸۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل ہیں اور اپنے زمانے میں یعنی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خدیجہ رضی اللہ عنہا سب عورتوں سے افضل ہیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ مریم علیہا السلام بہتر ہیں عالمین کی سب عورتوں سے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم علیہا السلام سب عورتوں سے افضل ہیں اور یہ نہیں منع ہے نزدیک اس کے جو اس کو پیغمبر کہتا ہے اور جو اس کو پیغمبر نہیں کہتا وہ اس کو محمول کرتا ہے اپنے زمانے کی سب عورتوں پر اور ساتھ اول کے جزم کیا ہے زجاج نے اور ایک جماعت نے اور اختیار کیا ہے اس کو قرطبی نے اور احتمال ہے کہ مراد بنی اسرائیل کی عورتیں ہوں یا عورتیں اس امت کی لیکن ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حصر پہلے گزر چکا ہے کہ عورتوں میں مریم علیہا السلام اور آسیہ علیہا السلام کے سوائے کوئی کامل نہیں ہوئی اور قاضی ابو بکر نے کہا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں امت کی عورتوں سے مطلق واسطے اس حدیث کے اور شاید پہلی حدیث میں اس امت کی عورتوں کا ذکر نہیں حیث قال ولم یکمل النساء الخ مگر یہ کہ محمول کریں ہم کمال کو نبوت پر پس ہوگی اپنے اطلاق پر۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰی ﴿ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلٰى قَوْلِهِ فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴾ ﴿يُبَشِّرُكِ﴾ وَ ﴿يَبْشُرُكِ﴾ وَاحِدٌ ﴿وَجِيْهًا﴾ شَرِيفًا وَّقَالَ إِبْرَاهِيمُ ﴿الْمَسِيحُ﴾ الصِّدِّيقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَهْلُ الْحَلِيمُ وَالْأَكْمَهُ مَنْ يُّبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَنْ يُّوْلَدُ أَعْمٰى.

جب کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنے ایک حکم کی جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہے کن فیکون تک یبشرك اور یبشرك کے ایک معنی ہیں اور وجیھا کے معنی ہیں شریف یعنی جس کی بادشاہ تعظیم کریں اور کہا ابراہیم نے کہ مسیح کے معنی ہیں صدیق اور کہا مجاہد نے کہ کہل کے معنی ہیں آرام اور چین والا یعنی اس آیت میں ویکلم الناس فی المھد وکھلا اور اکمہ وہ شخص ہے جو دن کو دیکھے اور رات کو نہ دیکھ سکے اور مجاہد کے غیر نے کہا ہے کہ جو اندھا پیدا ہو۔

فائدہ: مراد ابراہیم نخعی کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مسح کیا سو گناہ سے پاک کیا پس وہ فعیل ہے ساتھ معنی مفعول کے اور یہ برخلاف نام رکھنے دجال کے ہے مسیح کہ وہ فعیل کے ساتھ معنی فاعل کے ہے کہتے ہیں کہ یہ نام اس کا اس واسطے رکھا گیا کہ وہ مسح کرے گا یعنی سیر کرے گا زمین پر اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی ایک آنکھ کانی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ مشتق ہے مسح الارض سے اس واسطے کہ انہوں نے ایک جگہ میں ٹھکانہ نہیں پکڑا اور کسی جگہ اپنا گھر نہیں بنایا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام مسیح اس واسطے ہے کہ وہ کسی بیمار کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے مگر کہ تندرست ہو جاتا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ مسح کیے گئے تھے ساتھ دین برکت کے مسح کیا تھا ان کو زکریا علیہ السلام نے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ خوبصورت تھے۔

فائدہ: اور اصل کہل کے معنی ہیں، بڑھاپا اور یہ تفسیر ہے ساتھ معنی لازم کے اس واسطے کہ بڑھاپے میں اکثر اوقات آرام اور چین ہوتا ہے۔

فائدہ: اور یہی قول ہے جمہور کا کہ اکمہ وہ ہے جو مادر زاد اندھا ہو طبری نے کہا اور یہی مناسب ہے ساتھ تفسیر آیت کے اس واسطے کہ یہی (یعنی مادر زاد اندھا ہونا) ایسی لاعلاج بیماری ہے جس کے علاج کا کوئی دعوی نہیں کر سکتا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت چلائی گئی ہے واسطے بیان معجزے عیسیٰ علیہ السلام کے سو اشبہ یہ ہے کہ اکمہ اس معنی پر محمول ہوتا کہ وہ ابلغ بیچ ثابت کرنے معجزے کے۔ (فتح)

٣١٧٩ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِسَآءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَّأَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

٣١٧٩۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہنچے اور عورتوں سے مریم علیہا السلام عمران علیہ السلام کی بیٹی اور آسیہ علیہا السلام فرعون کی عورت کے سوا کوئی عورت کمال کو نہیں پہنچی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کی عورتیں بہتر ہیں ان عورتوں میں جو اونٹ کی سواری کرتیں تھیں یعنی سب عورتوں میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں نہایت مہربان چھوٹے لڑکوں پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوندوں کے مال کیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے کہتے تھے کہ مریم علیہا السلام عمران علیہ السلام کی بیٹی اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں۔

فائدہ: قرطبی نے کہا کہ یہ تفضیل ہے واسطے عورتوں قریش کے خاص عرب کی عورتوں پر اس واسطے کہ اونٹ والی اکثر اوقات وہی ہیں اور یہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مریم علیہا السلام اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں تو یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ مریم علیہا السلام اس تفضیل میں داخل نہیں بلکہ وہ خاص ہے ان عورتوں کے جو اونٹ کی سواری کرتی ہیں اور شاید اس کی مراد یہ ہے کہ مریم علیہا السلام سب عورتوں سے افضل ہیں مطلق اور جو فضیلت کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں وارد ہوئی ہے وہ بہ نسبت تمام عورتوں کے ہے مگر جس کو نبیہ کہا گیا ہے سو اگر ثابت ہو عورت کے حق میں کہ وہ نبیہ ہے تو وہ خارج ہے ساتھ شرع کے اس واسطے کہ درجہ نبوت کے بعد کوئی چیز نہیں اور اگر کسی کے حق میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت ثابت نہ ہوتو جو ان کو نکالتا ہے وہ کسی دلیل خاص کا محتاج نہیں واسطے ہر ایک کے ان میں سے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهٗ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا﴾ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ كَلِمَتُهٗ كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهٗ ﴿وَرُوْحٌ مِّنْهُ﴾ أَحْيَاهُ فَجَعَلَهٗ رُوْحًا ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلَاثَةٌ﴾.

باب ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ اے کتاب والوں مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں وکیلا تک۔ ابو عبید نے کہا کہ مراد اللہ کے کلمے سے کن ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا پس ہو گیا اور اس کے غیر نے کہا کہ روح منہ کے معنی یہ ہیں کہ زندہ کیا اس کو سو کیا اس کو جاندار اور مت کہو کہ وہ تین اللہ ہیں۔

فائدہ: صواب اس آیت میں قل یا اھل الکتاب ہے یعنی قولہ کے بدلے قل ہے۔

۳۱۸۰ ـ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَآءَ.

۳۱۸۰۔ عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دے کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے پیغمبر ہیں اور گواہی دے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے پیغمبر اور اللہ تعالیٰ کی بات سے بنے ہیں جو مریم علیہا السلام کی طرف ڈالی گئی تھی یعنی صرف اللہ کے حکم سے بنے اور ان کا کوئی باپ نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بنائے روح ہیں اور گواہی دی کہ بہشت اور دوزخ سچ سچ ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں لے جائے گا گو کیسے ہی اس کے کام ہوں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بہشت کے آٹھوں دروازوں سے جس سے چاہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: قرطبی نے کہا کہ مقصود اس حدیث سے تنبیہ ہے اس چیز پر جو واقع ہوئی ہے واسطے نصاری کے گمراہی سے بیچ حق عیسیٰ علیہ السلام کے اور اس کی ماں کے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے جو کچھ کہ سکھایا جائے نصرانی جبکہ مسلمان ہو اور نووی نے کہا کہ یہ جامع تر ان حدیثوں کی ہے جو شامل ہیں عقائد پر اس واسطے کہ تحقیق جمع کی ہے اس میں وہ چیز کہ خارج ہوتے ہیں اس سے تمام مذاہب کفر کے بنا پر مختلف ہونے عقائد ان کے اور تباعد ان کے اور اس کے غیر نے کہا کہ بیچ ذکر عیسیٰ علیہ السلام کے تعریض ہے ساتھ نصاری کے اور خبردار کرنا ہے اس طرح کہ ایمان ان کا ساتھ قول تثلیث کے محض شرک ہے اور اسی طرح قول آپ کا کہ بندہ اس کا اور بیچ ذکر کرنے رسالت عیسیٰ علیہ السلام کے تعریض ہے ساتھ یہود کے کہ وہ اس کی پیغمبری سے انکار کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں اس کو ساتھ اس چیز کے کہ وہ اس سے پاک ہیں اور اسی طرح ماں ان کی اور یہ جو کہا کہ اس کی لونڈی کا بیٹا ہے تو یہ تعظیم ہے واسطے ان کے اور اسی طرح نام رکھنا ان کا روح اور وصف کرنا ان کا روح اس طرح کہ وہ اس سے ہے یعنی کائن ہے اس سے اور یہ جو کہا کہ کلمة تو یہ اشارہ ہے طرف اس کے کہ وہ اللہ کی حجت ہے اس کے بندوں پر کہ پیدا کیا اس کو بغیر باپ کے اور کلام کرایا اس سے اپنے غیر وقت میں اور زندہ کیا مردوں کو اس کے ہاتھ پر اور بعض کہتے ہیں کہ نام رکھا گیا ان کا کلمة اللہ اس واسطے کہ پیدا کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے کن کے سو جب کہ تھا ساتھ کلام اس کی کے نام رکھا گیا ساتھ اس کے اور بعض کہتے ہیں اس واسطے کہ اس نے لڑکپن میں کلام کیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اپر نام رکھنا اس کا روح پس اس واسطے کہ قدرت دی ہے ان کو اوپر زندہ کرنے مردوں کے اور بعض کہتے ہیں واسطے ہونے اس کے کے جاندار کہ پایا گیا بغیر خبر جاندار کے اور یہ جو کہا کہ داخل کرے گا اللہ اس کو بہشت کے آٹھوں دروازوں سے جس سے چاہے تو یہ تقاضا کرتا ہے دخول اس کے کو بہشت میں اور اختیار اس کے کو بیچ دخول کے اس کے دروازوں سے اور یہ برخلاف حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہے جو بدء الخلق میں گزر چکی ہے اس واسطے کہ تحقیق وہ تقاضا کرتی ہے کہ بہشت میں ہر داخل ہونے والے کے واسطے ایک دروازہ معین ہے جس سے وہ داخل ہو گا اور دونوں کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ وہ اصل میں اختیار دیا گیا ہے لیکن وہ دیکھے گا کہ جس دروازے کے ساتھ وہ خاص ہے وہ افضل ہے اس کے حق میں سو وہ اسی کو اختیار کرے گا سو داخل ہو گا اس میں اختیار سے نہ مجبور اور نہ ممنوع داخل ہونے سے غیر سے میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ فاعل شاء کا اللہ ہو یعنی اللہ توفیق دیتا ہے اس کو واسطے عمل کے کہ داخل کرے اس کو ساتھ رحمت اپنی کے اس دروازے سے جو تیار کیا گیا ہے واسطے عامل اس عمل کے اور تحقیق گزر چکا ہے کلام اس چیز پر جو مطلق ہے ساتھ دخول موحدین کے بہشت میں بیچ کتاب ایمان کے کہ اس کو دہرانے کی کچھ حاجت نہیں اور یہ جو کہا کہ کیسے ہی اس کے کام ہوں یعنی نیک کام ہوں یا بد لیکن اہل توحید ضرور بہشت میں داخل ہوں گے اور احتمال ہے کہ یہ معنی ہوں کہ داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں باعتبار اعمال ہر ایک کے ان میں سے درجات میں سے اور بیضاوی نے کہا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ﷺ کے اس قول میں کہ اس کے عمل کیسے ہی ہوں دلیل ہے معتزلوں پر دو وجہ سے دعوی ان کا یہ ہے گنہگار ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جو توبہ نہ کرے واجب ہے داخل ہونا اس کا آگ میں اس واسطے کہ قول آپ کا علی ما كان من العمل حال ہے قول آپ کے سے کہ اللہ اس کو بہشت میں داخل کرے گا اور عمل اس وقت غیر حاصل ہے اور نہیں مقصود ہے یہ اس کے حق میں جو توبہ سے پہلے مر جائے مگر جبکہ داخل کیا جائے گا بہشت میں بغیر سزا کے اور اوپر جو ثابت ہو چکا ہے لازم احادیث شفاعت سے بعض گنہگار عذاب کیے جائیں گے پھر نکالے جائیں گے تو خاص کیا جائے گا ساتھ اس کے یہ عموم نہیں تو تمام امید کے تلے ہیں جیسے کہ وہ خوف کے تلے ہیں اور یہی معنی ہیں اہل سنت کے قول کے کہ وہ مشیت میں ہیں۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللهِ ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا﴾ نَبَذْنَاهُ أَلْقَيْنَاهُ اعْتَزَلَتْ ﴿شَرْقِيًّا﴾ مِمَّا يَلِي الشَّرْقِ ﴿فَأَجَآئَهَا﴾ أَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ أَلْجَأَهَا اضْطَرَّهَا ﴿تَسَّاقَطْ﴾ تَسْقُطُ ﴿قَصِيًّا﴾ قَاصِيًا ﴿فَرِيًّا﴾ عَظِيْمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿نِسْيًا﴾ لَمْ أَكُنْ شَيْئًا وَّقَالَ غَيْرُهُ النِّسْيُ الْحَقِيْرُ وَقَالَ أَبُوْ وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُوْ نُهْيَةٍ حِيْنَ قَالَتْ ﴿إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا﴾ قَالَ وَكِيْعٌ عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ﴿سَرِيًّا﴾ نَهَرٌ صَغِيْرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ.

باب ہے مریم علیہا السلام کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یاد کر مریم علیہا السلام کو جب کنارے ہوئی اپنے لوگوں سے نَبَذْنَاهُ کے معنی ہیں ڈالا ہم نے اس کو اور شَرْقِيًّا کے معنی ہیں جو بیت المقدس سے مشرق کی طرف تھا یا اس کے گھر سے فَأَجَآئَهَا افعال ہے جِئْتُ سے یعنی ثلاثی مزید اس باب کا ہے اور بعض کہتے ہیں مضطرا اور بے قرار کیا اس کو اور تَسَّاقَطْ کے معنی ہیں گرنے کے اور قصیا کے معنی ہیں قَاصِيًا یعنی دو مکان میں یعنی اس آیت میں مکانا قصیا اور فَرِيًّا کے معنی ہیں عظیم یعنی اس آیت میں لقد جئت شياء فريا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نسیا کے معنی ہیں کہ میں کچھ چیز نہ ہوتی اور نہ پیدا ہوتی یعنی اس آیت میں و كنت نسيا منسيا اور اس کے غیر نے کہا نسی حقیر چیز ہے یعنی بے قدر اور ابو وائل نے کہا کہ معلوم کیا مریم علیہا السلام نے کہ تقی عقلمند کو کہتے ہیں جب کہ اس نے کہا کہ اگر ہے تو تقی اور کہا وکیع نے اسرائیل سے روایت کی ہے ابو اسحاق نے اس نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ سریا سریانی میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

۳۱۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا

۳۱۸۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں بولا لڑکا جھولی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ
أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ
عِيْسٰى وَكَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ يُقَالُ
لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّيْ جَآئَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ
فَقَالَ أُجِيْبُهَا أَوْ أُصَلِّيْ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا
تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوْهَ الْمُوْمِسَاتِ وَكَانَ
جُرَيْجٌ فِيْ صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ
وَكَلَّمَتْهُ فَأَبٰى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ
نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ
فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ
فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ
أَبُوْكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِيْ قَالُوْا نَبْنِيْ
صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِيْنٍ
وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَّهَا مِنْ بَنِيْ
إِسْرَآئِيْلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَّاكِبٌ ذُوْ شَارَةٍ
فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا
وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا
تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ
قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ
فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذِهِ
فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا
فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ
الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْأَمَةُ يَقُوْلُوْنَ سَرَقْتِ

اور گود میں سوائے تین لڑکوں کے ایک عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرا بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا اس کو لوگ جریج کہتے ہیں نماز پڑھتا تھا اس کی ماں آئی تو اس نے جریج کو بلایا تو جریج نے کہا کہ میں ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں اور ایک روایت میں ہے کہ اے میرے رب! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز ہی میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اس کی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اس کی ماں اس کے پاس آئی اور وہ نماز میں تھا سو اس نے پکارا کہ اے جریج! تو اس نے کہا کہ اے میرے رب! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں تو وہ نماز ہی میں متوجہ رہا تو اس کی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اس کی ماں پھر آئی سو اس نے پکارا کہ اے جریج تو اس نے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں، سو وہ اپنی نماز میں متوجہ رہا تو اس کی ماں ناراض ہوئی تو اس کی ماں نے کہا کہ الٰہی! یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے اور جریج اپنے عبادت خانے میں تھا سو ایک عورت اس کے سامنے آئی اور اس سے کلام کیا تو جریج نے نہ مانا تو وہ ریوڑ چرانے والے کے پاس آئی سو اس عورت نے اس کو اپنی ذات پر قادر کیا اور ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل نے آپس میں جریج کی عبادت کا ذکر کیا تو کہا ایک بدکار عورت نے ان میں سے کہ اگر تم چاہو تو میں جریج کو بلا میں گرفتار کروں انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں تو وہ اس کے سامنے آئی اس نے اس کی طرف التفات نہ کیا پھر ایک چرواہے کے پاس آئی اور وہ اس کے عبادت خانے کے پاس ٹھہرتا تھا سو وہ لڑکا جنی تو کسی نے کہا کہ یہ لڑکا کس کے نطفے سے ہے اس نے کہا کہ جریج کے نطفے سے ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَنَيتِ وَلَمْ تَفْعَلْ.

تو لوگ اس کے پاس آئے سو اس کا عبادت خانہ توڑ ڈالا اور عبادت خانے سے اتارا اور برا کہا یعنی اور اس کی گردن میں رسی ڈال کر اس کو لوگوں میں گھمایا تو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنی مجھ کو کیوں مارتے ہو سو انہوں نے کہا کہ تو نے اس عورت سے زنا کیا سو وہ تیرے سے نطفے لڑکا جنی تو اس نے کہا کہ وہ لڑکا کہاں ہے سو وہ اس کو لے آئی تو جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا سو لوگ جریج پر جھکے اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے سونے کا عبادت خانہ بناتے ہیں جریج نے کہا کہ نہیں اسی طرح مٹی کا بنا دو جیسے آگے تھا اور تیسرا یہ کہ بنی اسرائیل سے ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی تو ایک مرد نکلا سنہری پوشاک والا سو اس کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دینا تو لڑکے نے اس کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف متوجہ ہوا سو کہا کہ الٰہی مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھک کر دودھ پینے لگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے میں دیکھتا ہوں طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اپنی انگلی چوستے تھے یعنی اس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے اور اس کو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ تو نے حرام کیا تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نہ کرنا تو اس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا سو کہا کہ اے الٰہی مجھ کو ایسا ہی کرنا تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ تو نے یہ کیوں کہا تو لڑکے نے کہا کہ سوار ایک ظالم تھا ظالموں سے اور اس لونڈی کو کہتے ہیں تو نے زنا کیا تو نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوری کی اور حالانکہ اس نے حرام کاری اور چوری نہیں کی۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ نہیں بولے جھولی میں مگر تین لڑکے اور بعض روایتوں میں سے ہے کہ یوسف علیہ السلام کے شاہد نے بھی شیر خوارگی میں کلام کیا اور فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی عورت کے لڑکے نے بھی شیر خوارگی میں کلام کیا جبکہ فرعون نے چاہا کہ اس کی ماں کو آگ میں ڈالے تو اس نے کہا کہ اے میری ماں صبر کر بیشک تو حق پر ہے اس بنا پر اس کے پانچ لڑکے ہوئے اور اصحاب اخدود کے قصے میں ہے کہ ایک عورت لائی گئی تا کہ آگ میں ڈالی جائے یا اپنے دین سے پھرے تو وہ پیچھے ہٹی تو اس کی گود میں ایک لڑکا شیر خوار تھا اس نے کہا کہ اے ماں صبر کر بیشک تو حق پر ہے اور ضحاک نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ یحییٰ علیہ السلام نے بھی شیر خوارگی میں کلام کیا تھا اس بنا پر اس کے سات لڑکے ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی گود میں کلام کیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے بھی شیر خوارگی میں کلام کیا اور حضرت ﷺ کے زمانہ میں مبارک یمامہ نے کلام کیا اور یوسف علیہ السلام کے شاہد ہیں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شیر خوار تھا اور بعض کہتے ہیں کہ داڑھی والا اور ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک سوداگر تھا کبھی فائدہ پاتا تھا اور کبھی گھاٹا سو اس نے کہا کہ اس سوداگری میں خیر نہیں البتہ میں ایسی سوداگری ڈھونڈتا ہوں جو اس سے بہتر ہے تو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اور اس میں گوشہ گیری اختیار کی اور اس کا نام جریج تھا سو اس نے دلالت کی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تھا اور اس کے تابعداروں میں تھا اس واسطے کہ گوشہ گیری انہوں نے ابھی نکالی تھی اور یہ جو کہا کہ الٰہی میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں تو یہ محمول ہے اس پر کہ یہ اس نے اپنے جی میں کہا تھا اور احتمال ہے کہ زبان سے کلام کیا ہو اس واسطے کہ کلام ان کے نزدیک مباح تھی اور اسی طرح ابتدا اسلام میں اور ایک روایت میں ہے کہ اگر جریج عالم ہوتا تو البتہ جانتا کہ ماں کو جواب دینا اولی ہے نماز سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واجب ہے مقدم کرنا اجابت ماں کا نفل نماز پر اس واسطے کہ نماز میں بدستور رہنا نفل ہے اور ماں کو جواب دینا اور اس کے ساتھ نیکی کرنا واجب ہے اور ظاہر یہ ہے کہ تحقیق تھی وہ مشتاق طرف اس کے سو ملاقات کرتی تھی ساتھ اس کے اور قناعت کرتی ساتھ دیکھنے اس کے اور کلام اس کی کے اور شاید اس نے سوائے اس کے نہیں کہ نہ تخفیف کی نماز میں تا کہ جواب دے اس کو اس واسطے کہ اس نے خوف کیا کہ ٹوٹ جائے خشوع اس کا اور نماز کے بیان میں گزر چکا ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر جریج فقیہ ہوتا تو البتہ جانتا کہ ماں کو جواب دینا بہتر ہے اپنے رب کی عبادت سے اور اگر اپنے اطلاق پر محمول ہو تو سمجھا جاتا ہے اس سے جواز قطع نماز کا مطلق واسطے جواب دینے آواز ماں کے نفل نماز ہو یا فرض اور یہ ایک وجہ ہے شافعی کے مذہب میں اور اصح نزدیک شافعیہ کے یہ ہے کہ اگر نفل نماز ہو اور معلوم کرے ایذا والد کا ساتھ ترک جواب کے تو واجب ہے جواب دینا نہیں تو نہیں اور اگر نماز فرض ہو اور وقت تنگ ہو تو نہیں واجب ہے اجابت اور اگر وقت تنگ نہ ہو تو واجب ہے نزدیک امام الحرمین کے اور مخالفت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کی غیر اس کے نے اس واسطے کہ وہ شروع سے لازم ہو جاتی ہے اور مالکیہ کے نزدیک یہ ہے کہ اجابت والد کی نفل نماز میں افضل ہے درازی سے بیچ اس کے اور قاضی ابوالولید نے حکایت کی ہے کہ یہ خاص ہے ساتھ ماں کے سوائے باپ کے اور قائل ہے ساتھ اس کے مکحول اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے سوا کسی نے سلف سے یہ بات نہیں کہی اور نیز اس حدیث میں عظمت نیکی والدین کی ہے اور جواب پکارنے ان کے کا اگرچہ اولاد معذور ہو لیکن مختلف ہوتا ہے اس میں حال باعتبار مقاصد کے اور اس میں نرمی کرنی ہے ساتھ تابع کے جبکہ واقع ہو اس سے وہ چیز جو تقاضا کرے ادب دینے کو اس واسطے کہ ماں جریج کی نے باوجود ناراض ہونے کے نہ بددعا کی اس پر مگر ساتھ اس چیز کے بددعا کی ساتھ اس کے خاص کر اور اگر اس کو نرمی نہ ہوتی تو البتہ دعا کرتی اس پر ساتھ واقع ہونے فاحشہ کے یا قتل کے اور یہ کہ جو اللہ کے ساتھ صدق رکھتا ہو اس کو فتنے ضرر نہیں کرتے اور اس میں قوت یقین جریج کی ہے اور صحت امید اس کی اس واسطے کہ اس نے بچے سے کلام کرانا چاہا باوجود یہ کہ عادت میں لڑکا کلام نہیں کرتا اور یہ کہ اللہ گردانتا ہے واسطے اپنے دوستوں کے مخرج نزدیک مبتلا ہونے ان کے اور سوائے اس کے نہیں کہ متاخر ہوتا ہے یہ ان کے بعضوں سے بعض اوقات میں واسطے تہذیب کے اور زیادتی کے ثواب میں اور اس میں ثابت کرنا کرامتوں کا ہے واسطے اولیاء کے اور واقع ہونا کرامت کا واسطے ان کے اپنے اختیار سے اور طلب سے اور ابن بطال نے کہا کہ جریج پیغمبر تھا تو یہ معجزہ ہوگا اور یہ کہ جائز ہے اختیار کرنی سخت عبادت واسطے اس شخص کے جو جانے اپنے جی میں قوت کو اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے بعضوں نے کہ بنی اسرائیل کی شرع میں یہ بات تھی کہ تصدیق کی جاتی تھی عورت کی اس چیز میں کہ دعوی کرے مردوں پر صحبت سے اور لاحق کیا جاتا تھا ساتھ اس کے بچہ اور نہیں فائدہ دیتا تھا مرد کو انکار اور اس میں ہے کہ مرتکب فاحشہ کا نہیں باقی رہتی واسطے اس کے حرمت اور استدلال کیا ہے بعض مالکیہ نے ساتھ قول جریج کے کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے اس طرح کہ جو کسی عورت سے زنا کرے اور وہ لڑکی جنے تو نہیں حلال ہے اس زانی کو نکاح کرنا اس لڑکی سے برخلاف شافعیہ کے اور وجہ دلالت کی یہ ہے کہ جریج نے اس لڑکے کو زانی کی طرف منسوب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت تصدیق کی کہ برخلاف عادت کے لڑکے سے اس کی گواہی دلائی کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے سو ہوگی یہ نسبت صحیح پس لازم آئے گا کہ یہ جاری ہونا درمیان ان کے احکام باپ بیٹے کے سوائے توراث اور ولاء کے اور یہ کہ وضو اس امت کے ساتھ خاص نہیں اور سوائے اس کے نہیں جو اس کے ساتھ خاص ہے وہ پانچ کلیان ہونا ہے۔ (فتح)

٣١٨٢ ـ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

٣١٨٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا سو تعریف کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سو ناگہاں وہ دراز قد سیدھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْئَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

بال والے ہیں جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملا سو تعریف کی حضرت ﷺ نے اس کی سو فرمایا کہ میانہ قد سرخ رنگ ہیں جیسے وہ حمام سے نکلا اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں اس کی اولاد میں اس سے زیادہ تر مشابہ ہوں اور میرے سامنے دو پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ تھا اور ایک میں شراب تو مجھے کہا گیا کہ لے جس کو چاہے دونوں میں سے تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا سو میں نے اس کو پیا تو مجھے حکم ہوا کہ آپ نے پیدائشی دین پایا خبردار ہو اگر آپ شراب کو پیتے تو البتہ آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

۳۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ.

۳۱۸۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا سو عیسیٰ علیہ السلام تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہے اور موسیٰ علیہ السلام تو گندم گون جسیم سیدھے بال والا ہے جیسے زط کی قوم کے مرد۔

فائدہ: مراد جسیم سے اس حدیث میں زیادتی ہے طول میں یعنی لمبے قد تھے اور ایک روایت میں موسیٰ علیہ السلام کے حق میں جعد کا لفظ واقع ہوا ہے تو مراد اس سے جعودت بدن کی ہے اور وہ پر گوشت ہونا اس کا ہے اور اجتماع اس کا نہ جعودت بالوں کے واسطے کہ آیا ہے کہ ان کے بال سیدھے تھے (فتح) اور زط ایک قوم کا نام ہے ہنود سے کہ وہ دراز قد ہوتے ہیں اور دبلے پتلے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣١٨٤ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَّأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهٗ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهٗ مَاءً وَّاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَّرَاءَهٗ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَّاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.

۳۱۸۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے سو دجال کو ذکر کیا سو فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کانا نہیں خبردار ہو کہ بے شک مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے اس کی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور اور مجھے خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ میں کعبے کے پاس ہوں تو میں نے ایک مرد دیکھا گندمی رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گندمی رنگ مرد دیکھے ہوں اس کے سر کے بال اس کے کندھوں تک پہنچتے ہیں اس نے بالوں میں کنگھی کی ہے اس کے سر سے پانی ٹپکتا ہے دو مردوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اور وہ شخص خانے کعبے کا طواف کرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو کسی نے کہا یہ مسیح مریم کا بیٹا ہے پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور مرد دیکھا نہایت ہی گھنگرالے بال والا دائیں آنکھ سے کانا جیسے کہ میرے دیکھے لوگوں سے دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے ایک مرد کے مونڈھے پر دونوں ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کی صفت میں یہ آیا ہے کہ گندم گون سیدھے بال والا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ گھنگرالے بال والا اور جعد ضد ہے سبط کی سو ممکن ہے کہ تطبیق دی جائے درمیان ان کے ساتھ اس کے کہ ان کے بال سیدھے ہیں اور وصف ان کی ساتھ جعودت کے جسم میں ہے نہ بالوں میں اور مراد ساتھ اس کے اجتماع اور اکٹھا ہونا اس کا ہے اور یہ اختلاف نظیر اس اختلاف کی ہے کہ وہ گندم گون ہیں یا سرخ رنگ اور احمر عرب کے نزدیک نہایت سفید ہے ساتھ سرخی کے اور آدم علیہ السلام اسمر ہیں یعنی گندم گون اور ممکن ہے کہ تطبیق دی جائے درمیان دونوں وصفوں کے اس طرح کہ سرخ ہے رنگ اس کا کسی سبب سے مانند تعب کے اور اصل میں گندم گون ہیں۔ (فتح)

٣١٨٥ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۳۱۸۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کہ وہ سرخ رنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعِیْسٰی أَحْمَرُ وَلٰکِنْ قَالَ بَیْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ یُهَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ یَنْطِفُ رَأْسُهٗ مَآءً أَوْ یُهَرَاقُ رَأْسُهٗ مَآءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْیَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِیْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَیْنِهِ الْیُمْنٰی کَأَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِیُّ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ.

ہے لیکن فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں خواب میں کعبے کا طواف کرتا تھا سو اچانک میں نے ایک مرد دیکھا گندم گوں سیدھے بال والا دو مردوں کے مونڈھوں پر تکیہ دے کر چلتا ہے اس کے سر سے پانی ٹپکتا ہے یا یوں فرمایا کہ اس کے سر سے پانی گرتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ مریم علیہا السلام کے بیٹے ہیں پھر میں نے مڑکر دیکھا تو ناگہاں ایک مرد ہے سرخ رنگ جسیم گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اس کی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو میں نے کہا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے اور میرے دیکھے لوگوں میں دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے زہری نے کہا کہ ابن قطن ایک مرد کا نام ہے خزاعہ کی قوم سے جو جاہلیت میں ہلاک ہوا تھا۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جس حالت میں کہ میں خانے کعبے کا طواف کرتا تھا تو یہ دلالت کرتا ہے کہ دیکھنا حضرت ﷺ کا پیغمبروں کو اس بار میں غیر اس بار کے ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پہلے گزر چکی ہے اس واسطے کہ تحقیق وہ معراج کی رات میں تھا اگرچہ معراج کے حق میں کہا گیا ہے کہ وہ سب خواب میں تھا لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ بیداری میں تھا اور بعض کہتے ہیں کہ دو بار یا کئی بار ہے **کماسیاتی فی مکانه** اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے معراج کی رات اپنا قدم بیت المقدس میں رکھا جہاں اگلے پیغمبر اپنا قدم رکھتے تو میرے سامنے لائے گئے عیسیٰ بن مریم علیہا السلام الحدیث اور عیاض نے کہا کہ ان حدیثوں میں جو مذکور ہے کہ حضرت ﷺ نے پیغمبروں کو دیکھا سو اگر یہ خواب میں ہو تو اس میں کچھ اعتراض نہیں اور اگر بیداری میں ہو تو اس میں اشکال ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اپر موسیٰ علیہ السلام سو مرد گندم گوں سرخ رنگ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جیسے کہ میں ان کو دیکھتا ہوں جبکہ نالے میں اترتے ہیں پس یہ حدیث زیادہ کرتی ہے اشکال کو اور علماء نے اس کے کئی جواب دیے ہیں ایک یہ کہ پیغمبر افضل ہیں شہیدوں سے اور شہید زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سو اسی طرح پیغمبر بھی زندہ ہیں سو نہیں بعید ہے کہ حج کریں اور نماز پڑھیں اور قرابت چاہیں طرف اللہ کے ساتھ اس چیز کے کہ کر سکیں جب تک کہ دنیا باقی ہے اور وہ تکلیف کا گھر ہے دوسرا یہ کہ حضرت ﷺ کو ان کا وہ حال دکھایا گیا جس پر وہ اپنی زندگی میں تھے پس صورت بنائی گئی ان کی واسطے حضرت ﷺ کہ کس طرح تھے اور کس طرح حج کرتے تھے اس واسطے فرمایا **کانی انظر الیه** تیسرا یہ کہ خبر دی حضرت ﷺ نے ساتھ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کے کہ وحی کی گئی طرف آپ ﷺ کے امران کے سے اور جو کچھ کہ تھا ان سے اور تحقیق جمع کی ہے بیہقی نے ایک کتاب لطیف بیچ حق زندگی پیغمبروں کی اپنی قبروں میں اور وارد کی اس نے اس میں حدیث انس رضی اللہ عنہ کی کہ پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے پیغمبروں سے بیت المقدس میں ملاقات کی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ان سے آسمانوں میں ملاقات کی سو ان میں تطبیق یوں ہے کہ پہلے حضرت ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا پھر حضرت ﷺ سب پیغمبروں سمیت آسمانوں پر اٹھائے گئے تو حضرت ﷺ ان کو آسمانوں میں ملے پھر آسمان سے اتر کر بیت المقدس میں جمع ہوئے اور حضرت ﷺ نے ان کی امامت کی اور مختلف اوقات میں ان کے نماز پڑھنے کو عقل بھی رد نہیں کرتی اور ثابت ہو چکا ہے یہ ساتھ نقل کے پس دلالت کی اس نے ان کی زندگی پر اور قیاس بھی اس کو قوی کرتا ہے اس واسطے کہ شہید زندہ ہیں ساتھ نص قرآن کے اور پیغمبر افضل ہیں شہیدوں سے اور اس کی شاہد یہ روایت ہے کہ جو درود پڑھے مجھ پر میری قبر کے نزدیک تو میں اس کو سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ کہ کھائے بدن پیغمبروں کے اور پیغمبروں کی قبروں میں زندہ ہونے پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ مجھ پر سلام کرے مگر کہ اللہ تعالیٰ میرے روح کو مجھ پر پھیرتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو سلام کا جواب دوں اور وجہ اشکال کی یہ ہے ظاہر اس کا یہ ہے کہ پھیرنا روح کا طرف بدن کے تقاضا کرتا ہے جدا ہونے اس کی کو بدن سے اور وہ موت ہے اور علماء نے اس کے کئی جواب دیے ہیں ایک یہ کہ مراد روح کے پھرنے سے یہ ہے کہ پھرنا اس کا تھا سابق بعد دفن آپ کے نہ یہ کہ کھینچا جاتا ہے پھر پھیرا جاتا ہے پھر کھینچا جاتا ہے پھر پھیرا جاتا ہے اور بر تقدیر تسلیم یہ پھیرنا موت کا نہیں بلکہ اس میں مشقت نہیں یا مراد ساتھ روح کے فرشتہ موکل ہے اور اس میں ایک اور طرح سے اشکال وارد ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مستلزم استغراق کل زمانے کو بیچ اس کے کہ کوئی وقت خالی نہ رہے واسطے متصل ہونے درود اور سلام کے اوپر آپ کے زمین کے کناروں میں ان لوگوں سے جو کثرت کے سبب سے شمار نہیں ہو سکتی اور جواب یہ ہے کہ آخرت کے کاموں کو عقل نہیں سمجھ سکتی اور برزخ کا احوال آخرت کے ساتھ مشابہ تر ہے اور یہ جو فرمایا کہ میں نے دجال کو کعبے کا طواف کرتے دیکھا تو اس میں دلالت ہے اس پر کہ یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دجال مکے مدینے میں داخل نہیں ہوگا تو یہ بیچ زمانے خروج اس کے ہے جبکہ قیامت کے قریب نکلے گا اور نہیں مراد ہے ساتھ اس کے نفی دخول اس کے کی بیچ زمانے ماضی کے۔ (فتح)

٣١٨٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ

۳۱۸۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ میں لوگوں میں قریب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ.

تر ہوں عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے سے اور پیغمبر علاتی بھائی ہیں میرے اوران کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ قریب تر ہوں عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا اور آخرت میں یعنی لوگوں میں حاضر ہوں ساتھ اس کے اور قریب تر ہوں طرف اس کے اس واسطے کہ اس نے بشارت دی ہے کہ میرے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے اور اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث منافی ہے ساتھ اس آیت کے ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی الایۃ تو جواب یہ ہے کہ ان دنوں کے درمیان منافات نہیں تا کہ تطبیق کی حاجت ہو تو جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں ابراہیم علیہ السلام سے قریب تر ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام سے بھی قریب تر ہیں وہ تو جہت قوت اقتداء کے سے ساتھ ابراہیم علیہ السلام اور یہ جہت قوت قرب عہد سے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور علاتی بھائی وہ ہیں جس کا باپ ایک ہو اور مائیں جدا جدا ہوں اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ ان کے دین کی اصل ایک ہے اور وہ توحید ہے اگرچہ مختلف ہیں فروع شرائع ان کے کے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے زمانے جدا جدا ہیں اور یہ جو فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں تو یہ مانند شاہد کے ہے واسطے قول آپ کے کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں طرف اس کے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی پیغمبر نہیں ہوا اور اس میں نظیر ہے اس واسطے کہ وارد ہوا ہے کہ تین پیغمبر جن کا ذکر ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کے تابعداروں سے تھے اور یہ کہ جرجلیس اور خالد بن سنان دونوں پیغمبر تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تھے اور جواب یہ ہے کہ یہ حدیث کمزور کرتی ہے اس چیز کو کہ وارد ہوئی ہے اس باب میں اس واسطے کہ یہ حدیث صحیح ہے بغیر تردد کے یا مراد یہ ہے کہ نہیں مبعوث ہوئے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی پیغمبر ساتھ شریعت مستقل کے اور سوائے اس کے نہیں کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پیغمبر ہوا وہ پیغمبر ہوا ساتھ برقرار رکھنے شریعت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ (فتح)

٣١٨٧ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ

٣١٨٧۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کے بیٹے سے دنیا اور آخرت میں اور پیغمبر آپس میں علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا ہیں اور ان کا دین ایک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣١٨٨۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ.

۳۱۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اس سے کہا کہ کیا تو نے چوری کی سو اس نے کہا کہ نہیں صاحب میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے اپنی آنکھ کو جھوٹا جانا۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ تصدیق اور تکذیب کے ظاہر حکم ہے نہ باطن حکم کا نہیں تو مشاہدہ اعلیٰ یقین کا ہے اور احتمال ہے کہ اس نے اس کو دیکھا ہو کہ اس نے ایک چیز کی طرف اپنا ہاتھ دراز کیا ہے سو گمان کیا کہ اس نے اسکو لیا ہے پھر جب اس نے قسم کھائی تو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے گمان سے رجوع کیا اور حق یہ ہے کہ بیشک اللہ تھا اس کے دل میں بزرگ تر اس سے کہ کوئی اس کے ساتھ قسم جھوٹی کھائے تو متردد ہوا امر درمیان تہمت حالف کے اور درمیان تہمت آنکھ اس کی کے تو اس نے تہمت کو اپنی آنکھ کی طرف پھیرا جیسے کہ گمان کیا آدم علیہ السلام نے صدق ابلیس کا جبکہ اس نے قسم کھائی کہ وہ اس کا خیر خواہ ہے اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اوپر ساقط کرنے حدوں کے ساتھ شبہ کے اور اوپر منع قضا کے ساتھ علم کے اور راجح نزدیک مالکیہ اور حنابلہ کے منع اس کا ہے مطلق اور شافعیہ کے نزدیک جواز اس کا ہے مگر حدود میں اور یہ صورت اسی باب سے ہے وسیاتی بسطه فی کتاب الاحکام۔ (فتح)

٣١٨٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا

۳۱۸۸۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت بے حد میری تعریف نہ کیا کرو جیسے بے حد تعریف کی نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کے بیٹے کی سو میں تو صرف اس کا بندہ ہوں لیکن یوں کہا کرو کہ اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُطْرُوْنِیْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ.

فائدہ: مراد یہ ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں۔

٣١٩٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِیْ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِیْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهٗ فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ بِعِيْسٰى ثُمَّ آمَنَ بِيْ فَلَهٗ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقٰى رَبَّهٗ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهٗ فَلَهٗ أَجْرَانِ.

٣١٩٠۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد اپنی لونڈی کو ادب سکھائے سو بہت اچھی طرح اس کو ادب سکھائے اور اس کو شرع کے احکام بتلائے سو اس کو اچھی طرح تعلیم کرے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ہے اور جب عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے پھر میرے ساتھ ایمان لائے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ہے اور غلام جب اپنے اللہ سے ڈرے اور اپنے مالکوں کی فرمانبرداری کرے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب العلم میں گزر چکی ہے اور اس میں اشارہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہوا۔ (فتح)

٣١٩١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ ﴾ فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِیْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ أَصْحَابِیْ فَيُقَالُ

٣١٩١۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کیے جاؤ گے تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ ہوئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا پھر اس کو دوہرائیں گے وعدہ ہے لازم ہو چکا بیشک ہم ہیں کرنے والے سو پہلے پہل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا پھر کچھ مرد میرے ساتھیوں سے دائیں اور بائیں طرف کھینچے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا کہ بیشک وہ ہمیشہ رہے مرتد اپنی ایڑیوں پر جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جدا ہوئے سو میں کہوں گا جیسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ذُكِرَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيْصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰى عَهْدِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

کہ کہا نیک بندے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہ میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا پھر تو نے مجھے فوت کر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ بندے تیرے ہیں اور اگر ان کو معاف کریں تو تو ہی زبردست حکمت والا اور امام بخاری رحمہ اللہ سے مذکور ہے کہ قبیصہ نے کہا کہ وہ مرتد وہ ہیں جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہوئے تو لڑائی کی ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: مراد قبیصہ کی یہ ہے کہ یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے اصحاب یعنی ساتھی ہیں تو یہ قول آپ کا محمول ہے اس پر کہ یہ نسبت باعتبار اس حالت کے ہے کہ مرتد ہونے سے پہلے تھے نہ یہ کہ وہ اسی حال پر مرے اور نہیں شک ہے کہ جو مرتد ہو جائے اس سے صحابی کا نام چھینا جاتا ہے اس واسطے کہ وہ ایک نسبت ہے شریف اسلامی سو نہ مستحق ہوگا جو مرتد ہو جائے بعد اس کے کہ متصف تھا ساتھ اس کے اور غرض اس حدیث سے یہاں ذکر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا ہے بیچ قول اللہ کے کہ میں اس سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔ (فتح)

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامِ

باب ہے بیان میں اترنے عیسیٰ علیہ السلام کے یعنی اخیر زمانے میں

٣١٩٢ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ

٣١٩٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اترے گے تم میں اے مسلمانوں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بیٹے حاکم عادل ہو کر سو توڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف کر دے گا لڑائی کو اور مال کثرت سے پھیل پڑے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا تمام دنیا سے اور جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾.

چیز کہ دنیا میں ہے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ پڑھو تم یہ آیت اگر چاہو کہ کوئی کتاب والوں میں نہیں مگر کہ ایمان لائے گا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے پہلے مرنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور قیامت کے دن ہو گا ان پر گواہ۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اترے گا حاکم ہو کر تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اترے گا حاکم ہو کر ساتھ اس شریعت کے پس تحقیق یہ شریعت باقی ہی نہیں منسوخ ہو گی بلکہ ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام حاکم اس امت کے حاکموں سے اور ایک روایت میں ہے کہ ٹھہریں گے عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس اور ایک روایت میں ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے تصدیق کرنے والے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے دین پر اور یہ جو کہا کہ توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے سور کو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ باطل کریں گے نصرانیت کے دین کو اس طرح کہ توڑیں گے صلیب کو حقیقتاً اور باطل کریں گے اس چیز کو کہ گمان کرتے ہیں اس کو نصاریٰ تعظیم اس کی سے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے کہ حرام ہے پالنا سور کا اور حرام ہے کھانا اس کا اور یہ کہ وہ نجس العین ہے اس واسطے کہ جس چیز کے ساتھ شرع میں فائدہ اٹھانا جائز ہے اس کا ضائع کرنا جائز نہیں اور ایک روایت میں بندر کا لفظ زیادہ ہے اس بنا پر پس نہیں صحیح ہو گا استدلال کرنا ساتھ اس کے اوپر نجاست عین خنزیر کے اس واسطے کہ بندر بالاتفاق نجس العین نہیں اور نیز مستفاد ہوتا ہے اس سے بدل ڈالنا منکر چیزوں کا اور توڑنا الات باطل کا اور ایک روایت میں ہے کہ البتہ دور ہو گی عداوت اور بغض اور حسد اور بعض روایات میں حرب کے عوض آیا ہے کہ جزیہ کو موقوف کریں گے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ دین ایک ہو جائے گا سو نہ باقی رہے گا کوئی کافر ذمی کہ جزیہ ادا کرے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ مال کی یہاں تک کثرت ہو گی کہ کوئی باقی نہ رہے گا کہ جزیہ کا مال اس کے واسطے خرچ کرنا ممکن ہو سو چھوڑا جائے گا جزیہ واسطے بے پرواہی کے اس سے اور نووی نے کہا کہ معنی موقوف کرنے جزیہ کے باوجود یہ کہ وہ جائز ہے اس شریعت میں یہ ہیں کہ اس کی مشروعیت مقید ہے ساتھ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے اس چیز کے کہ دلالت کرتی ہے اس پر یہ حدیث اور نہیں ہیں عیسیٰ علیہ السلام منسوخ کرنے والے جزیہ کے حکم کو بلکہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور وہی بیان کرنے والے ہیں واسطے نسخ کے اور ابن بطال نے کہا کہ واسطے اس کے نہیں کہ قبول کیا ہے ہم نے جزیہ کو پہلے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے حاجت کی طرف مال کے بخلاف زمانے عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اس میں مال کی حاجت نہ ہو گی اس واسطے کہ ان کے زمانے میں مال کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ نہ قبول کرے گا اس کو کوئی اور سبب کثرت مال کا نزول برکات ہے اور پے درپے ہونا خیرات کا بسبب عدل کے اور نہ ظلم ہونے کے اور اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین نکالے گی اپنے خزانے اور کم ہو جائیں گی رغبتیں بیچ جمع کرنے مال کے واسطے معلوم کرنے ان کے قرب قیامت کو اور یہ جو کہا کہ اس وقت ایک سجدہ بہتر ہوگا تمام دنیا سے تو اس کے معنی یہ ہیں نہ حاصل ہوگا ان کو اس وقت قرب طرف اللہ کے مگر ساتھ عبادت کے نہ ساتھ خیرات کرنے مال کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ لوگ دینا سے منہ پھیرے گے یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ محبوب تر طرف ان کے تمام دنیا سے اور قرطبی نے کہا کہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نماز اس وقت صدقہ سے افضل ہوگی واسطے کثرت مال کے اس وقت اور نہ فائدہ پانے کے ساتھ اس کے یہاں تک کہ نہ قبول کرے گا اس کو کوئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ جو آیت پڑھی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ نہ باقی رہے گا کوئی اہل کتاب سے اور وہ یہود اور نصاریٰ ہیں جبکہ اترے گے عیسیٰ علیہ السلام مگر کہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے اور یہ پھرنا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ طرف اس کے کہ ضمیر لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ میں اور قَبْلَ مَوْتِهِ میں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی ایمان لائے گا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے پہلے مرنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جیسے کہ روایت کی ہے اس سے ابن جریر نے اور حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے اور بیشک وہ اب زندہ ہیں لیکن جب اتریں گے تو سب ان کے ساتھ ایمان لائیں گے اور نقل کیا ہے اس کو اکثر اہل علم سے اور ترجیح دی ہے اس کو ابن جریر وغیرہ نے اور بعض کہتے ہیں کہ بہ کی ضمیر اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرتی ہے اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور ترجیح دی ہے ایک جماعت نے اس مذہب کو ساتھ قراءۃ ابی بن کعب کے قبل موتھم اور نووی نے کہا کہ اس بنا پر معنی آیت کے یہ ہیں کہ نہیں اہل کتاب سے کوئی کہ حاضر ہو اس کو موت مگر کہ ایمان لاتا ہے نزدیک معائینہ کے پہلے نکلنے روح کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور یہ کہ وہ اللہ کا بندہ ہے لیکن اس کو یہ ایمان اس حالت میں نفع نہیں دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہیں توبہ واسطے ان لوگوں کے کہ برے عمل کرتے ہیں یہاں تک کہ جب کسی کو موت حاضر ہوتی ہے تو کہتا ہے کہ میں نے اب توبہ کی تو یہی مذہب اظہر ہے اس واسطے کہ اول خاص کرتا ہے کتابی کو جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا زمانہ پائے گا اور ظاہر قرآن کا اس کا عموم ہے ہر کتابی میں بیچ زمانے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اور پہلے اس کے اور علماء نے کہا کہ حکمت بیچ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے سوائے کسی اور پیغمبر کے رد ہے یہود پر کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے ان کو مار ڈالا سو اللہ تعالیٰ نے ان کا کذب بیان کیا اور یہ کہ وہ ان کو قتل کرے گا یا نزول اس کا واسطے قریب ہونے موت اس کی کے ہے تا کہ زمین میں دفن ہو اس واسطے کہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اس کو جائز نہیں کہ اس کے غیر میں مرے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد سات برس زمین پر زندہ رہیں گے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اس وقت نکاح کریں گے اور زمین میں انیس برس ٹھہریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ چالیس برس ٹھہریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں سب دینوں کو ہلاک کر ڈالیں گے اور زمین میں امن ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چریں گے اور لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام مر جائیں گے اور مسلمان لوگ ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ حج اور عمرہ اکٹھے کریں گے اور اس میں اختلاف ہے کہ آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام مرے ہیں یا نہیں اور اصل اس باب میں یہ آیت ہے کہ میں تجھ کو بھر لوں گا اور اٹھا لوں گا اپنی طرف سو بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے یعنی اول ماریں گے پھر زندہ کر کے اٹھائیں گے اس بنا پر پس جب زمین میں اتریں گے اور ان کی مدت مقرر گزر جائے گی تو دوسری بار مریں گے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ بھر لوں گا میں تجھ کو زمین سے اس بنا پر پس نہ مریں گے مگر اخیر زمانے میں اور اس میں اختلاف ہے کہ جب وہ اٹھائے گئے اس وقت ان کی عمر کتنی تھی سو بعض کہتے ہیں کہ تینتیس برس کی اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو بیس برس کی۔ (فتح)

۳۱۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهٗ عُقَيْلٌ وَّالْأَوْزَاعِيُّ.

۳۱۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہو گا تمہارا جبکہ مریم علیہا السلام کا بیٹا تم میں اترے گا اور حالانکہ تمہارا امام تم ہی سے ہو گا۔

فائدہ: اور ایک روایت طویل میں ہے جو دجال کے ذکر میں ہے کہ سب مسلمان بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک نیک مرد ہو گا وہ آگے بڑھا ہو گا تا کہ ان کو نماز پڑھائے کہ ناگہاں عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام بنیں تو عیسیٰ علیہ السلام اس کے مونڈھوں کے درمیاں کھڑے ہوں گے پھر کہیں گے کہ امام بن کہ تیرے واسطے تکبیر ہوئی اور ابو الحسن نے شافعی کے مناقب میں کہا کہ متواتر ہیں حدیثیں ساتھ اس کے کہ مہدی اس امت سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ رد ہے واسطے اس حدیث کے جو ابن ماجہ میں ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ علیہ السلام اور بعض کہتے ہیں کہ معنی امامکم منکم کے یہ ہیں کہ وہ حکم کرے گا ساتھ قرآن کے نہ ساتھ انجیل کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم متصل ہے قیامت تک اور یہ کہ ہر قرن اور ہر زمانے میں ایک جماعت اہل علم کی ہے لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے یا مقتدی اور بر تقدیر امام ہونے کے پس معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ ہوں گے ساتھ تمہارے ساتھ جماعت کے اس امت سے اور طیبی نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ امام بنیں گے عیسیٰ علیہ السلام اور حالانکہ تمہارے دین میں ہیں اور رد کرتی ہے اس تاویل کو یہ حدیث مسلم کی کہ کہا جائے گا کہ ہم کو نماز پڑھاؤ تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ بیشک تمہارے بعض بعضوں پر امیر ہیں واسطے تعظیم اس امت کے ابن جوزی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتدی بنیں گے اور بیچ نماز پڑھنے عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد کے اس امت سے باوجود ہونے ان کے کے اخیر زمانے میں اور قریب قائم ہونے قیامت کے دلالت ہے واسطے صحیح قول کے کہ زمین نہیں خالی ہے قائم ہونے والے سے واسطے اللہ کے ساتھ حجت کے۔ (فتح)

بَابُ مَا ذُکِرَ عَنْ بَنِی إِسْرَآئِیلَ

باب میں اس چیز کے ذکر کیا گیا ہے بنی اسرائیل سے یعنی عجائبات چیزوں سے کہ ان کے زمانے میں واقع ہوئیں۔

فائدہ: بنی اسرائیل سے مراد اولاد یعقوب علیہ السلام کی ہے اور اسرائیل یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس میں چونتیس حدیثیں ذکر کی ہیں۔ (فتح)

٣١٩٤ - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَیْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّیْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَآءً وَّنَارًا فَأَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَآءٌ بَارِدٌ وَّأَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ أَنَّهٗ مَآءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرٰی أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهٗ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَیْفَةُ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِیْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ أَنِّیْ کُنْتُ أُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَأُجَازِیْهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا یَئِسَ مِنَ

٣١٩٤۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو جس کو لوگ آگ دیکھیں گے تو وہ ٹھنڈا پانی ہے اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی دیکھیں گے وہ آگ ہے جلاتی سو جو کوئی اس کو پائے تو چاہیے کہ اس چیز میں گرے جس کو آگ دیکھتا ہے کہ بیشک وہ پانی ہے میٹھا اور ٹھنڈہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ سے سنا فرماتے تھے کہ تم سے اگلی امتوں میں ایک مرد تھا اس کے پاس ملک الموت آیا تا کہ اس کی روح قبض کرے تو اس کو کہا گیا کہ کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا اس کو کہا گیا کہ دیکھ اس نے کہا کہ میں کچھ نیکی نہیں جانتا لیکن یہ ہے کہ میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور ان سے لین دین کرتا تھا سو مہلت دیتا تھا مالدار کو اور درگزر کرتا تھا تنگ دست سے سو اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں داخل کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ایک مرد کو موت حاضر ہوئی سو جب وہ زندگی سے ناامید ہوا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے واسطے بہت لکڑیاں جمع کرنا اور اس میں آگ جلانا یہاں تک کہ جب آگ میرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَيَاةِ أَوْصٰى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا كَثِيْرًا وَّأَوْقِدُوْا فِيْهِ نَارًا حَتّٰى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِيْ وَخَلَصَتْ إِلٰى عَظْمِيْ فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا ثُمَّ انْظُرُوْا يَوْمًا رَّاحًا فَاذْرُوْهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَّأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا.

گوشت کھا لے اور میری ہڈیوں تک جا پہنچے سو میں جل جاؤں سو ہڈیوں کو لے کر پیس ڈالنا پھر دیکھنا جس دن سخت آندھی ہو اس کو دریا میں اڑا دینا انہوں نے کیا یعنی اس کی وصیت بجا لائے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا پھر اس کو فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اس نے کہا تیرے خوف سے سو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مرد کفن چور تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی۔

٣١٩٥ ـ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً عَلٰى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا.

٣١٩٥ ـ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت اتری یعنی مرض الموت سے بیمار ہوئے تو اپنی چادر کو اپنے مونڈھوں پر ڈالنے لگے پھر جب گرم ہوئی تو اس کو اپنے منہ سے دور کیا سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حال میں تھے کہ لعنت اللہ تعالیٰ کی یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا ڈراتے تھے اپنی امت کو اس چیز سے کہ یہود اور نصاریٰ نے کی۔

فائدہ: اور غرض اس سے مذمت یہود اور نصاریٰ کی ہے بیچ بنانے ان کے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں۔

٣١٩٦ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ

٣١٩٦ ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ان میں حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جبکہ ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر اس کے قائم مقام ہوتا تھا اور تحقیق شان یہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہوں گے تو بہت ہوں گے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَنُوْ إِسْرَآئِيلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَّإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا سو ہم کو آپ ﷺ کیا حکم کرتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے ان کا حق ادا کرو یعنی ان کی فرمانبرداری کرو اور سنو اور کہا مانو سو بیشک اللہ تعالیٰ ان سے پوچھنے والا ہے ان کی رعیت کے حال سے۔

فائدہ: اور معنی اس کے یہ ہیں کہ جب ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو اور اس کو اپنا سردار بنایا ہو اس کے بعد دوسرے امام سے کچھ اور مسلمانوں نے بیعت کی ہو تو بیعت پہلے کی صحیح ہے اور بیعت دوسرے کی باطل ہے نووی نے کہا کہ برابر ہے کہ بیعت کی ہو لوگوں نے دوسرے سے پہلے امام کی خبر سنی ہو یا نہیں اور برابر ہے کہ ایک شہر میں ہوں یا کئی شہروں میں اور برابر ہے کہ ہوں بیچ شہر امام کے کہ منفصل ہے یا نہ یہی ہے صواب جس پر جمہور ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ منعقد ہوتی ہے بیعت واسطے اس کے جس کے واسطے امام کے شہر میں ہو سوائے غیر اس کے کے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائے اور یہ دونوں قول فاسد ہیں قرطبی نے کہا کہ اس حدیث میں حکم بیعت کا اول ہے اور یہ کہ واجب ہے پورا کرنا اس کا اور سکوت فرمایا دوسرے کی بیعت سے اور نص کی ہے اس پر دوسری حدیث میں کہ دوسرے کی گردن مارو اور اس حدیث میں مقدم کرنا امر دین کا ہے امر دنیا پر اس واسطے کہ حضرت ﷺ نے حکم فرمایا ساتھ ادا کرنے حق بادشاہ کے اس میں بلند کرنا کلمے دین کا ہے اور روکنا فتنے اور فساد کا اور تاخیر امر مطالبہ کی ساتھ حق اس کے کے نہیں ساقط کرتی اس کو اور اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اس کو اس کا حق پورا دے گا اگرچہ آخرت میں ہو اور یہ جو فرمایا کہ بنی اسرائیل میں پیغمبر حکومت کرتے تھے تو اس میں اشارہ ہے کہ ضروری ہے واسطے رعیت کے بادشاہ سے کہ اس کا انتظام کرے اس کو نیک طریق پر چلائے. اور انصاف لے مظلوم کا ظالم سے۔ (فتح)

۳۱۹۷ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ

۳۱۹۷۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تم چلو گے اگلے لوگوں کی چالوں پر بالشت بھر اور ہاتھ بھر یہاں تک کہ وہ اگر سوسمار (گوہ) کی سوراخ میں گھسے ہوں گے تو البتہ تم بھی اس میں گھسو گے ہم نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا یہود اور نصاریٰ کی چال پر چلے گے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہی نہیں تو پھر کون یعنی یہود اور نصاریٰ مراد ہیں انہیں کی چال پر چلو گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ.

فائدہ: اور ظاہر یہ ہے کہ تخصیص گوہ کی سوراخ کی سوائے اس کے نہیں کہ واقع ہوئی ہے واسطے نہایت تنگ ہونے اس کے کے اور ردی ہونے اس کے کے اور باوجود اس کے پس تحقیق وہ اس وجہ سے کہ ان کے طریقے کی پیروی کرتے ہیں اگر داخل ہوں ایسی تنگ ردی میں تو البتہ ان کی پیروی کریں اور باقی اس کی شرح کتاب الاعتصام میں آئے گی۔ (فتح)

۳۱۹۸ ۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوْتِرَ الْإِقَامَةَ.

۳۱۹۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کیا اصحاب رضی اللہ عنہم نے آگ کو اور ناقوس کو اور پھر ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کو یعنی یہ کام یہود اور نصاریٰ کا حکم ہے سو حکم ہوا بلال کو کہ اذان کے کلمے دو دو بار کہے اور تکبیر کہے ایک ایک بار۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۳۱۹۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَّجْعَلَ يَدَهٗ فِيْ خَاصِرَتِهٖ وَتَقُوْلُ إِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُهٗ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ.

۳۱۹۹۔ مسروق سے روایت ہے کہ تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکروہ جانتی یہ کہ رکھے نمازی اپنا ہاتھ اپنی کوکھ پر اور کہتی تھی کہ یہ فعل یہود کا ہے۔

فائدہ: اس کی شرح بھی نماز میں گزر چکی ہے۔

۳۲۰۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيْ أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ

۳۲۰۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اس کے کوئی مثل نہیں ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمہاری اے مسلمانوں اگلی امتوں کی عمر اور مدت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانوں کی عمر کم ہے جیسے عصر سے شام تک اور نہیں ہے مثل تمہاری اے مسلمانوں اور مثل یہود اور نصاریٰ کی مگر جیسے مثل اس مرد کی جس نے مزدوروں سے کام کروانا چاہا سو اس نے کہا کہ جو میرا کام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَعَمِلَتْ الْيَهُوْدُ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتْ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتْ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِيْ أُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ.

کرے صبح سے دوپہر تک اس کو ایک ایک قیراط ملے گا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اس کو ایک ایک قیراط مزدوری ملے گی تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اس مرد نے کہا کہ جو میرا کام عصر کی نماز سے شام تک اس کو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو اے مسلمانوں سو وہ لوگ تم ہو جنہوں نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو پر قیراط جان رکھو کہ تمہاری مزدوری دوگنی ہے سو غصے ہوں گے یہودی اور نصاریٰ قیامت میں سو کہیں گے کہ ہم کام میں تو زیادہ ہیں اور مزدوری میں کم تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تم پر کچھ ظلم کیا تمہارے حق میں سے یعنی جو مزدوری ٹھہری گئی تھی اس سے کچھ کم دیا کہیں گے کہ جو ٹھہرا تھا اس سے کم نہیں ملا اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو یہ یعنی دوگنی مزدوری دینا میرا فضل ہے جس کو چاہوں اس کو دوں۔

فائدہ: اس کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

۳۲۰۱ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَّلُوْهَا فَبَاعُوْهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ وَّأَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۰۱ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ لعنت کرے فلانے کو کہ کیا نہیں جانتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ لعنت کرے یہود پر کہ ان پر چربیاں حرام ہوئیں تو انہوں نے ان کو پگھلایا اور بیچا۔

فائدہ: اس کی شرح بیوع میں گزر چکی ہے۔

۳۲۰۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ

۳۲۰۲ ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں سن کر نقل کرو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جو مجھ پر جھوٹ بولے جان بوجھ کر تو چاہیے بنائے ٹھکانا اپنا دوزخ میں۔

فائدہ: آیت کے تین معنی ہیں علامت فاصلہ اور عجوبہ حاصلہ اور بلیہ نازلہ یعنی پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو تا کہ جلدی کرے ہر سامع طرف پہنچانے اس چیز کے کہ واقع ہو واسطے اس کے آیتوں سے اگرچہ تھوڑی ہو تا کہ متصل ہو ساتھ اس کے نقل تمام اس چیز کی کہ لائے ہیں اس کو حضرت ﷺ اور یہ جو کہا کہ بنی اسرائیل سے باتیں سن کر نقل کرو اس میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی نہیں تنگی تم پر ان سے باتیں نقل کرنے میں اس واسطے کہ ابتدا اسلام میں بنی اسرائیل کی کتابوں کے دیکھنے سے حضرت ﷺ نے منع فرمایا تھا یعنی تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نئے مسلمانوں کے اعتقاد بگڑ جائیں پھر حاصل ہوئی وسعت بیچ اس کے اور تھی واقع ہوئی پہلے مضبوط ہونے احکام اسلامیہ کے اور قواعد دینیہ کے واسطے خوف فتنے کے پھر جب یہ خوف دور ہوا تو اس کی اجازت ہوئی اس واسطے کہ ان کے زمانے کی خبریں سننے سے عبرت حاصل ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہ تنگ ہوں تمہارے سینے ساتھ اس چیز کے کہ سنتے ہو تم اس کو ان سے عجیب چیزوں سے کہ بے شک یہ واقع ہوا واسطے ان کے بہت اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں حرج اس میں کہ نقل کرو باتیں ان سے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد رفع حرج ہے حاکی اس کے سے واسطے اس چیز کے کہ ان کی خبروں میں ہے برے لفظوں سے اور مالک نے کہا کہ مراد جواز تحدث کا ہے ساتھ اس چیز کے کہ ہو بہتر کام سے اور اوپر جس چیز کا جھوٹ معلوم ہے تو اس کو نقل کرنا جائز نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ باتیں نقل کرو ان سے ساتھ مانند اس چیز کے کہ وارد ہوئی ہے قرآن اور صحیح حدیث میں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جائز ہیں باتیں نقل کرنی ان سے ساتھ جس صورت کے کہ واقع ہوں انقطاع یا بلاغ سے واسطے دشوار ہونے اتصال کے بیچ حدیث بیان کرنے کے ان سے برخلاف احکام اسلامیہ کے اس واسطے کہ اصل ان سے نقل کرنے میں اتصال ہے متصل ہونا سند کا کہ کوئی راوی درمیان سے ساقط نہ ہو اور نہیں دشوار ہے یہ واسطے قریب ہونے زمانے کے اور شافعی نے کہا کہ یہ بات معلوم ہے کہ حضرت ﷺ جھوٹ نقل کرنے کی اجازت نہیں دیتے سو معنی یہ ہیں کہ بات نقل کرو بنی اسرائیل سے جس کا جھوٹ معلوم نہ ہو اور نہیں وارد اذن اور نہ منع ساتھ نقل کرنے اس چیز کے کہ اس کے سچ ہونے کا یقین ہو اور یہ جو فرمایا کہ جو مجھ پر جھوٹ بولے الخ تو اس کی پوری شرح کتاب العلم میں گزر چکی ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر کہ حضرت ﷺ پر جھوٹ بولنے کا بڑا عذاب ہے یہاں تک کہ مبالغہ کیا ہے شیخ ابو محمد جوینی نے سو اس نے حکم کیا کہ جو حضرت ﷺ پر جھوٹ بولے وہ کافر ہے اور قاضی ابو بکر کا کلام بھی اس طرح مائل ہے اور بعض کرامیہ اور خواہ مخواہ کے زاہد کہتے ہیں کہ جائز ہے جھوٹ بولنا حضرت ﷺ پر اس چیز میں کہ متعلق ہو ساتھ تقویت امر دین کے اور طریق اہل سنت کے اور واسطے ترغیب اور ترہیب کے لیکن یہ ان کی جہالت ہے اور انہوں نے اس کی علت بیان کی ہے کہ وعید تو صرف اس کے حق میں ہے جو حضرت ﷺ کے اوپر جھوٹ بولے نہ اس کے حق میں کہ آپ ﷺ کے واسطے جھوٹ بولے اور یہ علت بیان کرنی باطل ہے اس واسطے کہ مراد ساتھ وعید کے وہ شخص ہے کہ نقل کرے حضرت ﷺ سے جھوٹ کو برابر ہے کہ آپ ﷺ کے اوپر ہو یا آپ ﷺ کے واسطے ہو اور دین ساتھ حمد اللہ کے کامل ہے نہیں محتاج ہے اس کا کہ جھوٹ کے ساتھ اس کی تقویت کی جائے۔ (فتح)

۳۲۰۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ.

۳۲۰۳ ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بیشک یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے سو تم ان کا خلاف کرو خضاب کیا کرو۔

فائدہ: یہ حدیث تقاضا کرتی ہے اس کو کہ خضاب کرنا جائز ہے اور مراد ساتھ اس کے رنگنا سفید بالوں کا داڑھی کا اور سر کا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ سفید بالوں کا اکھاڑنا درست نہیں سو یہ حدیث اس کے معارض نہیں اس واسطے کہ رنگنا دور کرنے کو نہیں چاہتا لیکن جائز وہ خضاب ہے جو سیاہ نہ ہو کہ مسلم ہے کہ بچو سیاہی سے اور ایک روایت میں ہے کہ اخیر زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کی پوٹیں نہ پائیں گے بو بہشت کی اس واسطے نووی نے اختیار کیا ہے کہ سیاہ خضاب کرنا مکروہ تحریمی ہے اور حلیمی سے روایت ہے کہ یہ کراہت مردوں کے ساتھ خاص ہے سوائے عورتوں کے یعنی عورتوں کو سیاہ خضاب کرنا جائز ہے اپنے خاوندوں کی خاطر سے اور مالک نے کہا کہ مہندی اور وسمہ واسع ہے اور خضاب کرنا ساتھ غیر سواد کے محبوب تر ہے اور مجاہد اس سے بالاتفاق مستثنیٰ ہے یعنی غازی کو سیاہ خضاب کرنا درست ہے اور نہیں مراد ہے خضاب سے اس حدیث میں رنگنا کپڑوں کا اور نہ رنگنا ہاتھوں کا اور پاؤں کا مہندی سے مثلاً اس واسطے کہ یہود اور نصاریٰ اس کے تارک نہیں اور تحقیق تصریح کی ہے شافعیہ نے کہ حرام ہے پہننا زعفران کے رنگے ہوئے کپڑے کا مردوں کو اور حرام ہے واسطے مردوں کے رنگنا اپنے ہاتھوں کو اور پاؤں کا مہندی سے مگر واسطے دوا کے اور اس کا پورا بیان کتاب اللباس میں آئے گا۔ (فتح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٢٠٤ ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِیْنَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ جُنْدُبٌ کَذَبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِکِّیْنًا فَحَزَّ بِهَا یَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ.

۳۲۰۴۔ جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اس کو ایک زخم تھا سو وہ نہ سہہ سکا تو اس نے چھری کو لیا اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو اس کا خون نہ بند ہوا یہاں تک کہ مر گیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے میں مجھ پر جلدی کی سو میں نے اس پر بہشت حرام کی۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ میرے بندے نے جان دینے میں جلدی کی تو یہ تقاضا کرتا ہے کہ جس نے اپنے تئیں مار ڈالا وہ اپنے اجل سے پہلے مرا اس واسطے کہ سیاق حدیث سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے تئیں قتل نہ کرتا تو اور زندہ رہتا لیکن اس نے جلدی کی سو اپنی موت کے وقت سے پہلے مرا اور اس کا جواب یہ ہے کہ جلدی باعتبار سبب ہونے کے ہے بیچ اس کے اور قصد کے واسطے اس کے اور اختیار کی اور اس کو جلدی کہا واسطے وجود صورت اس کی کے اور سوائے اس کے نہیں کہ مستحق ہوا عذاب کا اس واسطے کہ نہیں خبردار کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اوپر گزر جانے موت اس کی کے سو اختیار کیا اس نے قتل کرنا اپنی جان کا سو مستحق ہوا عذاب کا واسطے نافرمانی اس کی کے اور قاضی ابو بکر نے کہا کہ قضا مطلق ہے اور مقید ہے ساتھ صفت کے سو مطلق جاری ہوتی ہے اوپر وجہ کے بلا پھیرنے والی چیز کے اور مقید دو وجہوں پر ہے اس کی مثال یہ ہے کہ مقدر کیا گیا ہے واسطے ایک کے یہ کہ زندہ رہے بیس برس اگر اپنی جان کو مار ڈالے اور تیس برس اگر نہ مارے اور یہ بہ نسبت علم مخلوق کے ہے مانند ملک الموت کے مثلا اور اوپر بہ نسبت علم اللہ کے تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں واقع ہوگا مگر جو اللہ کو معلوم ہے اور نظیر اس کی واجب مخیر ہے سو واقع اللہ کے نزدیک معلوم ہے اور بندے کو اختیار ہے کہ جو کام چاہے کرے اور یہ جو کہا کہ میں نے اس پر بہشت حرام کی تو یہ چاہتا ہے اس کو کہ موحد ہمیشہ آگ میں رہے تو اس کا جواب کئی وجہ سے ہے اول یہ کہ اس نے اس حلال کو جانا تھا سو کافر ہو گیا دوم یہ کہ دراصل وہ کافر تھا اور عذاب کیا گیا ساتھ اس گناہ کے واسطے زیادتی کے اس کے کفر پر سوم یہ کہ مراد یہ ہے کہ حرام ہے اس پر بہشت کسی وقت میں مانند اس وقت کے کہ داخل ہوں گے اس میں سابقوں یا اس وقت میں کہ عذاب کیے جائیں گے اس میں موحدین آگ میں پھر نکالے جائیں گے چہارم یہ کہ مراد بہشت معین ہے مانند فردوس کے مثلا پنجم یہ کہ مراد ساتھ اس کے تغلیظ اور تخویف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ظاہر مراد نہیں ششم یہ کہ تقدیر یہ ہے کہ حرام کی میں نے بہشت اگر چاہوں استمرار اس کا ہفتم یہ کہ احتمال ہے کہ پہلوں کی شرع میں اصحاب کبائر کافر ہو جاتے ہوں ساتھ فعل اپنے کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے قتل کرنا نفس کا برابر ہے کہ قاتل کا اپنا نفس ہو یا اس کے غیر کا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کا قتل کرنا بطریق اولی جائز نہیں اور اس میں ٹھہرنا ہے نزدیک حقوق اللہ کے اور رحمت اس کی ہے ساتھ مخلوق اپنی کے اس واسطے کہ حرام کیا ان کے نفسوں کا اور یہ کہ نفس اللہ کے ملک ہیں اور یہ کہ جائز ہے بات نقل کرنی پہلی امتوں سے اور فضیلت صبر کی اور ترک کرنا فریاد کا دردوں سے تا کہ اس سے سخت تر بلا میں نوبت نہ پہنچے اور یہ کہ حرام ہے لین دین ان اسباب کا جو پہنچا دیں طرف قتل نفس کے اور اس میں احتیاط ہے تحدیث میں اور کیفیت ضبط کی واسطے اس کے اور یہ کہ اصحاب سب عدول ہیں ان کی طرف سے جھوٹ کا امن ہے۔ (فتح)

حَدِيْثُ أَبْرَصَ وَأَعْمٰى وَأَقْرَعَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ

حدیث کوڑھے اور گنجے اور اندھے کی

۳۲۰۵ - حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى بَدَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ

۳۲۰۵ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ کوڑھے کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال کہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں تو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی گھن دور ہوئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہیں اس نے کہا اونٹ یا گائے اس میں راوی نے شک کیا ہے کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن کوڑھی اور گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے سو اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی پھر کہا اللہ کرے تجھے اس میں برکت ہو پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ کون سی چیز تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَّقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِيْ فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَّالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنْ إِبِلٍ وَّلِهٰذَا وَادٍ مِّنْ بَقَرٍ وَّلِهٰذَا وَادٍ مِّنْ غَنَمٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْحُقُوْقَ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّيْ أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ

مجھ سے نفرت کرتے ہیں سو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کو اچھے بال ملے پھر فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت بھاتا ہے اس نے کہا کہ گائے تو اس نے گابھن گائے دی اور کہا کہ تجھ کو اس میں اللہ کرے برکت ہو پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پسند ہے اس نے کہا کہ اللہ میری آنکھوں میں روشنی دے تو میں اس کے ساتھ لوگوں کو دیکھوں سو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے روشنی دی پھر فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا کہ بھیڑ بکری تو اس نے اس کو گابھن بکری دی سو اونٹنی اور گائے بھی جنی اور بکریاں بھی جنی پھر ہوتے ہوتے کوڑی کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کی جنگل بھر گائے اور بیل ہو گئے اور اندھے کی جنگل بھر بکریاں ہوگئی پھر مدت کے بعد فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اپنی اگلی صورت اور شکل میں تو فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج مجھ کو منزل پر پہنچنا ممکن نہیں بدون اللہ کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال دیا ایک اونٹ مانگتا ہوں جو میرے سفر میں کام آئے اس نے کہا کہ لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں فرشتے نے کہا کہ گویا میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا تو محتاج کوڑی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تجھ کو یہ مال دیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادے سے جو کئی پشتوں کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اپنی اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِي صُوْرَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ وَّتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِيْ وَفَقِيْرًا فَقَدْ أَغْنَانِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ.

صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا کوڑی سے کہا تھا اس نے بھی وہی جواب دیا جیسا اس نے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسے تو تھا پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اپنی اسی صورت اور شکل میں تو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے کٹ گئے مجھ کو آج پہنچانا بغیر مدد الٰہی اور اس کے بعد بغیر تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر جس نے تجھے آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آئے اس نے کہا کہ بیشک میں اندھا تھا سو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنکھ دی اور میں محتاج تھا سو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مالدار کیا سو لے جا بکریوں سے جتنا جی چاہے سو قسم ہے اللہ کی کہ لینے میں اگر تو کچھ چھوڑ دے گا تو میں تیری تعریف نہ کروں گا یعنی میں نہ لینے سے کچھ تعریف نہ کروں گا اگر محتاج ہو کر چھوڑے گا اور تیری بے پرواہی کی بھی تعریف نہ کروں گا سو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال رکھ تم تینوں آدمی تو صرف آزمائے گئے سو تجھ سے تو البتہ اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔

فائدہ: اس حدیث میں جواز ذکر اس چیز کا ہے کہ واقع ہوئی واسطے پہلوں کے تا کہ نصیحت پکڑیں ساتھ اس کے وہ شخص کہ سنے اس کو اور یہ ان کی غیبت نہیں اور شاید یہ بھی بھید ہے ان کے نام نہ لینے میں اور یہ نہیں بیان کیا کہ اس کے بعد ان کا کیا حال ہوا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ امر ان میں واقع ہوا جیسا کہ فرشتے نے کہا اور اس حدیث میں تحذیر ہے کفران نعمت سے اور ترغیب بیچ شکر اس کے کے اور اقرار کرنا ساتھ اس کے اور شکر کرنا اللہ کا اوپر اس کے اور اس میں فضیلت صدقہ کی ہے اور رغبت دلانے اوپر نرمی کے ساتھ ضعیفوں کے اور تعظیم کرنی ان کی اور پہنچانا ان کا ان کے کام کو اور اس میں جھڑکی ہے بخل سے اس واسطے کہ وہ حامل ہوتا ہے اپنے ساتھی کو کذب پر اور اللہ کی نعمت کے انکار کرنے پر۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ

باب ہے اس آیت کے بیان میں کہ کیا تو خیال رکھتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ﴾ الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ ﴿مَرْقُومٌ﴾ مَكْتُوبٌ مِّنَ الرَّقْمِ ﴿رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ﴾ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا ﴿شَطَطًا﴾ إِفْرَاطًا الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَّيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ ﴿مُؤْصَدَةٌ﴾ مُطْبَقَةٌ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ ﴿بَعَثْنَاهُمْ﴾ أَحْيَيْنَاهُمْ ﴿أَزْكٰى﴾ أَكْثَرُ رَيْعًا فَضَرَبَ اللّٰهُ ﴿عَلَى آذَانِهِمْ﴾ فَنَامُوا ﴿رَجْمًا بِالْغَيْبِ﴾ لَمْ يَسْتَبِنْ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿تَقْرِضُهُمْ﴾ تَتْرُكُهُمْ.

کہ غار اور نوشتہ والے ہماری قدرتوں میں اچنبا تھے کَهْفُ کے معنی ہیں کشادگی پہاڑ میں ازکی کے معنی ہیں سستا۔ اور الرَّقِيمُ کے معنی ہیں کتاب یعنی نوشتہ اور مرقوم کے معنی ہیں مکتوب مشتق ہے رقم سے۔ رَجْمًا بِالْغَيْبِ کے معنی ہیں بغیر طلب بیان کے اور بے دلیل کہتے ہیں اور مجاہد نے کہا کہ تَقْرِضُهُمْ کے معنی ہیں چھوڑتا ہے ان کو۔ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ کے بھی یہی معنی ہیں کہ اگر ہم موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں صبر نہ ڈالتے تو قریب تھی کہ اپنا بھید ظاہر کرتی شَطَطًا کے معنی ہیں زیادتی ظلم میں الْوَصِيدُ کے معنی ہیں میدان کہف کا اور اس کی جمع وصائد اور وصد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وصید کے معنی دروازہ ہیں اور مُؤْصَدَةٌ کے معنی ہیں ہر طرف سے ملی ہوئی یعنی آیت عليهم نار مؤصدة میں اور اصد الباب و اوصد کے معنی ہیں دروازہ بند کیا یعنی اگر وصد کو باب افعال میں لے جائیں تو واو کو همزه سے بدل کرتے ہیں اور کبھی بدل نہیں کرتے اس کا ذکر بطور استطراد کے ہے بعثنا ہم کے معنی ہیں زندہ کیا ہم نے ان کو یعنی خواب سے۔ یعنی اس آیت میں اليهم ازكى طعاما۔ فضربنا على اذانهم کے معنی ہیں کہ پس سو گئے۔ یعنی اس آیت میں تقرضهم ذات الشمال۔

فائدہ: یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ اور اختلاف ہے بیچ جگہ کہف کے کہ کہاں ہے سو حدیثوں اور اخباروں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ روم کے شہروں میں ہے اور طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ایلہ کے قریب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ طرسوس کے قریب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ایلہ اور فلسطین کے درمیان ہے اور بعض اور جگہ بتلاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے اصحاب کہف امام مہدی کے مددگار ہیں اور اس کی سند ضعیف ہے سو اگر ثابت ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو حمل کیا جائے گا اس پر کہ وہ مرے نہیں بلکہ خواب میں ہیں سوتے ہیں یہاں تک کہ اٹھائے جائیں گے واسطے مدد مہدی کے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حج کریں گے۔ اور ابوعبیدہ نے کہا کہ رقیم نام ہے اس میدان کا جس میں کہف ہے اور کعب احبار سے روایت ہے کہ وہ گاؤں کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رقیم کتے کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی غار ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رقیم تانبے کی تختی ہے جس میں ان کے نام لکھے گئے جبکہ وہ متوجہ ہوئے اپنی قوم سے یعنی چھپ کر نکلے اور ان کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں گئے اور بعض کہتے ہیں کہ رقیم میں ان کا دین لکھا ہوا تھا جس پر وہ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ رقیم کے معنی دوات ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ خبر دی اللہ نے اصحاب کہف سے اور نہیں خبر دی اصحاب رقیم سے میں کہتا ہوں اور اس طرح نہیں بلکہ سیاق چاہتا ہے کہ اصحاب کہف وہی ہیں اصحاب رقیم۔

تنبیہ: نہیں ذکر کی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس ترجمہ میں کوئی حدیث مسند اور عبد بن حمید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند صحیح کے ساتھ اصحاب کہف کا قصہ بطول روایت کیا ہے لیکن وہ مرفوع نہیں اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے معاویہ کے ہمراہ صائفہ کا جہاد کیا تو وہ اصحاب کہف کی غار پر گزرے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے سو معاویہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کا حال دریافت کروں سو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو منع کیا اور اس نے نہ مانا اور کچھ لوگ بھیجے سو اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیجی تو ان کو وہاں سے نکالا پھر یہ خبر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو اس نے کہا کہ تھے وہ بیچ ملک ایک بادشاہ ظالم کے جو بت پرست تھا سو جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو وہاں سے نکلے سو جمع کیا اللہ نے ان کو غیر میعاد پر تو انہوں نے ایک دوسرے سے قول قرار لیا سو ان کو سرداران کے ڈھونڈتے آئے تو انہوں نے ان کو گم پایا کہ معلوم نہیں کہ کہاں چلے گئے تو انہوں نے بادشاہ کو خبر دی تو حکم کیا اس نے ساتھ لکھنے ان کے ناموں کے اوپر تختی تانبے کے اور رکھا اس کو اپنے خزانے میں اور داخل ہوئے وہ جوان غار میں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند غالب کی تو وہ سو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے بھیجا جوان کو ادھر اُدھر پلٹے پھیرا آفتاب کو ان سے سو اگر سورج ان پر چڑھے تو وہ ان کو جگا دے اور اگر ان کو کروٹیں نہ بدلائی جائیں تو البتہ ان کو زمین کھا لے پھر وہ بادشاہ مر گیا اور دوسرا بادشاہ پیدا ہوا تو اس نے بتوں کو توڑ ڈالا اور اللہ کی عبادت کی اور انصاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو جگایا سو انہوں نے ایک مرد کو بھیجا کہ ان کے واسطے کھانا لائے تو چھپ کر شہر میں آیا تو اس نے اوپر لوگ دیکھے واسطے طول مدت کے پھر اس نے ایک درہم نان بائی کو دیا اس نے اس درہم کی ضرب اوپری دیکھی اور اس نے قصد کیا کہ اس کو بادشاہ کے پاس لے جائے تو اس نے کہا کہ تو مجھ کو ڈراتا ہے بادشاہ سے اور میرا باپ اس کی رعیت ہے نان بھائی نے کہا تیرا باپ کون ہے اس نے کہا کہ فلان سو اس نے اس کو نہ پہنچانا پھر لوگ وہاں جمع ہوئے اور اس کو بادشاہ کے پاس لے گئے تو بادشاہ نے کہا کہ تختی میرے پاس لاؤ اور اس نے اس کو سنا ہوا تھا تو اس نے اپنے ساتھیوں کا نام لیا تو بادشاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کو تختی سے پہچان لیا سو لوگوں نے تکبیر کہی اور غار کی طرف چلے اور وہ جوان آگے بڑھ گیا تا کہ وہ لشکر سے نہ ڈریں سو جب وہ جوان ان پر داخل ہوا تو پوشیدہ کیا اللہ نے اس مکان کو بادشاہ سے اور جو اس کے ساتھ تھے سو نہ معلوم ہوا اس کو کہ وہ جوان کہاں چلا گیا پھر سب کی رائے یہ ٹھہری کہ وہاں مسجد بنائیں پھر ان کے واسطے استغفار اور دعا کرنے لگے اور ابن ابی حاتم نے شہر بن حوشب سے روایت کیا ہے کہ میرا ایک ساتھی بڑا دلاور تھا سو وہ اصحاب کہف کی غار پر گزرا اور اس نے چاہا کہ اس میں داخل ہو سو منع کیا گیا اس نے نہ مانا تو وہ ان پر جھانکا سو اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور اس کے بال بدل گئے اور عکرمہ سے روایت ہے کہ ان کے ماجرا کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے آپس میں ذکر کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ روح اور بدن دونوں کو اٹھائے گا یعنی قیامت میں یا فقط روح کو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند ڈالی تو وہ مدت مذکور سوئے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اٹھایا تو انہوں نے جان لیا کہ بدن اور روح دونوں اٹھائے جائیں گے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پہلے بادشاہ کا نام دقیانوس تھا اور اصحاب کہف کے نام یہ ہیں مکسلمینا اور فخشلیشا اور تملیخا اور مرطونس اور کفشطونس اور بیرونس اور دینموس اور مجاہد سے روایت ہے کہ ان کے کتے کا نام قطمیر ہے اور ان کے درہم اونٹ کے کھروں کی طرح تھے اور جو ان کے واسطے کھانا خریدنے کو گیا تھا وہ تملیخا تھا اور دوسرے نیک بادشاہ کا نام بتدرسیس تھا جس کے زمانے میں وہ زندہ ہوئے تھے اور اپنا آدمی شہر میں کھانے کو بھیجا تھا۔ (فتح)

الحمدللہ کہ ترجمۂ پارہ سیزدہم صحیح بخاری تمام ہوا اللہ تعالیٰ اس سے سب مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔

آمین ثم آمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقة محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

❀……❀……❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

کتاب بدء الخلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الانبیاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ...... ❀ ...... ❀

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ